شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت عارفِ کامل قطبِ زمن حضور معصوم ملت قدس سرہ کے وصال پر
علما و دانشورانِ قوم و ملت کے تعزیت ناموں کا مجموعہ

مسمّٰی بنام تاریخی

شمس الکملاء
قطبِ زمن
اور علمائے عصر

۱۴ — ھ — ۴۶

مرتب: محمد شاداب رضا حشمتی بستوی

ناشر: مشن شیرِ سنت گروپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت عارف کامل قطبِ زمن حضور معصوم ملت قدس سرہ کے وصال پر

علماء ودانشورانِ قوم وملت کے تعزیت ناموں کا مجموعہ

مسمّٰی بنام تاریخی

شمس الکملا قطبِ زمن اور علمائے عصر

۱۴ —— ھ —— ۴۶

مرتّب

محمد شاداب رضا حشمتی بستوی

ناشر

مشن شیرِ سنت گروپ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب ــــــ شمس الکملا قطب زمن اور علمائے عصر

مرتب ــــــ محمد شاداب رضا حشمتی بستوی

کتابت ــــــ محمد نجم الرضا حشمتی نجم گرافکس حشمت نگر پیلی بھیت شریف

سن اشاعت ــــــ بموقع پہلا سالانہ عرس مبارک حضور قطب زمن معصوم ملت قدس سرہٗ

منعقدہ ــــــ ۱۰ر شعبان المعظم ۱۴۴۶ھ مطابق ۹ر فروری ۲۰۲۵ء روز یکشنبہ

صفحات ــــــ ۱۸۸

تعداد ــــــ ۱۱۰۰

بموقع

پہلا سالانہ عرس

قطب زمن حضور معصوم ملت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنہ ۱۴۴۶ھ

ملنے کا پتہ

الجامعۃ الحشمتیہ فیضان رضا

موضع رجواپور ضلع بستی

خصوصی اشاعت

بموقع

پہلا سالانہ عرس

قطبِ زمن حضور معصومِ ملت

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سنہ ۱۴۴۶ھ

و

بموقع جشن دستارِ فضیلت

محمد شاداب رضا حشمتی بستوی

فرزند سعید

ناشر مسلک اعلیٰحضرت خطیب اہل سنت شیدائے حضور قطب زمن

حضرت مولیٰنا قاری عبد الصمد صاحب قبلہ حشمتی

زیدت فیوضہ

مہتمم مدرسہ الجامعۃ الحشمتیہ فیضان رضا رجواپور بستی

حرف آغاز

از قلم

حامل لوائے حشمتیت، پروردۂ حضور مشاہد ملت، رفیق دیرینہ حضور معصوم ملت و ناصر ملت،

ماہر تجوید وقرأت، استاذ الحفاظ والقراء

حضرت مولینا حافظ وقاری **عبدالحفیظ صاحب** قبلہ حشمتی مدظلہٗ العالی

استاذ الجامعۃ الحشمتیہ نور العلوم پپراماہم شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غبار راہ سے کہہ دو سنبھالے نقش قدم

زمانہ پھر ان کو ڈھونڈے گا رہبری کیلئے

اس سرائے فانی میں ہر روز کتنے ہی مسافر آتے ہیں، قیام کرتے ہیں، ایک معین وقت تک رہتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں۔ ان میں کچھ کی رخصتی کو لوگ مرنے سے تعبیر کرتے ہیں۔ تو کچھ کو وصال کا عنوان دیتے ہیں۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ملاقات کی تاریخ، ظاہر ہے کہ یہ مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں ہی کو ملتا ہے۔ تو وہ اپنی سرائے فانی سے رخصتی پر کیونکر رنجیدہ ہوں گے؟ کہ ان کی رخصتی کا دن ہی ان کی اصل خوشی وعید کا دن ہوتا ہے۔ مرشد پاک حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

پس مردن ہے وعدۂ دیدا

شوق جینے کا کیا کرے کوئی

ایسے برگزیدہ اور نیک بندے جب اس سرائے فانی سے رخصت ہوتے ہیں تو اصل

موت تو اس سرائے کی ہوتی ہے جس کا روح رواں رخصت ہوجاتا ہے۔ اور اہل سرائے موت العالِمِ موت العالَم کا وظیفہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یعنی دار فنا والوں میں صف ماتم بچھ جاتی ہے اور دار بقا والوں میں خوشی اور مسرت کی نہریں دوڑنے لگتی ہیں ؎

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب و طاہر گیا

انہیں اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں میں شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت، عارف کامل، عالم باعمل، زاہد بے ریا، منبع جود وسخا، عاشق پنجتن، قطب زمن، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی قدس سرہٗ القوی کی ذات بابرکات بھی ہے۔

حضور معصوم ملت قدس سرہٗ کی خصوصیات کریمہ اور صفات جمیلہ پر مجھ جیسا بے بضاعت شخص لکھ ہی کیا سکتا ہے۔ ''من آنم کہ من دانم'' ہاں بطور نذر قلبی احساسات وذہنی تأثرات کے اظہار کیلئے اور عزیزم مولینا شاداب رضا خان حشمتی سلمہٗ المولیٰ القوی کی خواہش پر اپنے حضرت کے ساتھ گذرے لمحات کو آپ بیتی کے طور پر حوالۂ قرطاس کئے دیتا ہوں۔

عشق ہوجائے گا میری داستان عشق سے
رات بھر جاگا کروگے اس کہانی کیلئے

دار العلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف میں فقیر حشمتی اس وقت زیر تعلیم تھا۔ جبکہ شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت اعلم العلماء افقہ الفقہاء حضور مشاہد ملت قدس سرہٗ اس دار العلوم کے مہتمم اور نگراں تھے۔ تعلیم کے بعد وہیں پر تدریسی خدمات کیلئے مجھ فقیر کو حضور مشاہد ملت نے شرف تقرری عطا فرمایا۔ اب کہ اس ضعیف اور بوسیدہ ذہن میں نہ تعلیم کی سنہ اور نہ ہی تاریخ محفوظ ہے اور نہ تعلم کی تاریخ یاد ہے۔ ؎

دہرائی جا سکے گی نہ اب داستانِ عشق
کچھ وہ کہیں سے بھول گئے ہیں کہیں سے ہم

چند سال وہاں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد فدائے شیرِ سنت محب آستانۂ عالیہ حشمتیہ الحاج سیٹھ زین اللہ صاحب حشمتی مرحوم کی خواہش پر مرشد برحق عارف باللہ حضور مشاہد ملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ، کے حکم پر فقیر حشمتی غفرلہٗ سیدی حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کی معیت میں انوار الرضا گوراچو کی ضلع گونڈہ آیا، اس وقت وہاں کا عالم یہ تھا کہ وہابی دیوبندی دلیر ہو گئے تھے، مسجد اہل سنت کی اور تسلط وہابیوں کا۔ غسل خانہ مدرسہ انوار الرضا کا اور قبضہ دیوبندیوں کا۔ یہ سب دیکھ کر حیرانی کی انتہا نہ رہی۔ اراکین و منتظمین مدرسہ سے شکایت کے باوجود جب ان کے تسلط سے نجات نہ مل سکی تو حضور معصوم ملت خود میدان میں آ گئے حضرت کے رعب وجلال کو دیکھ کر سارے بے دین رفو چکر ہو گئے۔ پھر کبھی مدرسہ، مسجد کی طرف رخ نہیں کیا۔ حضور معصوم ملت تقریباً چار سال تک وہاں درس وتدریس کے امور انجام دیتے رہے اور وہاں کے ماحول اور حالات کو سدھارنے کی کوشش فرماتے رہے۔ اسی دوران پپرا ماہم شریف کے مدرسہ حشمتیہ کے اراکین کی التجا اور خواہش پر سیدی چھوٹے سرکار حضور ناصر ملت دامت برکاتہم کو حضور معصوم ملت نے پپرا ماہم شریف کے مدرسہ حشمتیہ کے لئے منتخب و متعین فرمایا حضور ناصر ملت پپرا ماہم شریف تشریف لائے۔

حضور معصوم ملت قدس سرہٗ نے جب دینی اعتبار سے ماحول کی بے آسودگی اور صلحکلیانہ حالات کے رنگ وبو کو ملاحظہ فرمایا اس پر مستزاد یہ کہ کچھ اشخاص کو اشاعت دین وسنیت، فروغ مسلک اعلیٰ حضرت میں نہ صرف مخل بلکہ سدراہ پایا تو فیصلہ فرمایا کہ گوراچو کی مدرسہ انوار الرضا کو خیر آباد کہنا ہی مناسب ہے۔

اس فیصلے کی آہٹ پپرا ماہم شریف کے مدرسے کے اراکین کو ہوئی تو انہوں نے یہ تہیہ

کرلیا کے حضور معصوم ملت اگر انوار الرضا گوراچوکی سے مستعفی ہوتے ہیں تو انہیں جانے نہیں دینا ہے۔حضرت کو پپراماہم شریف میں روک لینا ہے۔

بالآخر وہ وقت بھی آ گیا جب حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نے اپنے استعفے کو انوار الرضا کے صدر و سیکرٹری کے ہاتھوں میں پہنچا دیا، اراکین مدرسہ کو جب یہ خبر پہنچی تو کسی نے کہا ہم اپنی جان دے دیں گے حضرت کو جانے نہیں دیں گے، کسی نے کہا کہ ہم بس کے سامنے لیٹ جائیں گے مگر حضرت کو جانے نہیں دیں گے۔غرض کہ اپنے اپنے طور وطریقے سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے حضور معصوم ملت کو روکنے کی التجائیں، منتیں کرتے رہے۔مختصر یہ کہ حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ انوار الرضا گوراچوکی سے پپراماہم شریف اپنے برادر خورد حضور ناصر ملت دامت برکاتہم کے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

وہاں کے مریدین، متوسلین، محبین کو حضرت کے آمد کی خبر ہوئی تو سب حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم لوگوں نے سُنا ہے کہ حضرت کہیں اور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں، حضرت سے ہماری گزارش ہے کہ کہیں اور جانے کا خیال ترک فرمائیں۔حضور ناصر ملت دامت برکاتہم بھی یہاں اکیلے تنہائی محسوس کرتے ہیں۔ حضرت! اس مدرسے کی بنیاد آقائے نعمت مرشد برحق سرکار شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مبارک ہاتھوں نے رکھی ہے۔یہ مدرسہ بھی آپ کا ہے اور یہ جو غلام حاضر ہیں یہ بھی آپ کے ہیں اور یہ گاؤں اور یہ علاقہ بھی آپ کا ہے، آپ اس مدرسے کے مالک ہیں۔آپ کو ہم یہاں سے جانے نہیں دیں گے۔حضرت منع فرماتے رہے اور ارشاد فرماتے رہے کہ یہاں پر ناصر ملت ہیں اور رہیں گے، مگر دیوانے تھے کہ ماننے کو تیار نہیں، حتی کہ آدھی رات بیت گئی نہ، گھر جانا تھا نہ گئے اور یہی عرض کرتے رہے کہ جب تک آپ وعدہ نہیں فرمائیں گے ہم آپ کی چوکھٹ سے نہیں ہٹیں گے۔ باربار یہ لوگ یہی عرض کرتے رہے کہ حضرت مدرسہ

آپ کا ہے آپ مالک ومختار ہیں جس طرح چاہیں اس کو چلائیں۔

حضور ناصر ملت بھی چاہتے تھے کہ حضور معصوم ملت پر اماہم شریف کے لئے احباب و اراکین کی خواہش اور پیشکش کو قبول فرمالیں۔ چارو ناچار حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے آپ کا خلوص اور آپ کی محبت کو دیکھتے ہوئے آپ کی پیشکش اس شرط کے ساتھ فقیر کو منظور ہے کہ آپ حضرات کو ہر ہر قدم پر حسب استطاعت و ہمت ہمارے ساتھ کھڑے رہنا ہوگا۔ سب نے عرض کیا کہ حضرت ہم لوگ ہر طرح حاضر ہیں، ہر ہر قدم پر آپ کے ساتھ ہیں۔

شہزادگان حضور شیر بیشہ اہل سنت جلوہ افروز ہیں مدرسہ کی کوئی بڑی عمارت نہیں ایک چھوٹا سا ہال، ایک برآمدہ، ایک چھوٹی سی کوٹھری، جس میں چارپائی بھی نہ بچھ سکے، سامنے ایک چھوٹی سی مسجد، اوپر غلہ رکھنے کے لئے ایک چھوٹا سا کمرہ، باہر لب روڈ دوکان جو برسات کے دنوں میں رہنے کے قابل نہیں۔ میں سوچنے لگا یہ شہزادے ہیں یہ پیر بھی ہیں اور پیرزادے بھی ناز ونعم میں ان کی پرورش ہوئی، آرام و آسائش میں پلے بڑھے، جوان ہوئے، یہ یہاں کس طرح زندگی کے لیل ونہار گزار سکیں گے نہ لائٹ ہے نہ پنکھے ہیں نہ آرام و آسائش کا کوئی انتظام ہے، حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نے فرمایا قاری صاحب کیا سوچ رہے ہیں؟ ہمیں روم اور حجرہ نہیں دیکھنا ہے، ہمیں آرام آسائش نہیں دیکھنا ہے ہمیں نرم و گداز بستر نہیں دیکھنا ہے ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے پیر ومرشد حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت نے دین اسلام کا جو پودا لگایا ہے، جو اپنے وجود سے لے کر اب تک گردش لیل ونہار کی نذر ہوتا رہا ہے، ہم اس پودے کی پوری طرح نگہداشت رکھیں گے، ہم اس کی آبیاری کریں گے، ہم اس کو پروان چڑھائیں گے، ہم اس پودے کو تناور درخت بنائیں گے، تاکہ قوم وملت کے افراد اس درخت کے پھل سے مستفید ہوسکیں، ہم اس عزم مصمم کیساتھ ٹھہرے ہیں کہ اس کو مسلک اعلیحضرت

اور مشرب شیر بیشۂ اہل سنت کی تبلیغ ونشر واشاعت کا مضبوط قلعہ بنائیں گے جو اس کے وجود کا مقصود ہے۔ حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کا یہ حوصلہ یہ علو ہمتی دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ نہ تو کوئی ظاہری اسباب ہیں اور نہ ہی پاس میں کوئی سرمایہ ہے نہ دولت کا ذخیرہ ہے نہ بینک بیلنس ہے۔ خازن مدرسہ محترم شکر اللہ صاحب حشمتی زید مجدہم نے ایک سو پچاس روپے پیش کر کے اور یہ کہہ کر دامن جھاڑ لیا ہے کہ حضور قبول فرمائیں مدرسہ کی کل یہی پونجی ہے۔ تو پھر حضرت کس طرح یہ بلند بانگ دعوی کر رہے ہیں؟

پھر خود ہی ذہن نے فیصلہ لیا، عقل نے باور کرایا کہ جس ذات گرامی پر خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فضل خاص ہو، جس پر حضرات حسنین کریمین غوث وخواجہ و شیر رضا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا فیض وکرم سایہ فگن ہو ایسی عظیم المرتبت شخصیت سے کچھ محال نہیں۔ آج کی طرح نہ برقی روشنی ہے، نہ بلب وٹیوب لائٹ ہے، بس ایک لالٹین ہے، اسی کی روشنی میں مہمان رسول پڑھنے میں مصروف ہیں۔ حضرات شہزادگان کرام ذوی الاحترام پوری مستعدی کے ساتھ تعلیم وتعلم میں مشغول ہیں۔

آج کا تو عالم یہ ہے کہ درس وتدریس کے لئے گھنٹے وگھنٹیاں ہیں، پڑھنے پڑھانے کے لئے وقت مقرر ہے، گھنٹی ختم پڑھائی ختم۔ مگر اس کے برعکس اس وقت گھنٹے گھنٹیاں نہیں تھے بس بزرگوں کے طریقے تھے۔ دن میں تو درسگاہ لگتی ہی تھی اس کے علاوہ کبھی بعد مغرب درسگاہ کبھی بعد عشاء درسگاہ لگی ہوئی ہے۔ حضور معصوم ملت کو پہلا دل کا دورہ جب پڑا تھا تو اس وقت بھی نماز عشاء کے بعد حضرت درسگاہ میں طلبہ کی علمی تشنگی دور فرما رہے تھے، تعلیم وتعلم کا ایسا جذبہ بہت کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

حضور ناصر ملت دامت برکاتہم کا تو علاقہ کی محفل میلاد مبارک میں کم ہی جانے کا اتفاق ہوتا، مگر حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کی لگن کا یہ عالم تھا کہ سائیکل سے علاقے میں محفل عید میلاد

النبی صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا پروگرام کر کے واپس تشریف لاتے تو نماز فجر کے لئے طلبہ کو بیدار فرماتے ہیں، نماز باجماعت ادا فرماتے ہیں اور پھر چائے ناشتے کے بعد درسگاہ سج جاتی۔

حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نماز روزے کے اتنے پابند تھے کہ سفر میں بھی نماز قضا نہیں ہونے پاتی تھی۔ حضرت کا کھانا پینا نشست وبرخاست حضرت کے شب وروز شریعت مطہرہ کے دائرے میں گزرتے تھے، حق گوئی کا تو جواب نہیں تھا، جس کسی کو شریعت مطہرہ کے خلاف پایا تو چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہو گئے فوراً تنبیہہ فرمائی۔ اور اگر کوئی ایسا شخص آ گیا جو گستاخ رسول وہابیوں یوبندیوں سے میل جول کھانا پینا نشست وبرخاست رکھتا ہو تو پہلے نرمی اور محبت سے اس کو سمجھاتے، شاتمان رسول کے احکام بتاتے، اگر کوئی وہابیوں دیوبندیوں کے بارے میں بے جا تاویل کرتا یا سمجھانے اور بتانے کے باوجود بھی وہابیہ دیابنہ کے ساتھ وہی برتاؤ رکھتا، وہی رسم وراہ اختیار کرتا تو پھر حضرت یہ نہیں دیکھتے کہ سامنے پیسے والا دولت مند ہے، یہ سیٹھیا ہے، یہ سرمایہ دار ہے یہ لکھ پتی ہے یہ حکومت کا کوئی عہدہ دار ہے یہ چوکیدار ہے کہ تھانے دار ہے۔

حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ حق واضح کرنے میں نہ کبھی کسی کے سامنے جھکے نہ کسی سرمایہ دار کا لحاظ فرمایا نہ کسی پیسے والے سے دبے نہ کسی عہدے دار سے ڈرے بلکہ کے فرمایا کہ ہم کو آپ جیسے دولت والے آپ جیسے عہدے دار کی چنداں ضرورت نہیں ہمیں اپنے اللہ ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی رضامندی وخوشنودی درکار ہے، حضرات حسنین کریمین وغوث وخواجہ وررضا وشیر رضا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا فیضان کرم، ان کی امداد واعانت چاہئے، کمبختو! نکل جاؤ میرے مدرسے سے اور بے خوف لومۃ لائم پھٹکار کر مدرسہ کے گیٹ سے باہر کروا دیتے تھے۔

ہزار بار عواقب سے ہو کے بے پرواہ
وہی پیام دیا جو ملا تھا ورثے میں
تیری ہمت تیری سطوت دیکھ کر سب کہہ پڑے
پرتو شیر رضا ہیں شاہ معصوم الرضا

حضور معصوم ملت نے الجامعۃ الحشمتیہ پپرا ماہم شریف سے جو خدمات دین وسنیت فرمائیں اس سے جہاں گونڈہ بستی بلرامپور وغیرہ کے علاقے دین وسنیت کی پرکشش کرنوں سے روشن وتابناک ہوئے وہیں گوراچوکی اوراس کے اطراف اکناف میں بھی سنیت کی خوشگوار فضا قائم ہونے لگی۔

حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ سرمایہ داروں کے مقابلے غریب سنی بھائیوں سے زیادہ محبت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ دولت مندوں کی دعوت کوتو نامنظور فرما دیتے مگر غریب اہل سنت اگر دعوت پیش کرتے تو ان کی دعوت کو اہمیت دیتے اور قبول فرما لیتے۔ حضرت کے بابرکت قدم جس سرزمین پر پڑ گئے اس سرزمین کی قسمت سنور گئی۔

مجھے یاد آرہا ہے کہ بہرائچ شریف ضلع کے ایک گاؤں اعلیٰ گنج کے غریب سنی مسلمانوں کی دعوت پر حضرت اعلیٰ گنج تشریف لے گئے فقیر سراپا تقصیر حضرت کے ہمراہ تھا، وہاں کے لوگ غریب مگر سب سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھے، ان کے گھر چھپر پوش تھے، جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی یہاں پر غربت ہے، رات میں جلسہ ہوا صبح حضرت کو سب نے گھیر لیا۔ اور دست بستہ عرض کرنے لگے حضور ہمارے لئے دعا کر دیجیے ہماری غربت دور ہو جائے، ہمارے لئے دعا کر دیجئے ہماری مفلسی دور ہو جائے، سب اپنے اپنے انداز میں عرض کرتے رہے حضرت نے دعا فرمائی سب کو تسلی دی اور جب اعلیٰ گنج سے رخصت ہونے لگے تو پھر سب نے عرض کیا کہ حضور ہمارے گھروں میں قدم رکھ دیں، حضرت کو اپنے اپنے مکانوں میں لے

گئے حضرت نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے سب کو زینت بخشی۔

دو سال عرصے بعد دوبارہ مریدین ومتوسلین کی دعوت پر اعلیٰ گنج حضرت کا جانا ہوا اتفاق کہ اس مرتبہ بھی فقیر حشمتی غفرلہ حضرت کی معیت میں تھا، اعلیٰ گنج پہنچا تو سمجھ نہیں آیا کہ اعلی گنج یہ وہی دو برس پہلے والا ہے کہ کسی جدید اعلی گنج میں ہم آگئے ہیں۔ایک صاحب سے دریافت کیا کہ کیا یہ وہی اعلیٰ گنج ہے جو دو سال پیشتر چھپر پوش تھا؟ تو کہا جی ہاں یہ وہی ہے، حضور مرشد برحق سرکار معصوم ملت کے مبارک قدم ان کی دعاؤں نے اس آبادی کی شکل وصورت تبدیل فرمادی ہے حضور نے دعا فرمائی پیرومرشد کے تشریف لے جانے کے بعد رب کریم نے اپنے پیارے حبیب رؤف الرحیم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کے صدقے اپنی نعمتوں رحمتوں برکتوں کے دروازے یہاں کے غریب مسلمانوں کے لئے کشادہ فرمادیئے، کچے مکان پختہ مکان میں بدل گئے، چھپر لنٹر میں تبدیل ہوگئے، اور آج ہم حضرت کے کرم سے خوشحال ہیں۔ہم نے کہا سبحان اللہ۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے ان کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

علم وحکمت، ہمت وجرأت، الفت ومحبت، رد گستاخ رسالت ا،ہل سنت کے ایمان وعقیدے کی حفاظت، دین ومذہب پر استقامت، ایفائے پیمان وعہد، جذبہ تبلیغ دینیہ اور نہ جانے کیا کیا اوصاف حمیدہ حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کو اپنے والد گرامی سیدی سرکار شیر بیشہ اہل سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ورثے میں ملے تھے، بیماری ہو، آزاری ہو، طبیعت کی ناسازی ہو، بچوں کی علالت ہو، غرضیکہ ہر حال حتیٰ المقدور خدمت دین کا جذبہ کار فرما رہتا تھا اور ہمیشہ تبلیغ دین کے لئے تیار رہتے تھے۔

علاقہ کشی نگر کے غریب سنی مسلمانوں کی دعوت پر کل حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کو کشی نگر

کے جلسے میں جانا ہے، آج شاید اترولہ کے علاقے میں کسی گاؤں میں شرکت کرنا ہے، حضرت جلسے میں تشریف لے گئے، اراکین مدرسہ نے حضرت کو کھانا وغیرہ کھلا کر مدرسہ کی بالا خانے پر آرام کرنے کے لئے پہنچا دیا، پروگرام ہوتا رہا، حضرت آرام کیا کرتے دیوانے خدمت میں لگے رہے، دین و مذہب کی معلومات حاصل کرتے رہے، حضرت حاضرین کو عشق رسالت ومحبت کا جام پلاتے رہے، وقت گزرتا رہا اور علماء کرام حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا حضور ممبر پر چلنے کی تیاری فرمائیں آپ کا وقت آیا چاہتا ہے، حاضرین و سامعین آپ کیلئے بے قرار، زیارت کیلئے بیتاب ہو رہے ہیں۔ حضرت جلسے میں جانے کی تیاری کرنے کیلئے زینے سے اتر رہے تھے اچانک پیر پھسل گیا۔ اور حضرت زمین پر آگرے، کمر میں شدت کی چوٹ آگئی، ایک ہنگامہ برپا ہو گیا، مگر واہ رے معصوم ملت! آپ کی ہمت کو سلام۔ آپ کے جذبوں کو سلام، تکلیف سے بے چین ہیں، مگر مریدین ومتوسلین کو تسلی دے رہے ہیں گھبراؤ نہیں، پریشان نہ ہو، غرض کہ درد ہوتا رہا اور حضرت ممبر پر تشریف لے گئے خطاب فرمایا صلوۃ وسلام پر جلسے کا اختتام ہوا۔ دوسرے دن جب درد کی شدت قوت برداشت سے باہر ہو گئی تو حضرت بستی تشریف لے گئے ہڈی کے ڈاکٹر کو دکھایا ڈاکٹر نے معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ مولانا آپ کی کمر کی ہڈی کریک ہو گئی ہے، آپ کو آرام کرنے کی سخت ضرورت ہے، حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو کشی نگر کے جلسے میں جانا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا مولانا! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کو آرام کی ضرورت ہے، آپ کو صحت وتندرستی چاہئے تو آپ کو اپنی زندگی کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرنا چاہئے، میں آپ کو پر خلوص مشورے دے رہا ہوں کہ آپ جلسے میں جانے کا ارادہ ترک کر دیجئے اور چلنے پھرنے جلسہ جلوس سے کم سے کم دو ماہ کے لئے پرہیز کر لیجئے، جب ہڈی جڑ جائے مکمل طریقے سے ٹھیک ہو جائے تو زندگی بھر جلسہ جلوس کرتے رہئے گا۔ حضرت نے فرمایا میں کشی نگر کے احباب اہل سنت سے وعدہ کر چکا

ہوں وہاں پر گستاخ رسول دیوبندی وہابی غریب سنیوں کے ایمان کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں، ان کے اسلام وعقیدے پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں، ان کے ایمان وعقیدے کو بچانا اس کی حفاظت کرنا ہمارا دینی مذہبی فریضہ ہے، اگر دیابنہ نے ان کے دین وایمان میں سیندلگادی تو کل روز قیامت اللہ ورسول جل وعلاو صلی اللہ تعالی علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا منھ دکھائیں گے ہم کو درد سے نجات کے لئے چند خوراک دوا دے دیجئے حضرت نے دوالی گاڑی میں بیٹھے اور کشی نگر کے لئے روانہ ہوگئے، ڈاکٹر حیرت سے حضرت کو دیکھتا رہ گیا۔

حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ صرف پیرزادے ہی نہیں مرشد طریقت بھی تھے باعمل عالم دین بھی تھے مینارہ رشد وہدایت بھی تھے نمونہ سلف بھی تھے اسوہ خلف بھی تھے پیر روشن ضمیر بھی تھے ساتھ ہی باکرامت ولی بھی تھے استقامت فی الدین الحب فی اللہ والبغض فی اللہ ان کا طرۂ امتیاز تھا فرمایا گیا **الاستقامت فوق الکرامت**۔

حضور معصوم ملت قدس سرہٗ میرے گاؤں کے لوگوں سے بہت محبت فرماتے تھے ایک مرتبہ حضرت سے فقیر نے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں کے احباب اہل سنت آپ کو بہت یاد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ بڑے دن گزر گئے حضرت کی زیارت نہیں ہوئی کیا حضرت ہم کو بھول گئے؟ تو ہمارے وہاں کے لیے کچھ وقت عطا فرما دیجئے حضرت نے غور وفکر کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ٹھیک ہے فلاں تاریخ ودن میں انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ الاعلیٰ علیہ افضل الصلاۃ اکرم التسلیم آپ کے وہاں پہنچیں گے حضرت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو قلبی سکون یا تو اپنے گھر پیلی بھی شریف میں ملتا ہے یا الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم میں یا پھر تیسری جگہ قاری عبدالحفیظ صاحب کے گاؤں کٹار مشر میں ملتا ہے حضرت کی عادت کریمہ تھی کہ جب کسی سے وعدہ فرمالیتے تو اس کو پورا کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش فرماتے اگر دعوت دینے والے نے زادراہ بھی پیش کیا ہے اور خدانخواستہ وعدہ پر نہیں پہنچتے تو اس کا کرایہ اس کو واپس فرما دیتے

اپنے بزرگوں کے طریقے کو سینے سے لگائے رہے کبھی کسی سے نہ زادراہ طلب کیا اور نہ نذرانہ طے فرمایا بلکہ ہمیشہ خدمت دین وفروغ سنیت کو مدنظر رکھا جلسے جلوس میں شرکت کے بعد اگر کسی نے نذرانہ نہیں بھی دیا تو کبھی اس کا شکوہ نہیں فرمایا ہم نے دیکھا کہ بہت سے مقامات پر حضرت اپنی جیب سے زادراہ خرچ کر کے تشریف لے گئے اور خالی ہاتھ واپس آئے حضرت سے جب استفسار کیا جاتا کہ حضور فلاں جگہ کے لوگوں نے کیا خدمت کی؟ تو فرماتے وہاں کے لوگ غریب ہیں آپ جان کر کیا کریں گے، خداوند قدوس اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے صدقے عصر حاضر کے مبلغین وواعظین کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیر روشن ضمیر حضور معصوم ملت قدس سرہٗ وعدے کے مطابق فقیر سراپا تقصیر کے گاؤں تشریف لائے اس وقت عسرت تھی، غربت تھی، میرے پاس ایک پرانی سائیکل تھی وہی کہیں جانے آنے کا ذریعہ تھی، بازار میلوں دور تھے جب کسی سامان کی ضرورت پڑتی تو سوچنا پڑتا تھا۔

شب میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہٖ وسلم کی محفل تھی جزنیٹر والے نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور جنریٹر میں صرف ڈیڑھ لیٹر تیل ہے ڈیزل کا بندو بست ہونا ضروری ہے ورنہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں جنریٹر بند ہوجائے گا، اس کو یہ اطلاع فقیر حشمتی کو دینا چاہیے تھی کیونکہ ذمہ دار میں تھا، انتظام مجھ کو کرنا تھا، مگر اس نے شاید یہ سوچ کر مجھ سے نہیں کہا ہوگا کہ رات میں وہ تیل کا انتظام نہیں کرسکیں گے ان کو گاڑی میسر نہیں ہے اور پٹرول پمپ کوسوں دور ہے۔ حضرت جس گاڑی والے کو حکم دیں گے وہ انکار نہیں کر سکے گا اور ڈیزل آجائے گا اسی لئے میرے خیال سے ڈائریکٹ اس نے حضرت سے عرض کیا۔ پیر روشن ضمیر نے ارشاد فرمایا جزنیٹر اسٹارٹ کردو جب تک چلے چلنے دینا، وہ جنریٹر چالو کر کے اپنے گھر چلا گیا، جنریٹر پوری رات چلتا رہا، صبح اس نے آکر جنریٹر بند کیا تیل کی ٹنکی دیکھی تو

جتنا تیل چھوڑ کر گیا تھا اتنا تیل ٹنکی میں موجود تھا، وہ سیدھے حضرت کی خدمت میں آیا مرشد طریقت سے عرض کیا حضور تیل کتنا ڈلوایا تھا؟ حضرت نے وظیفے سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کچھ بھی نہیں یہ سب سننے اور دیکھنے کے بعد اس کی سمجھ میں آ گیا کہ یہ پیر روشن ضمیر کی کرامت ہے۔ میں نے تنہائی میں حضرت عرض کیا حضور آپ نے تو کرامت دکھا دی فرمایا قاری صاحب آپ نہیں جانتے ہم کو بتانا تھا کہ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کی قدرت واختیار کا یہ عالم ہے تو آقا و مولا مختار کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہٖ وسلم کی قدرت وطاقت واختیار کا کیا عالم ہوگا۔ فقیر کے غربت کدے پر حضور پیر روشن ضمیر جس حجرے میں قیام فرماتے تھے وہ اس وقت بھی حشمتی خانقاہ تھا اور آج بھی حشمتی خانقاہ سے مشہور ہے۔ شہزادگان حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ تشریف لے جاتے ہیں تو اسی خانقاہ حشمتی میں قیام رہتا ہے۔

ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ جس وقت حضرات مخدومان کرام ذوی الاحترام دامت برکاتہم المبارکہ نے جامعہ حشمتیہ کی ذمہ داری قبول فرمائی اس وقت مدرسے کی خاص کوئی نہ عمارت تھی، نہ بینک بیلنس تھا، نہ کسی سے شہزادگان کرام کے زیادہ تعلقات، نہ جان پہچان، الجامعۃ الحشمتیہ کے لئے حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نے دن کا سکون وراحت، رات کا آرام وچین سب کچھ وقف فرما دیا تھا، حضور ناصر ملت دامت برکاتہم المبارکہ بھی حضرت علیہ الرحمہ کے شانہ بشانہ قدم بقدم قربانیاں پیش کرتے رہے۔ ابتدا کے چند برس بڑی صعوبتوں، دشواریوں اور پریشانیوں کے گزرے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات بھی تبدیل ہونے لگے اللہ اور رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہٖ وسلم کا فضل وکرم شامل ہوا، بزرگان دین ومشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی امداد واعانت مددگار ہوئی، دشواریوں پریشانیوں کا سایہ گھٹنے لگا خوشحالی کی کرن نمودار ہوئی مقامی طور پر علاقے کے غریب سنی صحیح العقیدہ

مسلمان کسان بھائیوں نے غلہ کے عشر و زکوٰۃ و فطرہ و صدقات و دیگر عطیات کے ذریعے دست تعاون دراز فرمایا، گاؤں کے متعلقین و مخلصین حضرات نے دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح سے حصہ لیا تو ممبئی کا ماحول بھی سازگار رہا اور وہاں کے علم دوست مخیر حضرات نے سہارا دیا، ماہ و سال گزرتے رہے الجامعۃ الحشمتیہ کے سر سے گردش لیل و نہار کے سیاہ بادل دھواں بن کر اُڑنے لگے، ہر طرف اس کی بہترین کارکردگی اور عمدہ تعلیم کا چرچا ہونے لگا، طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا تو عمارت کی شدت سے کمی محسوس ہونے لگی۔

ناظرین کرام آپ لبِ روڈ مدرسہ کی دو منزلہ عمارت جو دیکھ رہے ہیں یہاں پر ایک چھوٹا سا تالاب (گڑھی) تھا جو ہمیشہ پانی سے بھرا رہتا تھا، اس میں لوگ مچھلیوں کا شکار بھی کرتے تھے، اسی تالاب پر الجامعۃ الحشمتیہ کی یہ پہلی شاندار دو منزلہ چار کمروں، دو ہال پر مشتمل بلڈنگ معرض وجود میں آئی۔ وقت گزرتا رہا ساتھ ہی جامعہ بھی ترقی کی سمت بڑھتا رہا۔

حضرات بچوں کی تعداد اور بڑھی تو وقت نے مدرسین کی اضافے کا تقاضا کیا، لب روڈ کی بلڈنگ طلبہ کے پڑھنے، اساتذہ کے رہنے کے لئے ناکافی ہوئی تو اس کے سامنے جانب جنوب چار کمروں پر مشتمل عمارت تعمیر کروائی آنگن میں جانب مشرق طہارت خانے اور غسل خانے بنوائے۔

ناظرین کرام اب جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے ویسے ویسے مدرسے کے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، کچھ دنوں کے بعد دوسری عمارت بھی ناکافی ہوئی تو حشمتی مسجد کے عقب میں زمین خرید کر دو منزلہ شاندار بلڈنگ تعمیر کروائی مزید غسل خانے اور طہارت خانے تعمیر کروائے عمارت کی پھر کمی محسوس ہوئی تو آراضی خرید کر دس کمروں پر مشتمل ہاسٹل کی سنگ بنیاد رکھی گئی جس کی دیواریں مکمل ہو چکی ہیں انشاء المولیٰ تعالیٰ ثم شاء حبیبہ الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم مستقبل قریب میں چھت کا انتظام بھی ہونے والا ہے۔

طلباء واساتذہ وعوام اہلسنت کی کثیر تعداد کو دیکھتے ہوئے مسجد تنگ ہوئی تو برابر والی زمین کا بیع نامہ کروا کے ایک وسیع وعریض حشمتی جامع مسجد قوم وملت کو عطا فرمائی، سلسلۂ بیعت وارادت کا حلقہ بڑھا تو مریدین ومخلصین ومحبین عوام اہل سنت کے لئے حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ نے دعا وتعویذ کا ایک شعبہ قائم فرمایا۔ لالٹین کی روشنی سے کام نہیں چلا تو گھاسلیٹ والے گیس کا انتظام فرمایا، بجلی لائٹ کا کنکشن لگوادیا، اس سے بھی ضرورت پوری نہیں ہوئی تو دس ہارس پاور کے جنریٹر کا بندوبست کیا، جو آج بھی کمرے میں موجود ہے۔ اس کی روشنی بھی جب ناکافی ہوئی تو بڑا جنریٹر منگایا جو آنگن میں آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔

بڑے سرکار حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ چھوٹے سرکار حضور ناصر ملک دامت برکاتہم المبارکہ کی مبارک زندگی کا بیش بہا قیمتی سرمایہ الجامعۃ الحشمتیہ وجامع مسجد حشمتیہ کی صورت میں آپ کے پیش نظر ہے جو دین وملت ومذہب اہل سنت کی تبلیغ مسلک اعلیٰ حضرت مشرب شیر بیشۂ اہل سنت کی نشر واشاعت اہل سنت کے عقیدہ وایمان کی حفاظت وصیانت نجدیت دیوبندیت ووہابیت ورافضیت کی مرمت وہزیمت کے لئے وقف ہے۔ مجھ جیسے نحیف الذہن ضعیف الحافظہ بے بضاعت انسان کے لئے پیر روشن ضمیر حضور معصوم ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ گزرے ہوئے سارے لمحات یا مدرسے کے مکمل حالات کا قلم بند کرنا ممکن نہیں ہے۔ مشت نمونہ از خروارے کے طور پر یہ مختصر حالات وواقعات سپرد قرطاس ہیں، گر قبول افتد زہے عز وشرف، ع:

ابر رحمت ان کے مرقد پر گوہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

اور اب چلتے چلتے یہ ہے خوشخبری بھی سناتا چلوں کہ جملہ شہزادہ گان حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ وجملہ شہزادگان حضور ناصر ملت دامت برکاتہ المبار بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم باعمل عالم دین متین، بے باک اورنڈر خادم ملت قویم ہیں۔مگر ان میں نبیرۂ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مخدومی علامہ مفتی مہران رضاخان صاحب قبلہ زیدت فیوضہم اور نبیرا مظہر اعلیٰ حضرت حضرت مخدومی علامہ مفتی محمد فاران رضا خان صاحب قبلہ زیدت فیوضہم خاص کر قابل ذکر اور لائق صد تحسین ہیں۔یہ حضرات جہاں بیک وقت بہترین مدرس، عمدہ مقرر اور شاندار مصنف ہیں وہیں دانائی وبصیرت میں اپنے اسلاف کی سچی یادگار ہیں۔طلبا میں اکثر یہ بات گردش کرتی رہتی ہے کہ خداداد مادہ تفہیم جوان حضرات کو ملا ہے وہ ایک کہنہ مشق مدرس میں بھی اکثر نہیں پایا جاتا ہے۔

میں نے ان حضرات کی تصنیفات کا مطالعہ بھی کیا ہے خاص کر مخدوم گرامی حضرت علامہ مفتی فاران رضاخان صاحب قبلہ زیدت فیوضہم کی تحریرات میں اکابر عظام کرام کی تحریرات کا ہوبہو جلوہ نظر آتا ہے۔ان تمام خصوصیات کے علاوہ حضرت موصوف کو فن شاعری کا وصف بھی اپنے جد امجد سے ورثے میں ملا ہے۔

میں نے شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کو بارہا یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فکر رہتی تھی آگے اس جگہ کو کون سنبھالے گا،مگر ان دونوں کے آنے کے بعد دل مطمئن ہوگیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نہ صرف الجامعۃ الحشمتیہ بلکہ پورے علاقے کو جس احسن طریقے سے ہر ہر میدان میں ان حضرات نے سنبھالا ہے وہ قابل رشک ولائق تقلید بھی ہے۔علاوہ ازیں خدمت خلق کے واسطے دعا تعویذ کا سلسلہ بھی حسب روایات سابقہ بے لوث جاری وساری ہے۔ ؎

وہ سورج چھپ گیا موجود ہے اس کی کرن اب بھی
معطر حشمتی پھولوں سے ہے باغ سنن اب بھی

ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تم پر　　فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری

خالق ارض وسما اپنے پیارے حبیب مالک ارض وسما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم کے طفیل اس نورانی علمی عرفانی سلسلے کو یونہی ہمیشہ جاری وساری رکھے۔ اوراس دینی ومذہبی گلشن کوسدابہار رکھے، موسم خزاں کے تھپیڑوں سے بچائے، نظر بد سے محفوظ ومامون رکھے۔

عارف باللہ پیر روشن ضمیر قطب زمن حضور معصوم ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے مزار پاک پر شب وروز اپنی رحمت وانوار کی بارشیں نازل فرمائے، ان کے فیوض وبرکات وعلمی کمالات سے ہم سب کو مالامال فرمائے۔ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم شریف کواور زیادہ عروج وارتقا کی منزل عطافرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ حبیبہٖ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم۔

گدائے بارگاہ سیدی قطب زمن حضور معصوم ملت علیہ الرحمۃ والرضوان:

فقیر عبد الحفیظ حشمتی غفرلہ، القوی

خادم الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم شریف

۵۵۵/۹۲/۷۸۶

حرف گفتنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کو ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ مبارکہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے ملکی حالات کے اعتبار سے یوں بھی خوفناک اور دہشت بھرا دن گزر رہا تھا کہ اچانک تقریبًا صبح نو بجے پیلی بھیت شریف سے ایک روح فرسا اور غم ناک خبر آئی کہ شہزادہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت پیر طریقت رہبر راہ شریعت و طریقت نمونہ سلف فخر خلف خلیفۂ حضور شیر بیشۂ اہل سنت و مفتی اعظم ہند مظہر مشاہد ملت عکس جمال شیر بیشۂ اہل سنت عارف باللہ ولی کامل حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال پُرملال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دل بے تاب ہو گیا، گھبرا کر گھر سے باہر نکلا، ہر سمت اندھیرا ہی اندھیرا محسوس ہو رہا تھا، موت العالم موت العالم کا منظر نظر آنے لگا، ہر طرف ہو کا عالم نظر آتا تھا، اپنی مسجد میں مائک پر پُرنم آنکھوں اور پر درد قلب کے ساتھ اعلان کیا تو جن کے مبارک نام آگے ہمیشہ ''دامت برکاتہم القدسیہ'' لگاتا یا لکھتا تھا، آج ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' لگاتے ہوئے کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔ سچ یہ ہے کہ میری راتوں کا اجالا دن کا سہارا چلا گیا تھا میری تگ و دو سے بھری چالیس سالہ زندگی کا رہبر و رہنما جس نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی، جب جب ٹھوکر کھا کر گرا فوراً ہاتھ بڑھا کر سنبھالا، کبھی گرنے نہ دیا، جس نے دین کو سنوارا، دنیا کو نکھارا، آج وہ ہم سے ہمیشہ

ہمیش کے لئے جدا ہو گیا تھا۔

آنکھیں رو رو کے سجانے والے   جانے والے نہیں آنے والے

اسی سوچ و فکر میں ماضی کی بہت سی داستانیں یاد آرہی تھیں، دل تڑپ رہا تھا، آنکھیں اشکبار تھیں، اچانک حضرت کی وصیت یاد آئی جو حضور معصوم ملت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ماہم شریف ہی میں رکھنا۔فوراً اُٹھا اور پیلی بھیت شریف کے لئے روانہ ہو گیا۔

کچھ ہی مسافت طے ہوئی تھی کہ شہزادہ حضور معصوم ملت عالم ربانی محقق عصر رئیس تحریر حضرت علامہ مفتی محمد فاران رضا صاحب قبلہ کا فون آیا، حضرت نے مرتعش اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ آپ ابھی پیلی بھیت شریف نہ آئیں، پپر اماہم جائیں اور وہاں نماز جنازہ کے لئے کسی وسیع و عریض میدان کا انتخاب کرلیں، نیز مزار شریف یعنی حضرت کی آخری آرام گاہ کے لئے کسی زمین پر غور وخوض کرلیں۔میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے گاڑی پپر اماہم شریف کی طرف موڑ دی۔

پپر اماہم شریف پہنچا تو وہاں عشاق کا ایک ازدحام موجود تھا، کوئی کہتا تھا کہ نماز جنازہ کے لئے اتنے ایکڑ زمین کا رقبہ جس پر گیہوں کی فصل ہے لے لو، ساری فصل اجاڑ دیں گے، کوئی کہتا تھا حضرت کی آخری آرام گاہ کے لئے ہماری پوری زمین لے لو۔غرض کے ہر ہر عاشق اپنا سب کچھ نذر کرنے کے لئے نہ صرف تیار بلکہ شدت سے خواہش مند تھا۔میں کہتا تھا کہ آپ حضرات کی محبتیں سر آنکھوں پر مگر آخری فیصلہ حضور ناصر ملت اور حضرت کے شہزادگان کو ہی کرنا ہے، میں نے حضور فاران ملت کو فون کر کے ساری کیفیت بتائی کہ حضرت نماز جنازہ کی ادائیگی کیلئے یہاں پر ہر کوئی اپنی زمین دینے کے لئے بضد ہے، حضرت نے فرمایا کہ اولاً نماز جنازہ کے لئے سعد اللہ نگر اے. جی ہاشمی انٹر کالج کے پیچھے جو گراؤنڈ ہے اس کا معائنہ کر آئیں اور وہیں مائک وغیرہ کا انتظام کریں میں فوراً وہاں گیا میدان دیکھا نہایت وسیع و عریض

اور ہموار تھا، لہٰذا نماز جنازے کے لئے اسی گراؤنڈ کا انتخاب کر لیا گیا، مگر ابھی تک آخری آرام گاہ کا انتخاب نہ ہو سکا تھا۔

شام ہوتے ہوتے حضور فاران ملت کا پھر فون آیا حضرت نے فرمایا کہ حضور معصوم ملت کی آخری آرامگاہ کے لئے الجامعۃ الحشمتیہ کے سامنے جو زمین مرحوم الحاج شمیم احمد خان صاحب حشمتی و مرحوم پردھان عبدالوحید خان صاحب حشمتی کی ملکیت ہے ان دونوں کے صاحبزادگان یعنی برادر دینی سیٹھ حافظ محمد سلیم صاحب حشمتی اور سیٹھ جناب کلیم احمد خان عرف کلو بھائی حشمتی نے بطور نذرانہ دی ہے آپ اس کا معائنہ کر آئیں۔ نیز حضرت نے فرمایا کہ فرزان بھائی اور مناقب میاں یہاں سے حضرت کی آخری آرامگاہ کے انتخاب کیلئے نکل گئے ہیں، رات کسی وقت پہنچیں گے اور فوراً واپس پیلی بھیت شریف لوٹیں گے۔ اللہ اکبر چار سو کلو میٹر جانا اور اتنا ہی واپس آنا کوئی آسان نہیں ہوتا وہ بھی ان جیسے حالات میں جس میں راستہ مانو کاٹے نہیں کٹتا ہے۔ رات بعد نماز عشاء حضور فرزان ملت حضور مناقب بھیا سلیم بھائی لفٹر اور حضرت کے بھانجے عمیر بھائی الجامعۃ الحشمتیہ پہنچے، حضرت نے فیتے سے ناپ کر حضرت کی قبر مبارک کی جگہ کا انتخاب فرمایا اور نماز جنازہ کی جگہ کو دیکھ کر چند ہدایات فرما کر فوراً واپس تشریف لے گئے۔

دوسرے دن بعد نماز ظہر جنازہ مبارکہ پیلی بھیت شریف سے چلا اور رات تقریباً ۱۱ر بجے الجامعۃ الحشمتیہ پہنچا۔ رات کے اس پہر اس شدید سخت سردی اور کہرے میں نہ صرف الجامعۃ الحشمتیہ میں عاشقوں کا ہجوم تھا بلکہ سینکڑوں لوگ اپنی اپنی کار اور موٹر سائیکلوں سے کلومیٹروں پہلے ہی استقبال کرنے پہنچ گئے تھے، ہر کوئی دیوانہ وار نظر آتا تھا، جس وقت حضرت کی گاڑی ڈی سی ایم الجامعۃ الحشمتیہ پہنچی نعرہائے تکبیر و رسالت کی پر کیف آوازوں سے پورا علاقہ گونج رہا تھا، حضور ناصر ملت اور حضرت کے شہزادگان کا سامنا کرنے کی مجھ میں ہمت نہ ہوتی

تھی ،جامعہ کے صحن میں حضرت کے گہوارے کو رکھ دیا گیا ،ہر کوئی اپنے اس محسن رہبر رہنما وسالار کے آخری دیدار کا مشتاق تھا۔

میں نے حضور معصوم ملت کے چہرۂ مبارکہ کا جوحسن نے دیکھاوہ بیان سے باہر ہے،نظر حضرت کے رخ زیبا سے ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھی چہرے پر مبارک مسکراہٹ اورلبوں پر پرکیف سرخی جس کا ہرکس وناکس نے مشاہدہ کیا تھا،ذکر کرنا ممکن نہیں ہے رات بھر زائرین کا تانتابنارہا قافلے کے قافلے آتے زیارت کرتے اور واپس ہوجاتے یہ سلسلہ دوسرے دن تک جاری رہا۔

دوسرے روز بعد نماز ظہر قریب ایک بجے جنازہ مبارکہ کو اٹھایا گیا اور نماز جنازہ کے لئے سعد اللہ نگر کی طرف چل دیئے ،ہجوم تھا کہ اللہ اکبر! جدھر دیکھو سر ہی سر نظر آتے تھے بڑے سے بڑا ضعیف کہتا تھا کہ اس علاقے میں اتنا بڑا ازدہام اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا،حضور فاتح کشمیر حشمتی شمشیر اور حضور ناصر ملت کے ساتھ دیگر نبیرگان مظہر اعلیٰ حضرت جنازہ گاہ پر موجود تھے،حضور فاتح کشمیر نے وعظ ونصیحت فرمائی حضرت کی آنکھوں سے لگا تار آنسو جاری تھے،حضور سنابل ملت نے کچھ دیر نہایت والہانہ انداز میں کلام اعلی حضرت پڑھا اورساتھ ہی ساتھ انتہائی ایمان افروز کیفیت کے ساتھ اس کی تشریحات فرماتے رہے، پھر شہزادہ حضور معصوم ملت حضور مفتی فاران رضا صاحب قبلہ نے کچھ دیر ایمان افروز بیان فرمایا۔

اسی بیان میں اس کرامت کا بھی ذکر کیا کہ جب پیلی بھیت شریف سے حضرت کے جنازۂ مبارکہ کو لے کر چلے تو امام عالی مقام امام حسین شہید کربلا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم وعلیہ کے روضۂ پاک کا نقشہ جو آج بھی حضرت کے مزار مبارک کے سرہانے نصب ہے اس روضہ کو حضرت کے جنازے کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا، چلے تو جنازہ شریف

میں غیر معمولی جنبش ہونے لگی، ایسا لگتا تھا کہ جنازہ شریف اچھالا لے کر نیچے نہ آجائے، بہت سی تدابیر کی گئیں مگر کوئی تدبیر کام نہ آئی آخر فرزان بھیا کے کہنے پر حضرت کے جسدِ اقدس کو چارپائی سے اتار کر اُسی ڈی سی ایم گاڑی میں نیچے چادر وغیرہ بچھا کر رکھ دیا گیا، اب جنبش مکمل ختم ہوگئی، حضور فاران ملت آگے بیان فرماتے ہیں کہ کچھ دیر چلنے کے بعد میری آنکھ لگی تو حضرت نے فرمایا بیٹا! تم نے امام عالی مقام کے روضہ اقدس کا نقشہ میری چارپائی کے برابر نیچے رکھ دیا تو میں بھلا اوپر کیسے رہ سکتا تھا۔

تقریباً تین بجے سرکار معصوم ملت کی نماز جنازہ ادا کی گئی نماز جنازہ شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت جنید زماں حضور ناصر ملت نے پڑھائی، راستہ بھر جملہ شہزادگان ردوہابیہ دیوبندیہ ورد فرقہائے باطلہ فرماتے ہوئے چلتے رہے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی مبارک صداؤں کے ساتھ یہ جنازہ لحد مبارک کے پاس پہنچا شہزادۂ اکبر حضور مفتی فرزان رضا وشہزادہ اوسط حضور مفتی مہران رضا وشہزادہ اصغر مولانا حافظ فرمان رضا صاحب قبر مبارک میں اترے فقیر عبدالصمد خان حشمتی نے قدم مبارک کی طرف اور شہزادہ معصوم ملت حضور مفتی محمد فاران رضا صاحب قبلہ نے دوسری سمت سے سنبھال کر لحد مبارک میں اتارا، حضور فاتح کشمیر شیر ہندوستان اچھے حضرت قبلہ دام ظلہٗ الاقدس نے مدینہ منورہ و بغداد معلیٰ کے تبرکات پیش فرمائے حضور ناصر ملت نے اپنے ہاتھوں سے لحد مبارک پر تختے بٹھائے، دیگر نبیرگان مظہر اعلیٰ حضرت اور لاکھوں لوگوں نے اشکبار آنکھوں سے منها خلقنا کم وفیها نعید کم ومنها نخرجکم تارۃ اخریٰ کے ورد کے ساتھ اپنے رہبر ورہنما پیشوا ومقتدا کی بارگاہ میں خراج پیش کیا ؎

لحد میں عشق شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت جنید زماں ساقیٔ جام عرفان حضور ناصر ملت نے فرمایا کہ اس

جنازہ مبارکہ میں ملائکہ اور رجال الغیب نے بھی شرکت فرمائی، مزید یہ فرمایا کہ ایک فرشتے سے میری بھی ملاقات ہوئی ہے۔ اتنا فرما کر حضور ناصر ملت خاموش ہو گئے ۔ سچ ہے کہ "ولی راولی می شناسد"

شہزادۂ حضور معصوم ملت مفتی فاران رضا صاحب قبلہ ایک نجی مجلس میں فرمارہے تھے کہ دس رجب المرجب بروز پیر شریف کو حضور معصوم ملت کا وصال ہوا یعنی ۱۰ر تاریخ اہل بیت کی اور رجب حضور سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مہینہ اور دن دوشنبہ مبارکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ اور چونکہ تدفین بعد نماز مغرب ہوئی ہے تو ۱۳ر رجب یوم مولائے کائنات کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ۔ اور حضرت کی سوئم کی فاتحہ ۱۴ر رجب یعنی عرس سرکار سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوگا اور چالیسواں ۱۸ر شعبان المعظم کو دادی پیرانی صاحبہ کے عرس پاک کے دن ہوگا۔ اور سہ ماہی یعنی تین مہینہ پر جو فاتحہ ہونی ہے وہ ۱۰ر شوال یوم رضا ہوگا اور شش ماہی کی فاتحہ خاص دس محرم الحرام شریف کو ہوگی۔ اب اس کو اتفاق کہئے یا یہ کہ سبحان اللہ حضرت نے سارے اللہ والوں کا فیضان حاصل فرمالیا ہے۔

مجھ فقیر کو حضرت کی خدمت میں بہت عرصہ رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے سفر وحضر مدرسہ اور گھر خلوت وجلوت ہر جگہ حضرت کو بہت قریب سے دیکھا ہے، احقاق حق، ابطال باطل، زہد وورع، طہارت وتقویٰ، صوم صلاۃ کی پابندی اور تصلب فی الدین میں آپ اپنی ہی مثال تھے۔

پیر اماہم کے اطراف واکناف میں بڑے حضرت بڑے بھیا اور پیلی بھیت شریف میں بڑے مفتی صاحب کے لقب سے جانے اور پہچانے جاتے تھے، بارہا دیکھا کہ ٹرین کے سفر میں اسٹیشن پر اتر جاتے اور اطمینان سے نماز ادا فرماتے کبھی ایسا نہ ہوا کہ حضرت نماز پڑھ رہے ہوں اور ٹرین چل دی ہو، اکثر اوراد ووظائف میں مشغول رہتے خاص کر امام اہل

سنت اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے عطا کردہ وظائف جو الوظیفہ الکریمہ میں درج ہیں ورد زبان رہتے۔

حضرت کے تعلق سے بہت سی باتیں ذہن میں ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کہیں اور تفصیل سے ذکر کروں گا یہ مختصر چند ضروری باتیں تھیں جو یہاں درج کر دیں۔ الحمدللہ فرزندم مولانا محمد شاداب رضا حشمتی سلمہ و فرزندم مولانا محمد مہتاب رضا حشمتی سلمہ کی دستار فضیلت اور فرزندم محمد ذیشان رضا حشمتی کی دستار قرأت حضرت کے عرس سراپا قدس کے موقع پر ہونا ہے۔ ایک تو دستار بندی کی خوشی ہے کہ حضرت ہی کے کرم بے پایاں سے میرے بیٹے الحمدللہ دین کے خادم بنے۔ دعا ہے کہ مسلک اعلی حضرت و مشرب شیر بیشہ اہلسنت کی نڈر اور بے باک ہوکر بے لوث خدمت کرتے رہیں اس پر مستزاد خوشی یہ کہ فرزندم مولانا محمد شاداب رضا حشمتی نے اپنی دستار بندی کے موقع پر اس رسالے کو ترتیب دے کر جہاں تعزیت ناموں کو نئی زندگی فراہم کر دی۔ وہیں باضابطہ خدمات دین و سنیت کا اس طرح آغاز بھی کر دیا۔ فللہ الحمد۔

مولیٰ تعالی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کی اس سعی کو قبول فرمائے اور حضرت کے فیضان خاص کا ان کو وافر حصہ عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔

فقیر گدائے کوئے مرشد:
محمد عبد الصمد خان حشمتی غفرلہٗ
مہتمم الجامعۃ الحشمتیہ فیضان رضا
چفوا بازار، رجواپور ضلع بستی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گفتگو مرتب کی

گہوارۂ علم وادب، آماجگاہ فیضان روز وشب مادر علمی الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم پپرا شریف یوں بھی اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے محتاج تعارف نہیں ہے۔مگر جب سے اس مدرسے نے باقاعدہ خانقاہ کا لباس زیب کیا ہے اس کی چمک اور دمک سے کتنوں ہی کی آنکھیں چندھیا سی گئی ہیں۔تو کتنوں ہی کی تاریک زیست علم وادب سے روشن اور تابناک ہوگئی ہیں۔یعنی رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق جنوری ۲۰۲۴ء جبکہ میرے مرشد گرامی شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت پاسبان رضویت محافظ سنیت مقبول بارگاہ قادریت سالار اہلسنت ہادم قصر وہابیت ودیوبندیت رہنمائے سالکین سید العارفین حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی قدس سرہٗ کے مزار پرانوار کے ذریعے اس علاقے میں حشمتی خانقاہ قائم ہوئی۔اس جامعہ کی پرکشش روشنی میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔

اس عظیم جانباز دلیر سالار اہلسنت کا جب جب ذکر چھڑتا ہے تو جانے کیوں ماضی کی کتنی ہی دھندلی تصاویر صاف وشفاف ہوکر سامنے آنے لگتی ہیں۔اور مانو کتاب ذہن اپنے اوراق پر جمی دھول کو جھاڑ کر کتنی ہی اوجھل داستانوں کو واپس یاد اور تازہ کرادیتی ہے۔

تازہ خواہی داشتن گرداغہائے سینہ را

گاہے گاہے باز خواں ایک قصۂ پارینہ را

آج سے گیارہ بارہ سال پہلے جب فقیر نے الجامعۃ الحشمتیہ میں داخلہ لیا تھا اس وقت حضور قطب زمن کا منکر پر جلال اور معروف پر جمال زبان زد خاص وعام تھا۔کسی کی زبان پر حضرت کے جلال کی کہانیاں تھیں تو کسی کی زبان پر جمال کے قصے تھے۔تفتیش کرو تو معلوم

ہوتا تھا کہ دراصل مخالفت شرع پر جلال اور موافقت شرع پر جمال ہوا ہے۔کرامات کی اگر بات کروں تو ہر دوسرا شخص حضرت کی کوئی نہ کوئی کرامت ذکر کرتا ہوا ملے گا۔مگر استقامت جسے فوق الکرامت کہا گیا ہے اس میں آپ اپنی ہی مثال تھے۔میں نے خود نصرت بالرعب مسیرۃ شہر کا وہ جلوہ دیکھا ہے جس کے بیان سے زبان وقلم قاصر ہیں۔بڑے سے بڑے سرمایہ داروں اور بڑے سے بڑے اثر ورسوخ والوں کو حضرت کے جامعہ کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے کانپتے دیکھا ہے۔وہابیت دیوبندیت رافضیت دیگر اعدائے دین پر شدت کا وہ اعلیٰ معیار دیکھا ہے جو آج کل شاید کتابوں کی زینت ہو کر رہ گیا ہے۔الا ماشاءاللہ۔ اگر کسی نے وہابیہ دیابنہ کے ساتھ کسی محفل میں شرکت کر لی اور حضرت کو اس شرکت کا علم ہو گیا پھر اپنا ہو یا پرایا مجرم کو تھر تھر کانپتے دیکھا ہے۔

لوگ گونڈہ بستی کے اطراف واکناف کی بات کرتے ہیں۔مگر حقیقت تو یہ ہے کہ نہ صرف پورے اودھ بلکہ ہندوستان کے کتنے ہی خطوں اور علاقوں میں شیر بیشۂ اہلسنت کے اس شیر نر نے سینہ سپر ہو کر مسلک اعلیٰ حضرت کی حفاظت وصیانت اور ترویج واشاعت فرمائی ہے۔میں نے اس ذات والا صفات کو غیروں کے مظالم اور اپنوں کی اذیتوں میں بھی حق وصداقت کا علمبردار دیکھا ہے۔اپنی طرف اُٹھنے والی ہر انگلی کا خندہ پیشانی سے استقبال کرتے تو دین وسنیت، مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف اٹھنے والے ہر تصور کو پاؤں تلے روندتے دیکھا ہے۔آپ ہمارے علاقے کے کسی منصف مزاج سے پوچھیں کہ یہ دو چند جو حضرت کے مخالف ہو بیٹھے ہیں وجہ کیا ہے؟ وہ آپ کو کوئی نہ کوئی وجہِ شرعی بتلائے گا نہ کہ ذاتی۔اور ان میں اکثریت ان افراد کی ہوگی جن میں کسی کی وہابیوں دیوبندیوں سے رشتہ داری ہو چلی ہوگی یا ان اعداء سے اختلاط پر حضرت کی زجر وتوبیخ برداشت نہ کر سکے اور مخالف ہو بیٹھے۔گویا اپنی ذات کیلئے لڑنا اس ذات بابرکات نے سیکھا ہی نہیں تھا۔میں نے حضرت کا دبدبہ اور رعب کلومیٹروں

میں دیکھا ہے۔

دیکھ تنہا میری آواز کہاں تک پہنچی
کیا سفر طے نہیں ہوتے ہیں رفاقت کے بغیر

نصف صدی سے زائد سخت سردی اور گرمی شدید بارش میں گاؤں اور قصبات میں خدمات دین متین کرتے دیکھا ہے۔وہ بھی کا ہے سے مہندرا کی ایک پرانی جیپ جس میں گرمیوں کی سہولت کیلئے اے سی ہے اور نہ سردیوں کی سہولت کی خاطر ہیٹر۔مئی جون میں گرم ہوائیں تو جنوری وغیرہ میں سخت سرد ہوائیں جیپ کے پردے کو چیر کر انسانی فطرت کا سخت امتحان لیا کرتی تھیں۔

رات بھر کے جلسے کے بعد ہم چند خدام جیپ کے عقبی حصے میں سمٹ کر بیٹھ جاتے۔ اور حضرت قبلہ اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے تھے۔تا آنکہ جیپ مدرسے کے دروازے تک پہنچ جاتی۔اور یہ جیپ کی سہولیات بھی بہت بعد میں حاصل ہوئیں۔احباب بتاتے ہیں کہ اس سے قبل حضرت سائیکل اور بیل گاڑی وغیرہ سے سفر فرمایا کرتے تھے۔یقیناً لاریب اس علاقے پر احسان اسی ذات بابرکات کا ہے۔اور **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**۔

الغرض میں نے خلوت وجلوت سفر وحضر میں تقویٰ وطہارت کا وہ اعلیٰ معیار دیکھا جس کی نظیر نظر نہیں آتی۔آہ!وہی شخصیت اب ہماری آنکھوں سے ہمیشہ ہمیش کیلئے اوجھل ہوگئی۔

بساط بزم الٹ کر کہاں گیا ساقی
فضا خموش، سبو چپ اداس پیمانے

خیال وخواب کی صورت بکھر گیا ماضی
نہ سلسلے نہ وہ قصے نہ اب وہ افسانے

آج بھی جب جب حضرت کا ذکر خیر چھڑتا ہے تو منٹ کے شروعاتی حصوں میں

وصال پر ملال کا خیال تک نہیں آتا ہے۔ گوکہ ذہن ودل حضرت کی جدائی کا تصور قبول کرنے کو راضی ہی نہیں ہیں۔

تازگی ہے سخن کہنہ میں یہ بعد وفات
لوگ اکثر مرے جینے کا گماں رکھتے ہیں

سبحان اللہ وہ پرکشش نورانی پروقار بارعب چہرۂ مبارکہ جس کا محض دیدار غم اندوہ ومشکلات کو کس قدر آسان کردیا کرتا تھا۔ شدید تمازت اور کڑی دھوپ میں مانو ابر رحمت بن کر سایہ دار ہو گیا ہو۔ ے

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دل سے
تہہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

میں بڑے سے بڑے ٹینشن اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی حضرت کے چہرۂ پُرضیا پر جو اطمینان دیکھتا تھا وہ یقیناً لا تقنطوا من رحمة الله کی عملی تفسیر معلوم ہوتا تھا۔ ذکر الٰہی سے قلب ایسا مطمئن رہتا تھا کہ ہر کا بوں میں بھی اس کا اثر نظر آتا تھا۔ آج جب کہ قطب زمن حضور معصوم ملت قدس سرہٗ کی رحلت کو سال ہونے کو آیا اور ہم غلامان معصوم ملت کہنے کو دوسرے حقیقتاً پہلے عرس پاک کی تیاریوں میں مصروف عمل ہیں اور یہ جمع وترتیب بھی اسی تیاری کی ایک کڑی ہے۔ مگر الحمد للہ آپ کا فیضان آج بھی ہمارے ساتھ ہے اور انشاء المولیٰ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔

ممکن ہے اہل ظاہر اسے غلو کہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ لمحہ لمحہ آپ کا فیضان اور قدم قدم آپ کی مدد کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور ان شاء المولیٰ تعالی یہ فیضان اور مدد تا حین حیات جاری رہے گی۔ استاد شفیق شہزادۂ حضور معصوم ملت محقق عصر رئیس التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فاران رضا صاحب قبلہ نے آپ کی رحلت پر کچھ اشعار کہے تھے قارئین کی نذر ہیں۔

۷۸۶
۹۲

رحلت جانشین شیر بیشۂ اہل سنت، مقبول بارگاہ قادریت، پاسبانِ رضویت، محافظ سُنّیّتُ سالار اہل سنت، ہادم قصر وہابیت ودیو بندیت، رہنمائے سالکین، سید العارفین، حضور معصوم ملت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ پر شہزادۂ معصوم ملت رئیس التحریر محقق عصر یادگار اسلاف، فخر اخلاف

حضرت علامہ **مفتی فاران رضا خانصاحب قبلہ** دامت برکاتہم العالیہ

کا

پُردرد کلام

جو دعوائے محبت ہے ہمیں اس کو نبھانا تھا
انہیں جانا انہیں مانا انہیں سے دل لگانا تھا

کسی نے عصر کو وارا کسی نے جان کو وارا
ہمیں صدیق وحیدر سے محبت کو سمجھنا تھا

وہ سب ارباب علم وفن تلاشِ رزق میں گُم ہیں
جنہیں میداں میں ہونا تھا جنہیں دیں کو بچانا تھا

کوئی عامل ملے مجھ کو تو اک تعویذ لینا ہے
اسی آسیب دنیا کا مرے اوپر بھی سایہ تھا

ہوس کے بحر میں غرقاب ان کی نوکِ خامہ ہے
جنہیں شہداء کے خونوں سے تجاوز کر کے جانا تھا

تصلب کس کو کہتے ہیں تقاضے اسکے کیا کیا ہیں
میرے معصوم ملت نے ہمیں کر کے بتایا تھا

پتا ہے کیا کوئی اس کا جو مرشد روٹھ بیٹھا ہے
چلو مل کر کریں منت ہمیں اس کو منانا تھا

سنا ہے ہم سفر ہو کر رضا کے شیر سنت کے
کہ بغدادِ معلیٰ اور مدینہ اس کو جانا تھا

سنا ہے باغ جنت کے وہ دورے پر سدھارا ہے
سنا ہے عشق میں اس کو اسی رستہ پہ جانا تھا

سنا ہے گرم رہتی ہیں وہاں بھی محفلیں اس کی
کہ جیسے پہلے اپنوں میں وہ محفل کو جماتا تھا

سنا ہے عرش پر دھومیں مچیں تھیں اسکے آنے کی
زمیں پر مچ گیا ماتم کہ اس طیب کو جانا تھا

سنا ہے شیر سنت کو دکھائے زخم دل اس نے
سنا ہے اعلیٰ حضرت کو اسے سب کچھ سنانا تھا

سنا ہے فکر ہے اس کو ابھی تک اپنے پیاروں کی
کہ جیسے پہلے یاروں کی وفاؤں کو نبھاتا تھا

خدا رکھنا سلامت فاتح کشمیر کا سایہ
کہ میدانِ تصلب میں ہمیں چلنا سکھایا تھا

عدو دین سے لڑ کر گرا کر قصر باطل کو
حضورِ ناصر ملت نے ملت کو بچایا تھا

نبی کے عشق میں جینا عدو دین سے لڑنا
میرے معصوم ملت نے تمہیں فاراں سکھایا تھا

بات بہت دور چلی گئی اور مجھے اس رسالے کی ترتیب دینے کے اسباب قلم بند کرنا تھے۔ اور وہ یہ کہ امسال دستار فضیلت حضرت ہی کے عرس سراپا قدس کے مبارک و حسین موقع پر ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر کے سر کی زینت بنے گی۔ اس موقع پر اکثر طلبہ کیلنڈر شائع کرتے ہیں۔

میرے ذہن میں بھی اسی روایتی دستور کو بر سر کار لانے کا ارادہ تھا، مگر اس سلسلے میں حضور پیر و مرشد کی اپنے اوپر خاص نظر عنایت اور روحانی دستگیری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے سابقہ ارادے کو مسترد کرتے ہوئے یہ زیادہ انسب و اولیٰ خیال کیا کہ کیوں نہ حضور قطب زمن معصوم ملت قدس سرہٗ کے وصال مبارک پر جو علماء، مشائخ اور دانشوروں نے تعزیت نامے لکھ کر ارسال فرمائے تھے ان کو ترتیب دے کر شائع کروا دیا جائے، کہ کلنڈر سے کہیں زیادہ مفید یادگار اور باعث خیر و برکت عمل ہوگا۔ لہٰذا فقیر نے اسی پر عمل کیا۔

اس کتاب کے شائع کرنے میں دوسرا اہم سبب یہ تھا کہ جشن دستار کی محفل حضور قطب زمن کے عرس مبارک کے موقع پر منعقد ہونا ہے، تو اس خاص موقع پر کیوں نہ پیر و مرشد کے حوالے سے کوئی کتاب منظر عام لائی جائے جسکے ذریعے حضرت کے مبارک سلسلے سے منسلک احباب، حضرت کی مبارک مقدس شخصیت سے واقفیت حاصل کرسکیں۔ اور زائرین عرس، حضرت کی بارگاہ سے کچھ خاص تحفہ حاصل کرسکیں۔

نیز مشائخ طریقت، علمائے کرام، مریدین و محبین کی جانب سے تعزیتی تحریرات بشکل مراسلات، مکتوبات، لیٹر پیڈ، گرامی ناموں کو یکجا کر کے شائع کر دیا جائے تا کہ آئندہ کیلئے محفوظ بھی ہوسکیں۔ اور یوں ان مراسلات کو نئی زندگی مل جائے۔

بہر حال رسالہ آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے۔ خیال رہے کہ تعزیت نامے لکھنے والے حضرات میں سے اکثر سے ملاقات در کنار، فقیر کو اصلاً واقفیت تک نہیں ہے، محض بر بنائے حسن ظن ان کا مضمون یعنی تعزیت نامہ شامل کر دیا۔ بایں وجہ بوقت ترتیب، مراتب کا لحاظ،

تقدم وتاخر کی رعایت خاطر خواہ ممکن نہیں تھی۔اس سلسلے میں کرم فرماتے ہوئے فقیر کو در گذر فرمائیں۔

چونکہ یہ رسالہ میرے پیرو مرشد کی ذات اقدس سے منسوب ہے۔لہٰذا اس رسالے کا نام بھی اس رسالے کے شایان شان ہونا چاہئے۔مزید برآں اگر تاریخی نام ہو جائے تو بہت خوب رہے گا۔تاریخی نام رکھنے کے حوالے سے فوراً میرا ذہن شہزادہ حضور معصوم ملت مفتی محمد فارن رضا صاحب قبلہ دام ظلہ الاقدس کی طرف گیا، میں نے حضرت کی بارگاہ میں اپنا عرض مدعا رکھا۔حضرت نے غایت کرم فرماتے ہوئے اس کا تاریخی نام ''شمس الکملاء قطب زمن اور علمائے عصر'' تاریخی مادے اور صوری و معنوی خوبیوں سے مزین کر کے تجویز فرما دیا۔جس کے اعداد ۱۴۴۶ نکلتے ہیں۔جو اس کتاب کی سن اشاعت ہے۔

شہزادۂ حضور معصوم ملت مفتی فاران رضا خان صاحب قبلہ میں ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ حضرت اکابر کی طرز پر تاریخی نام نہایت حسن وخوبی، معنویت وجامعیت کے ساتھ مقرر فرماتے ہیں۔جس میں مجوزہ رسالے کے موضوع ونفس مضمون کی طرف واضح اشارہ نمایاں ہوتا ہے۔ابھی چند روز قبل شہزادۂ حضور ناصر ملت حضرت علامہ محمد مشارب الحشمت صاحب نے فضائل وآداب زیارت حرم مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً پر ایک رسالہ ترتیب دیا۔حضور فاران ملت نے اس کا نام ''مدح العینین فی بیان الحرمین الشریفین'' [۱۴۴۶] ہجری تجویز فرمایا۔سبحان اللہ رعایت سجع بھی ہے اور اصل موضوع کی جانب واضح اشارہ بھی ہے اور تاریخی نام بھی ہے۔جس کی نفاست وخوبی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

الحمد للہ اس خانوادے کے کتنے ہی افراد آج بھی علم وفضل کی دستار باندھے تقوی و طہارت کا خوبصورت لباس پہلے اپنے اکابر کی مسند کے سچے امین اور حقدار نظر آتے ہیں۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

مولیٰ تبارک وتعالی اپنے حبیب روف ورحیم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس خانوادے کوایمان واسلام سنیت اور تصلب فی الدین کے ساتھ روز افزوں ترقی عطا فرمائے اوران کے عدوکوتباہ اورحاسدوں کوروبراہ اوراہل ولا کا دونوں جہان میں بھلا فرمائے۔اور مجھے فقیر حشمتی کے واسطے میرے مرشد پاک کا فیضان عام سے عام تر فرمائے آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

محمد شاداب رضا حشمتی بستوی

یکے از غلامان حضور معصوم ملت

شمس العلماء قطبِ زمن اور علمائے عصر

۱۴۴۶ھ

۷۸۶/۹۲

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابھی ابھی بذریعہ فون میرے بھتیجے شہزادہ فرید الحسن چشتی علیہ الرحمہ سید حماد الحسن نے یہ خبر دی کی شہزادہ مظہر اعلی حضرت خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند علامہ شاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی وصال کر گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولیٰ کریم حضرت کے درجات بلند فرمائے لواحقین بالخصوص تمامی فرزندان کو صبر جمیل پر اجر مستحسن عطا فرمائے آمین یارب المصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

دعا گو:

سید سلطان الحسن چشتی

خادم درگاہ غریب نواز اجمیر شریف

وارد حال وجے واڑہ

۸۶ ۷ / ۹۲

مکرمی، محترمی مولانا فرزان رضا صاحب قبلہ!

السلام علیکم رحمۃ وبرکاتہ۔ خیریت دارم وخیریت خواہم۔

باعث تحریر یہ ہے کہ حضرت العلام فاضل اجل شیخ السالکین اسد العرفاء علامہ عالی شان عالم برحق مومن کامل رہبر سادات والمشائخ محمد معصوم الرضا علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال مبارکہ کے تعلق سے حضور گرامی علیہ الرحمہ کے زیادت کے بعد بھائی جان حضرت سید محمد حسینی برادر گرامی کے ذریعہ معلوم ہوا ایک عالم حق (شیر بیشۂ اہلسنت رضی اللہ عنہ، کے افراد میں سے کوئی اس ظاہری دنیا سے بتوسل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت المعلیٰ کے اعلیٰ مقام پر جلوہ افروز ہوئے تو یہ اہل حق کے لئے خوشی ومسرت کا سماں ہے۔ مگر ظاہری دنیا کے اعتبار سے نہایت ہی رنج والم کا سبب ہوتا ہے (فرزند گرامیٔ حضور شیر بیشۂ اہلسنت رضی اللہ عنہ، حضرت معصوم الرضا علیہ الرحمہ کے جنازے پر ہم حاضر نہیں تھے۔ مگر ہماری روحانیت وہیں موجود تھی۔ حضور والا علیہ الرحمہ بالکل اپنے والد ماجد حضور ہمارے آقا ومولانا حشمت علی خاں رضی اللہ عنہ کی عملی تفسیر تھے آپکی خدمات دینیہ ایمانیہ جو حضور نے ادا فرمایا آج کل کے نومولود نام نہاد نو پید علما ناواقف ہیں۔ اور اگر واقف بھی ہیں تو چونکہ پاپی پیٹ کا سوال ہے اس خاندان کے فضائل وکمالات بیان نہیں کر سکتے۔ حضور علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ اگر موجود ہوں تو ان کو اور آپ تمام خانوادے کو ہماری جانب سے اظہار تعزیت حاضر ہے۔

حضور والا پیکر شریعت معرفت کے حامل تصلب فی الدین، سلوک ومعرفت کے حامل تھے۔ میری جانب سے ہدیۂ تعزیت حاضر ہے۔ آئندہ حضرت کے تعلق سے ایک میرے خاندان کی جانب سے مکمل رسالہ شائع ہوگا۔ فقط

سید محمد نجیب اشرف اشرفی

برادر سجادہ نشین بارگاہ قطب رائچور۔ بتاریخ ۳۰ / جنوری ۲۰۲۴ء

تعزیت نامہ

وائے حسرتا مسند عرفاں کا سلطان جاتا رہا

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

کسی کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل   اوراب کچھ زیادہ امڑآتا ہے دل
ھائے دل کا آسرا بھی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

سرمایۂ اہلسنت محقق بے نظیر استاد العلماء والفقہاء فقیہہ عصر حضرت قبلہ مفتی معصوم رضا خان صاحب حشمتی علیہ الرحمہ سابق ناظم اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ پیراماہم ضلع گونڈہ ۱۰/ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/ جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

موصوف کی موت ایک عَالِم کی موت نہیں بلکہ عَالَم کی موت ہے۔آپ کا انتقال ملت اسلامیہ کا بڑا خسارہ ہے۔وہ اپنے پیچھے ایک ایسا خلا چھوڑ گئے جس کا پر ہونا مشکل ہے۔

آپ بیک وقت عالم دین، مفتی شرع متین، مدرس، مصنف، مفکر، مدبر، متحرک وفعال ہونے کے ساتھ ساتھ تاجدار اہلسنت حضور مظہر اعلیٰ حضرت کے روحانی جانشین اور دیگر اکابر بزرگان دین کے خلیفہ تھے۔ ؎

امیدوں کا سورج نہ چمکا نہ ڈوبا
گہن لگ گیا جگمگانے سے پہلے

موصوف اس تعلیمی سال میں گلشن مظہر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بجائے گلشن خلد کے جلوؤں کا مشاہدہ کرنے والے بن گئے۔

باغبان گلشن اہلسنت کے وصال پر ملال پر نہ صرف ہم اپنے پروردگار حکیم وغفار کی حکمت بالغہ پر ایمان رکھتے ہیں، بلکہ راضی بہ رضائے مولیٰ ہوکر زبان فانی سے بارگاہ ازلی وباقی میں یوں دعا کرتے ہیں خدائے رحیم وغفور بطفیل شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی مغفرت فرما کر آپ کے علمی وروحانی فیضان سے تمام اہلسنت کو فیضیاب فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

سوگوار: سید آصف فردوسی
گدی نشین حضرت شیث پیغمبر علیہ السلام
ایودھیا فیض آباد

باسمہٖ تعالیٰ

حضرت علامہ مفتی معصوم رضا خان علم وعمل کے سنگم تھے

مختلف ذرائع سے یہ روح فرسا واندوہ ناک خبر ملی کہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ کو خانقاہ حشمتیہ کی شان ترجمان مسلک امام احمد رضا خان، مفتیٔ دین وشریعت، شہزادہ شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ محمد معصوم رضا خان عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے (الاسترجاع)

حضرت صرف عالم فاضل اور مفتی نہیں تھے بلکہ وہ حق کی حمایت اور باطل کی مذمت میں یکتائے زمانہ تھے وہ اپنے اسلاف کی امانتوں کے سچے امین و پاسبان تھے، جہاں جاتے سنیت کی پرنور فضا قائم فرمادیتے تھے ان کی زندگی کے شب و روز علم دین کے فروغ اور سنیت کی اشاعت سے ہم آہنگ رہے۔

مخلص شخصیتیں اٹھتی جارہی ہیں اور دنیا مخلصوں سے خالی ہوتی جارہی ہے۔ حضرت کے چلے جانے پر جو خلا محسوس ہورہا ہے بظاہر اس کا پر ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ خانقاہ قدوسیہ بھدرک شریف، اڑیسہ آپ کی رحلت کو سنیت کے عظیم نقصان سے تعبیر کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ رب تعالی اہل سنت کو ان کا بدل عطا فرمائے اور ان کو اپنے ظل عاطفت میں جگہ دے۔ آمین یارب العلمین بجاہ النبی الکریم علیہ اکرم التسلیم۔

دعا گو:

سید آل رسول حبیبی ہاشمی غفرلہ

سجادہ نشین خانقاہ قدوسیہ،

بھدرک شریف اڈیشا، انڈیا

۸۶۷
۹۲

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ خبر سُن کر قلب نہایت رنجیدہ ہے، آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب ہے، دل غمگین ہے، کہ شہزادۂ مظہر اعلی حضرت خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ شاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی کا رضائے الٰہی سے انتقال پر ملال ہو گیا ہے۔اللہ کریم آقا سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے ان کی مغفرت فرمائے ان کے تمام فرزندان کو صبر پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا قرب خاص عطا فرمائیں۔آمین بجاہ رب المعین الدین۔

میں تمامی شہزادگان بالخصوص حضرت مولانا فرزان رضا خان حضرت مولانا مہران رضا خان حضرت مولانا فاران رضا خان حضرت مولانا فرمان رضا خان سے دلی تعزیت کرتا ہوں دعا گو۔

سید حماد الحسن چشتی
گدی نشین درگاہ غریب نواز اجمیر شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عزیز القدر مولانا عزیز الرحمن قدسی سلمہٗ ربہٗ کے ذریعہ گذشتہ کل شیدائے مسلک اعلی حضرت آبروئے سنیت شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت مفتی اعظم پیلی بھیت حضرت علامہ معصوم رضا خان علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر موصول ہوئی۔ یہ جانکاہ خبر سن کر بے حد افسوس ہوا۔

ممبئی میں رہنے کے زمانے میں مختلف محافل میں حضور والا تبار سے ملاقات ہوتی رہی۔ اور مختلف موضوعات پر علمی گفتگو کے زریں مواقع بھی ملتے رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں آپ انتہائی ذی صلاحیت عالم باعمل تھے۔ بالخصوص آپ کی فقہی بصیرت لائق صد تحسین تھی یقیناً آپ کی رحلت دنیائے سُنِّیَت کے لئے ایک عظیم خسارا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز میں دعا ہے کہ مولیٰ سیدی اعلی حضرت اور حضور مظہر اعلیٰ حضرت رحمہا اللہ تعالیٰ کے صدقے وطفیل حضور والا کے درجات کو بلند وبالا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ خاتم النَّبِیّٖن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان شاء اللہ وقت ملتے ہی جلد ہی نثر یا نظم کی صورت میں خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

غم گسار و دور افتاد

سید اولاد رسول قدسی مصباحی

کیلیفورنیا امریکہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے مخدوم ومحترم شہزادۂ شیر بیشۂ اہلِسُنّت حضرت علامہ مولانا مفتی معصوم رضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کی خبر ہماری جماعت اہلسنّت پاکستان کراچی شاہ فیصل کالونی کے حضرت مولانا محمد احمد قادری حشمتی کے ذریعہ سے موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سُن کر بے حد افسوس اور دلی رنج ہوا، آپ خوف خدا اور حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سرشار تھے، غوث وخواجہ کے دیوانے اور مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے سچے علمبر دار تھے۔ بلاشبہ حضرت کی رحلت اہلسنت کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

میرے والد گرامی خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری علیہ الرحمہ کے حضرت سے بلکہ حضرت کے دونوں برادران حضرت علامہ محمد مشاہد رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ محمد ادریس رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہٗ العالی سے بڑے گہرے مراسم اور محبت کا تعلق رہا ہے۔ غالبا ۱۹۹۰ء میں میرے والد گرامی ، نے حضرت کی دعوت پر عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کی اور خطاب کیلئے مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ تشریف لے گئے اور پیلی بھیت شریف بھی حاضری ہوئی تھی۔ حضرت علامہ معصوم رضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ جب کراچی پاکستان تشریف لائے تو محترم بشیر منشی صاحب کے یہاں قیام تھا، میرے والد گرامی کو پیغام بھجوایا کہ میں ملاقات کیلئے آنا چاہتا ہوں تو میرے والد نے کہا آپ زحمت نہ فرمائیں میں خود حاضر ہوں گا۔ اور پھر میرے والد ان سے ملاقات کیلئے تشریف لے گئے، ان کو اپنے یہاں جمعہ کی نماز پڑھانے اور خطاب کی دعوت پیش کی۔ حضرت ہمارے یہاں تشریف لائے اور کثیر اجتماع سے خطاب فرمایا۔

ویسے اس بات کے تو سبھی سنی شاہد ہیں کہ سادات کرام کا ادب واحترام حضور شیر بیشۂ

سنت مولانا حشمت علی خان صاحب قبلہ قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ اوران کے شہزادگان کا خاصہ ہے۔ چنانچہ دونوں بزرگوں کی ملاقات دیدنی تھی۔

یہ فقیر حضرت کے برادران حضرت علامہ محمد ادریس رضا خان صاحب قبلہ حضرت علامہ ناصر رضا خان صاحب قبلہ حضرت کے شہزادگان حضرت صاحبزادہ محمد فرزان رضا حضرت صاحبزادہ محمد مہران رضا صاحب سمیت جملہ اہل خانہ مریدین ومتوسلین سے تعزیت کرتا ہے اوردعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل حضرت کے درجات کو بلند فرمائے، آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر اجر عظیم عطا فرمائے۔ اورآپ کا فیض تا قیام قیامت جاری وساری فرمائے۔ آمین۔

فقیر سید شاہ عبدالحق قادری

امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

خطیب میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی

12.02.2024

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کل نفس ذائقۃ الموت

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں　　　پانچ جاتے ہیں اور چار پھرتے ہیں

موت العالم موت العالم، موت وہ جام ہے جسے ہر ایک کو نوش کرنا ہے موت وہ امر مسلم ہے جس سے نہ کوئی راہ فرار ہے اور نہ کوئی جائے قرار۔ اس کرۂ ارضی پر نہ معلوم کتنے لوگ عدم سے وجود پاتے ہیں اور اپنی حیات مستعار پوری کر کے پھر راہئ ملک عدم ہو جاتے ہیں۔

مگر انہیں میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی آمد پر ایک جہان شاداں وفرحاں ہوتا ہے تو رحلت پر ویسے ہی آہ وفغاں، وگریاں کناں بھی ہوتا ہے۔ انہیں نفوس قدسیہ میں پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت،، شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم رضا خان صاحب قبلہ بھی ہیں۔ آپ ۱۰ ؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ بروز دوشنبہ رحلت فرما کر ایک عالم کو سوگوار کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ آپ کا سانحہ ارتحال جماعت اہل سنت کے لیے نا قابل تلافی خلا ہے بالخصوص اہل سعد اللہ نگر، گونڈہ، بلرام پور، بستی، سدھارتھ نگر کے لیے انتہائی درد وکرب کا باعث ہے اور کیوں نہ ہو مذکورہ علاقہ جات پر جس طرح سرکار مفتی اعظم ہند، حضور شیر بیشہ اہل سنت، حضرت مشاہد ملت نیز دیگر مشائخ کے احسانات ہیں اسی طرح آپ کے بھی آب زر سے لکھی جانے والی نا قابل فراموش خدمات ہیں، جو ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

آپ خانوادۂ حشمتیہ کے ایک مشہور و معروف عالم دین، داعی دین متین، مبلغ اسلام اور عظیم روحانی پیشوا تھے۔ اللہ تعالی آپ کے جملہ خدمات دینیہ کو قبول فرما کر آپ کے درجات کو بلند و بالا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان و شہزادگان اور مریدین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین۔ فقط

فقیر قادری محمد توصیف رضا خان غفرلہٗ

مرکز اہل سنت

دربار رضا سوداگران بریلی شریف

۹۲/۷۸۶

انا للہ وانا الیہ راجعون موت العالِم موت العالَم

شہزادہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی معصوم الرضا خان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے وصال پاک کی خبر سن کر سخت افسوس دلی صدمہ ہوا۔

میاں جانا تو سب کو ہے، لیکن سب کے جانے سے سب کا نقصان نہیں ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے جانے سے سب کا نقصان ہوتا ہے۔ اور میاں نقصان دنیا سے زیادہ اہم الاہم دینی نقصان ہوتا ہے۔

ایسے حق گو حق بیں حق نگر عالم باعمل جن میں شیر بیشۂ اہل سنت کی حق گوئی اور بے باکی کوٹ کوٹ کر بھری ہو اور اچھے سچے پکے بریلوی ہوں ایسے علماء حق کا دنیا سے جانا یہی تو قرب قیامت کی نشانیاں ہیں۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت سرکار کے عقیدہ حق کے سچے ترجمان تھے۔ ایک قابل مدرس مفتی تھے۔ باب طریقت میں بچپن سے مزاج صوفیانہ تھا۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں قوم کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے، پسماندگان کو، مریدین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قال بفمہ وامر برقمہ

محمد نعیم اللہ خان

گیارہ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ ہجری شریف

(سابق صدر المدرسین یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف)

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڈھ

۷۸۶

سانحہ ارتحال

شہزادۂ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا معصوم رضا حشمتی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا سانحۂ ارتحال سن کر بہت افسوس ہوا، جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ کے اساتذہ وطلبہ شریک غم واندوہ ہیں، اور حضرت علیہ الرحمہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ دعائے مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔

حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان جماعت اہلسنت، مسلک اعلیٰ حضرت کے ایک متصلب مبلغ وداعی تھے، جہانِ تبلیغ ودعوت میں ایک خلا پیدا ہوا، اللہ کریم ان کے پس مندگان کو ان کے دینی مشن پر قائم رکھے اور صبر جمیل کی برکات عطا فرمائے۔

دعا ہے مولیٰ کریم حضرت معصوم رضا بھیا علیہ الرحمہ کو اپنے جوار اقدس میں جگہ عطا فرمائے،

بدر عالم المصباحی
صدر المدرسین الجامعۃ الاشرفیہ، مباک پور
اعظم گڈھ یوپی

۸۶/۷ ۹۲

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم
صدر جمہوریہ ہند ایوارڈ یافتہ
سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز و سابق این کلیہ انسانی و سماجی علوم جامعہ ہمدرد نئی دہلی

حضرت مولانا مفتی محمد معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان

دیتا رہوں گا روشنی بجھنے کے بعد بھی

چراغ راہ ہدایت فرزند شیر بیشۂ اہل سنت
حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی کی رحلت پر

ایک غم گسار تحریر

شہر پیلی بھیت کی شہرت کئی وجہ سے ہے روہیلہ پٹھانوں کے سردار حافظ رحمت خان نے اس شہر کی حفاظت کے لئے اس کے کنارے پیلی مٹی سے چار دیواری کرائی تھی چونکہ ہندی میں دیوار کو ''بھیت'' کہتے ہیں اس وجہ سے اس شہر کا نام ہی ''پیلی بھیت'' پڑ گیا اس شہر کو تاریخی اعتبار سے جو شہرت تھی اور مشائخ پیلی بھیت کے باعث جو روحانی عظمت تھی اور ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن جب سے امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ رضوان کہ منہ بولے بیٹے مظہر اعلی حضرت ابو الفتح حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں قادری رضوی نے امیٹھی لکھنؤ سے ترک وطن کر کے اس شہر پیلی بھیت کو اپنا وطن ثانی بنایا اسی وقت سے اس شہر کی علمی و مذہبی حیثیت دنیائے سنیت میں متعارف ہوئی جو تادم تحریر باقی ہے دنیا سنیت میں جہاں جہاں بریلی کا تعارف ہے وہیں وہیں لوگ پیلی بھیت سے بھی متعارف ہیں کیونکہ عقیدہ بریلی کا اور تصلب پیلی بھیت کا ضرب المثل

ہے اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی کا جو مشن تھا اسی مشن کی زبان وقلم سے تبلیغ واشاعت ان کے فرزند روحانی شیر بیشۂ اہل سنت مولانا محمد مفتی حشمت علی خاں قادری رضوی نے تا عمر کی اور اپنے تمام فرزندوں کو بھی اسی مشن سے نہ صرف جڑے رہنے بلکہ اس کی تبلیغ واشاعت کی وصیت بھی فرمائی اپ کے کل چھ فرزند ہوئے سب نے ہی اعلی حضرت کے دینی مشن کی نشر واشاعت کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھا اور اعلی حضرت کے اس مشن سے جسے دو لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہی شعر تھا جو مظہر اعلی حضرت کی زبان مبارک پر ہمیشہ جاری وساری رہتا تھا اور وہ یہ تھا: ؎

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفےٰ میں آ پائے رسول تھام لے

رسول پاک سے محبت، رسول پاک کی پیروی، رسول پاک کی اتباع اور رسول پاک پر مر مٹنا ہی ہر دور میں خانوادۂ حشمتیہ کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ شان رسالت میں گستاخی اس خانوادے نے کبھی برداشت نہیں کی اس کے تحفظ وصیانت میں اپنا گھر بار لٹا دیا اور ببانگ دہل اس کا اعلان کرتے رہے ؎

جو جان مانگو تو جان دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ وجلال دیں گے

خانوادۂ حشمتیہ کے جن نامی گرامی شخصیات نے اس مشن کی تبلیغ واشاعت میں اپنی زندگی بسر کی ان میں حضرت مولانا حافظ محمد عسکری رضا خان قادری، مرشد گرامی حضور مشاہد ملت حضرت علامہ مفتی محمد مشاہد رضا خان قادری رضوی اور حضرت مولانا احمد مشہور رضا حشمتی اور حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان قادری رضوی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ ان تمام حضرات نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ ہی ناموس رسالت کے تحفظ میں بسر کیا اور اسی مشن کی نشر و

اشاعت میں اپنی جان دی۔ مؤخر الذکر حضرت مولانا محمد معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان جنہوں نے ابھی دو روز قبل داعیٔ اجل کو لبیک کہا ان کی زندگی اور مذہبی سرگرمیاں اسی مشن کے ہی اردگرد گھومتی تھیں۔ اس رضوی مشن کے فروغ کیلئے امت مسلمہ کے درمیان رشد وہدایت کا فریضہ بھی انجام دیا وعظ وتقریر کے مجالس بھی منعقد کیے اور پیپرا ماہم ضلع گونڈہ میں الجامعۃ الحشمتیہ قائم کر کے اس میں درس وتدریس کا بھی اہتمام کیا۔

حضرت مولانا محمد معصوم رضا کی ولادت ۱۶؍ جون ۱۹۵۱ء کو گلستان حشمتی پیلی بھیت میں ہوئی۔ بڑے لاڈ پیار سے دینی ومذہبی ماحول میں تربیت ہوئی۔ ۲۰؍ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ کو والد ماجد حضرت شیر بیشۂ اہل سنت نے بسم اللہ خوانی کرائی اور پھر حافظ محمد عمران کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ تحصیل علم دین میں ان کی رہنمائی کیجئے انہوں نے اپنی ذمہ داری بخوبی نبھائی لیکن جب حضور شیر بیشۂ اہل سنت ۱۹۶۰ء میں پردہ فرما گئے تو پھر آپ کی تعلیمی سرگرمیاں برادر اکبر حضور مشاہد ملت علامہ مفتی محمد مشاہد رضا علیہ الرحمہ اور آپ کے بہنوئی مولانا ملک نیاز احمد کی زیر نگرانی کانپور میں شروع ہوئیں۔ ان حضرات کی سرپرستی میں آپ نے بڑے انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کی لیکن جب پیلی بھیت شریف میں جامعہ اہل سنت حشمت الرضا کا قیام عمل میں آ گیا تو کانپور سے آپ پیلی بھیت آ گئے اور ہندوستان کے مایۂ ناز اساتذہ جنہیں بحیثیت مدرس ادارے میں منتخب کیا گیا تھا ان کی سرپرستی میں تعلیم حاصل کی۔ حضرت مولانا توکل حسین، حضرت مولانا حسن محمد، حضرت مولانا مفتی محمد یعقوب اور قاری محمد محبوب علی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کر کے متوسطات تک بڑے انہماک کے ساتھ تعلیم حاصل کی اور منتہی کتابوں کا درس لینے کے لئے آپ نے مشرقی ہندوستان کی مشہور درسگاہ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور تشریف لے گئے جہاں ان دنوں ملک وملت کا اعلی دماغ نونہالان ملت کی تعلیم وتربیت میں لگا ہوا تھا۔ ان سے اکتساب فیض کیا لیکن مبارک پور

ان دنوں شیعہ وسنی اختلافات کا شکار تھا اس لئے یکسوئی حاصل نہ ہوسکی اور وہاں سے دو سال بعد ہی مغربی اتر پردیش کی مشہور دینی درسگاہ جامع اہل سنت منظر اسلام بریلی شریف سے وابستہ ہو گئے۔ یہاں کے نامور اساتذہ کے سامنے زانو تلمذ تہ کر کے سند فراغ حاصل کیا۔ ہندوستان کی جن عبقری شخصیات سے آپ نے اپنی علمی تشنگی بجھائی ان میں بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی بحرالعلوم علامہ مفتی عبدالمنان مبارک پوری برادر اکبر حضور مشاہد ملت حضرت علامہ محمد مشاہد رضا خان قادری حشمتی حضرت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی اور حضرت علامہ احسان علی مظفر پوری شیخ الحدیث مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف کے اسماء بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

حضرت مولانا محمد معصوم رضا حشمتی نے تحصیل علم دین سے فراغت کے بعد درس وتدریس کا میدان منتخب کیا اور اس کے لئے آپ کا انتخاب ۱۹۸۰ء میں مدرسہ فخر العلوم بلرام پور ہو گیا۔ کچھ دن بعد وہاں تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد حشمتی بھائیوں کے اصرار پر مدرسہ انوار الرضا گوراچوکی ضلع گونڈہ چلے گئے وہاں آپ نے مکمل چار سال تدریسی خدمات کو بطور احسن انجام دیا۔ آپ کی تدریسی صلاحیت سے متاثر ہو کر پیر اماہم ضلع گونڈہ کے برادران خواجہ تاش آپکو اپنے یہاں لے کر چلے گئے۔ وہ سرزمین آپ کو اس قدر راس آئی کہ آپ نے اپنی پوری زندگی وہیں الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پیر اماہم ضلع گونڈہ میں تبلیغ دین حق میں سرگرم عمل رہ کر گزار دی۔ اور بعد وفات اس ادارے کی روحانی نگرانی وسرپرستی کے لئے اسی سرزمین میں دفن ہونے کی وصیت بھی کر گئے۔ آج جب میں یہ مقالہ لکھ رہا ہوں ۲۳ رجنوری ۲۰۲۴ء کو بعد نماز ظہر جنازہ کی تدفین مشاہد نگر پیر اماہم متصل سعد اللہ نگر ضلع گونڈہ میں وصیت کے مطابق عمل میں لائی جارہی ہوگی۔

کیا لوگ تھے جو راہ وفا سے گزر گئے ۔۔۔ جی چاہتا ہے نقش قدم چومنے چلیں

حضرت مولانا مفتی محمد معصوم رضا حشمتی اب اگرچہ ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں مگر انہوں نے دینی خدمات جس پیمانے پر انجام دی ہیں وہ ہمیں ان کے حلقۂ اثر میں جا بجا نظر آرہی ہیں ان کے لائق وفائق دینی و مذہبی علوم سے آراستہ فرزندان گرامی، دینی مزاج سے پیراستہ ان کے ہزاروں مریدین اور دینی علوم وفنون کے پیکر ان کے سینکڑوں تلامذہ ہمیں ملک کے کونے کونے میں دین حق کی نشر واشاعت میں سرگرم عمل مل جائیں گے۔

حضرت مفتی صاحب قبلہ بہت ساری خوبیوں کے حامل تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ظاہری و باطنی دونوں خوبیوں سے آراستہ فرمایا تھا۔ تقوی کی چمک پیشانی سے ہویدا تھی، تواضع و انکساری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی سادگی وشرافت اور خاندانی وجاہت بھی مرحوم کے اندر بدرجۂ اتم تھی جب بھی میری حضرت سے ملاقات ہوئی دعاؤں سے نواز کر میری خیریت کے ساتھ اہل خانہ کا حال بھی دریافت کیا۔ وقت ملاقات حضرت میری علمی وقلمی سرگرمیوں کے بارے میں ضرور دریافت کرتے۔ میں ادباً زیادہ دیر ان کی خدمت میں نہیں ٹھہرتا کہ کہیں مجھ سے کوئی بے ادبی نہ سرزد ہو جائے اور حضرت کو بار خاطر ہو مگر جتنی دیر ان کی بارگاہ میں رہتے تمام آداب ملحوظ خاطر رکھتے جب حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی زندگی اور ان کی دینی و تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل میری کتاب ’’حضرت شیر بیشۂ اہل سنت مولانا محمد حشمت علی لکھنوی ایک تحقیقی مطالعہ‘‘ کا دوسرا ایڈیشن دوسو صفحات کے اضافے کے ساتھ ’’شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا محمد حشمت علی پیلی بھیتی ایک تحقیقی مطالعہ‘‘ کے نام سے ۵۶۰ رصفحات پر مشتمل ۲۰۱۸ء میں اشاعت پذیر ہوئی تو اس کی اشاعت پر حضرت نے اپنی قلبی دعاؤں سے راقم السطور کو اس قدر نوازا کہ میں یہ کہنے پر مجبور ہو گیا ؎

اس بندۂ حقیر پہ یہ بارش کرم
منہ دیکھتا ہوں رحمت پروردگار کا

راقم السطور اپنے آپ کو بارگاہ حشمتیت کا کتا سمجھتا ہے اس بارگاہ کے ہر خس و خاشاک سے مجھے محبت ہے۔آج میں جو کچھ بھی ہوں اس خانوادے کے جملہ مشائخ بطور خاص پیرومرشد کی ہی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ مجھے یہ کہنے میں بھی کوئی باک نہیں ہے کہ صاحب تذکرہ حضرت مولانا محمد معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمہ کی دعائیں،ان کی مشفقانہ سرپرستی اوران کی کہتر نوازی بھی میرے شامل حال رہی جس کے سبب میں پرورش لوح وقلم کے قابل بن سکا۔اور بلاشبہ پتہ کی بات تو یہ ہے کہ اس خانوادے کے فیض نسبت نے ہی مجھے مشاہدہ حق کا شعوراور دین حق کی عزت وحشمت اور رضائے الٰہی کا عرفان عطا کیا۔کوئی مانے یا نہ مانے مگر سچ اورحق یہی ہے ؎

ان کی نسبت ہی میری پونجی ہے
کچھ نہیں ہو کہ بھی میں سب کچھ ہوں

حضرت مولانا معصوم رضا حشمتی جنہیں پیار سے حلقۂ مریدین ومعتقدین میں ’’بھیا‘‘ کہا جاتا تھا۔اور یہ خصوصیت اس خانوادے کے تمام برادران کے ساتھ ہے جنہیں اس خانوادے سے عقیدت رکھنے والوں نے بھیا سے مخاطب کیا ہے۔حضرت،حضور کے ذریعے تو تمام علماء کو مخاطب کیا ہی جاتا ہے یہ تو دنیا کا دستور ہے لیکن لفظ’’بھیا‘‘ سے صرف اس خانوادے کے علماء کرام جن کا نسبی تعلق حضور شیر بیشۂ اہل سنت سے ہے انہی کا طرۂ امتیاز ہے۔اور کسی علمی وروحانی خانوادے میں اظہار عقیدت ومحبت کا یہ چلن ہے کہ نہیں مجھے اس کا علم نہیں۔یہ واضح رہے کہ وہ صرف بھیا ہی نہیں تھے بلکہ اہل علم میں ’’علامہ‘‘ ارباب طریقت کے درمیان’’شیخ طریقت‘‘ فقہ وافتاء کی دنیا میں ’’مفتی اعظم پیلی بھیت‘‘۔اور جہان درس و تدریس کے آفتاب ومہتاب تھے اور بھولے بھالے محبین ومعتقدین میں ’’بھیا‘‘ سے مخاطب کئے جاتے تھے۔بظاہر وہ انسان ضرور تھے مگر ان کی بعض خوبیاں فرشتوں سے بھی بڑھ کر تھیں۔اور

وہ اس لئے کہ جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

فرشتوں سے بڑھ کر وہی آدمی ہے

جسے دیکھ کر کے خدا یاد آئے

حضرت علامہ محمد معصوم رضا کو ۱۹۸۸ء اور ۱۹۹۰ء میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت بھی میسر تھی، والد ماجد کے دست گرفتہ تو تھے ہی خلافت کی انمول دولت سے بھی انہوں نے نوازا تھا اور والد ماجد حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی خاں نے مسجد رضوی واقع محلہ محتشم خان پیلی بھیت میں کسی موقع سے نماز سے قبل حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا بھی تھا۔

''آپ لوگ گواہ رہیں میں نے اپنے تمام صاحبزادگان کو جملہ سلاسل مبارکہ اور ان کے اوراد و وظائف و عملیات کی اجازت دے دی ہے''۔

مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان قادری بریلوی نے بھی خلافت کی انمول دولت آپ کو عطا فرمائی تھی۔ اور یہ بات اس وقت کی ہے جب حضور مفتی اعظم ہند ۱۹۶۸ء میں آستانۂ عالیہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف تشریف لائے تھے قیام فرمایا اور اسی دوران قیام بشرط علم و عمل جملہ سلاسل مبارکہ ''الاجازات المتینہ'' میں مذکور تمام اوراد و وظائف و عملیات اور بیعت کرنے کی تحریری اجازت بھی عطا فرمائی تھی۔

آپ نے اپنی تمام عمر اس گراں بہا روحانی دولت کی قدر کی۔ اور زندگی کی آخری سانس تک رشد و ہدایت کا اہم فریضہ انجام دیتے رہے۔ کتنے بندگان حق آپ کے دامن ارادت سے وابستہ ہوئے اس کی صحیح تعداد تو ان کے اخلاف و وارثین کے پاس ہوگی ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ درس و تدریس اور رشد و ہدایت کے علاوہ ان کا کوئی اور دوسرا کام نہ تھا۔ آپ کے جانے سے مسند تدریس تو سونی ہوئی ہی روحانی انجمنوں پر بھی ماتم چھا گیا۔

جانے سے تیرے چھا گئی عالم پہ دھند سی
ایسا لگا کہ چرخ سے شمس و قمر گئے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ موت آنی ہے، زندگی فانی ہے، وقت موعود تک دنیا میں رہنے کے بعد سب کو بارگاہ رب العزت میں حاضری دینی ہے۔ اور اپنے کئے کا حساب و کتاب بھی چکانا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے مفر نہیں۔ لیکن اس دنیا سے کون کس طرح جاتا ہے وہ اصل بات ہے۔ بہت سے لوگ گئے تو چلے گئے، دو چار مہینے کے بعد دنیا نے انہیں فراموش کر دیا۔ مگر اسی دنیا میں کچھ اللہ کے نیک بندے اس طرح سے بھی گئے ہیں کہ بظاہر تو نگاہوں سے اوجھل ہیں مگر ان کی خدمات قدم قدم پر ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ ایسی ہی باکمال شخصیات میں عالم باعمل مرشد برحق پیر طریقت شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت مخدوم الملت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی بھی ذات گرامی تھی جو ۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء کو اس دار فانی سے دار باقی کی طرف زبان حال سے یہ کہتے ہوئے کوچ کر گئے ؎

دیتا رہوں گا روشنی بجھنے کے بعد بھی
میں بزم فکر و فن کا ایک ایسا چراغ ہوں

اللہ تعالی مرحوم و مغفور کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم جامعہ ہمدرد، نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرش پر دھوم مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

مظہر اعلیٰ حضرت حضور شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی علمی و روحانی روشن یادگار جماعت اہل سنت کی عظیم عبقری مربی شخصیت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خاں نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ وبرد مضجعہ کے وصال جاں کاہ کی غمناک خبر سُن کر سخت رنج والم ہوا۔ دنیائے سُنِّیَت سوگوار ہوگئی، ہر طرف صف ماتم بچھ گئی، چشم نیک اشکبار ہوگئی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، قضائے الٰہی کے تحت راضی برضائے الٰہی ہوکر ہر ایک کو اس دار فانی سے رحلت کر کے رفیق اعلیٰ کی طرف سفر جاوداں کرنا ہے۔

آپ کا روشن نورانی و روحانی، بارعب، بردبار چہرہ ہماری نگاہوں سے روپوش ہوگیا۔ آپ نے موضع سعد اللہ نگر سے متصل پپرا ماہم شریف میں واقع ایک عظیم ادارہ الجامعۃ الحشمتیہ میں ایک عرصہ دراز تک علم وفضل کی شمع، درخشاں وفروزاں فرمائی۔ اسلام وسنیت کی گرانقدر ناقابل فراموش خدمت انجام دی، لوگوں کو کلمہ حق سے روشناس فرمایا، بد مذہبوں سے احتراز واجتناب اور ترک موالات کا اعلیٰ درس دیا، نبیٔ دو جہاں سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا چراغ روشن فرمایا، عشق رسالت کا شراب طہور اور جام لبالب بخش دیا، مسلک حق مسلک اہل سنت کی عظیم پہچان مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی سخت تاکید وتعلیم فرمائی، نہ صرف وابستگان سلسلہ بلکہ تمام عوام وخواص اہل سنت کو مسلک اعلیٰ حضرت کی خوب خوب ترویج واشاعت کی دعوت دی۔ آپ جہاں گئے اسلام وسنت کا پرچم بلند فرمایا، بدمذہبوں کا قلع قمع فرمایا اور ببانگ دہل یہ اعلان فرمایا۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
بدمذہبوں سے کیا مروت کیجئے
غیض میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں
وادی رضا کی کوہ ہمالہ رضا کا ہے
جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے

جماعت اہل سنت کی اس عظیم عبقری روحانی شخصیت نے اپنے والد مکرم قاطع نجدیت حضور شیر بیشۂ اہل سنت کے جلائے ہوئے دیپ کو ہمیشہ روشن ہی رکھا اسے کبھی گل نہ ہونے دیا، آپ (شیر بیشۂ اہلسنت) کے روحانی حلقوں کا دورہ فرما کر اسلام وسنیت کی عظیم دعوت دی۔ آپکے حلقوں کو فزوں کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ آپ کا روشن بارعت پُروقار روحانی چہرہ دیکھ کر لوگوں کے قلوب پر خوف طاری ہوجاتا۔ دل کی دنیا بدل جاتی، سینہ روشن ہوجاتا اورلوگ تائب ہوکر راہ راست پر قائم ہوجاتے۔ آپ کی اتباع سنت کو دیکھ کر لوگ متبع سنت ہوجاتے، آپ اسلام وسنیت کے خلاف ریشہ دوانی قطعاً برداشت نہ فرماتے بلکہ شیر نر کی طرح بلاخوف لومۃ لائم گرجتے ہوئے اس کی بیخ کنی فرماتے۔ اور تردیدی بیانات شائع فرماتے، آپ نے کبھی بھی باطل سے سمجھوتہ نہ کیا اور نہ ان سے موالات اور گھال میل پسند فرمایا۔ بلکہ کھلے لفظوں میں اس کے خلاف صدائے حق بلند فرمائی ؎

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

آپ اس شعر کے حسین مصداق اور عظیم پیکر تھے۔آج ہم اس عظیم محسن عبقری وروحانی مربی، بارعب پر وقار شخصیت سے محروم ہو گئے ۔ یہ جماعت اہل سنت کا عظیم نقصان وخسارہ ہے۔اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صدقے آپ کی مغفرت فرمائے،آپ کے مقامات ودرجات بلندتر فرمائے،آپ کی قبر انور پر رحمت وانوار کی برکھا برسائے،آپ کے فیضان سے جماعت اہل سنت کو مستفیض و مستنیر فرمائے،آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اکمل التسلیمات الیٰ یوم الدین۔

آسماں ان کی لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

شریک غم وسوگوار
محمد ناظم علی رضوی مصباحی
خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی
۱۲؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۴؍جنوری ۲۰۲۴ء
روز چہار شنبہ مبارکہ

وہی چراغ بجھا جس کی لو قیامت تھی

راقم الحروف محمود علی مشاہدی مصباحی ان دنوں شمائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ترجمہ اور تحقیق میں مشغول ہونے کی وجہ سے سوشل میڈیا سے بہت دور ہے، اس لئے بہت ساری چیزوں سے بے خبر اپنے کام میں مشغول ومنہمک رہتا ہے، لیکن یہ لاعلمی کبھی کبھی سوہان روح اور اذیت ناک بن جاتی ہے۔

۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ بروز دوشنبہ کچھ اسی طرح کی مشغولیت تھی کہ عاشق شیر بیشۂ اہل سنت، اورانہیں کے مرید صادق یعنی میرے والد مکرم ومعظم کا فون آیا، سلام ودعا کے بعد انہوں نے یہ روح فرسا خبر سنائی کہ شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت، علمبر دار مسلک اعلیٰ حضرت، نقیب روش مشاہد ملت، نازش علم وحکمت، نیرّ زہد وتقویٰ، مخزن صدق وصفا، نمونۂ اسلاف، مفتی اعظم پیلی بھیت شریف، صاحب الفضیلہ، حضرت العلام مرشد طریقت الشیخ محمد معصوم الرضا خان اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔ ارشاد رسالت ہے:

إن للہ ما أخذ ولہ ما أعطی وکل شیء عندہ بأجل مسمی۔

یہ خبر سنتے ہی دماغی اور جسمانی ساری توانائیاں یک لخت منجمد ہوگئیں، بار بار حضرت برادر مرشد طریقت کا نورانی، تابناک چہرہ نگاہوں کے سامنے آجاتا ہے، اور ذہن ودماغ کے مختلف حصوں میں محفوظ پرانی یادیں یکے بعد دیگرے شعورِ ذاتِ برادر مرشد کی ''لَو'' کو بڑھا دیتی ہیں۔

پپراماہم کا حجرہ ہو، یا پیلی بھیت شریف کی معطر فضا، یا ڈوکم امیا، جیسا کوردہ دیہات اور

اس دیہات کا قدیم مکتب، یا اس گاؤں کی محفل میں حضرت کا خطاب، سب کچھ اب تو ایسے محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی کل ہی کی تو بات ہے۔

۱۰ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۰ھ ۱۶ر جون سنہ ۱۹۵۱ء روز شنبہ چار بجے شام کو کاشانۂ حشمتی میں حضرت والا نے زندگی کی پہلی بہار دیکھی،نغمات رضا کی لوریوں میں زندگی کا زینہ طے کرنا شروع کیا، اور عشق رضا کی معراج کمال کو پالیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی محبت بچپن ہی سے رگ وریشے میں ایسی سرایت کر گئی جو دم آخر تک باقی رہی اور صرف باقی نہ رہی بلکہ آپ نے اپنی حقیقی و روحانی نسلوں میں بھی اس کو منتقل کر دیا۔ آپ کا پیدائشی نام ”محمد“ عرفی نام ”معصوم الرضا“ اور ان دونوں کا مجموعہ ”محمد معصوم الرضا“ تاریخی نام ہے۔ آپ کی پیدائش سے متعلق حضور مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک کرامت آثار جملے کا بھی بہت گہرا رشتہ ہے جو تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔

۲۰ر صفر مظفر کو حضور مظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بسم اللہ پڑھائی، کان پور، پیلی بھیت شریف، مبارک پور، اور بریلی شریف میں اپنی علمی تشنگی بجھائی۔ تحصیل علم کے بعد فخر العلوم بلرام پور، انوار الرضا گورہ چوکی، اور الجامعۃ الحشمتیہ، پپراماہم میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دیا۔ آپ کی پوری زندگی تبلیغ دین سے عبارت ہے، حضور مظہر اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، آپ نے زندگی کے شب و روز گزارے اور ہمیشہ اسی کی تبلیغ کرتے رہے، تعلیمات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ذرہ برابر انحراف کو کبھی برداشت نہیں کیا۔

والد گرامی سے ارادت و اجازت کے علاوہ حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی۔ آپ کی ذات بابرکات بہت ساری خوبیوں کی جامع تھی۔ پھر کسی موقع پر تفصیل سے ان شاء اللہ تعالیٰ گفتگو کریں گے۔ اخیر میں ہم خانوادۂ

حشمتیہ کے تمام افراد بالخصوص حضرت کے برادران اور پسران والا تبار اور تمام اہلخانہ وجملہ وابستگان کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت سب کو صبر وشکر کی توفیق عطا فرمائے اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

اور ہم سب کو حضرت کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم:

محمود علی مشاہدی مصباحی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۴۵ھ ۲۴ر جنوری ۲۰۲۴ء

موت العالم موت العالم

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش پر ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

شہزادہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند یادگار اسلاف حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر ملال کی جانکاہ خبر ملی اس المناک اطلاع کو سن کر سخت افسوس دلی صدمہ ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے والد گرامی حاویٔ اصول وفروع حضرت علامہ نعیم اللہ خان صاحب قبلہ سابق صدر المدرسین یادگار اعلیٰ حضرت مدرسہ منظر اسلام سے درس نظامی کی معیاری وادق کتب کا درس لیا۔ والد گرامی فرماتے ہیں کہ یہ ان کا اور حضور شیر بیشۂ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا احسان عظیم ہے کہ فقیر کو اس خدمت کا موقع فراہم کیا۔

بقول والد گرامی ذہانت وفطانت وراثت میں ملی تھی۔ قدیم درس نظامی کے نصاب کی معیاری کتب معقولی ہوں یا منقولی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کتب پر گہری نظر تھی۔

بڑے استغراق وانہماک سے مطالعہ کرتے اور خداداد ذہانت وفطانت سے متون کی عبارتوں کو، مغلق حاشیوں کو حل کر لیتے تھے۔ زمانۂ طالب علمی میں کبھی بڑے باپ کی اولاد ہونے کا غرور نہیں ہوا بلکہ عام طلبہ کی ہی طرح علم دین حاصل کرتے، ایسی عاجزی وانکساری کا حامل وہی شخص ہوتا ہے جس کا قلب علم کے ساتھ دین حاصل کر رہا ہوتا ہے اور دین کے ساتھ معرفت کا جام بھی پی رہا ہوتا ہے۔ بے شک علم دین اور خدمت دین دونوں وراثت میں ملی تھیں اور اس وراثت کے سچے جانشین بھی ثابت ہوئے۔

بقول والد گرامی طالب علمی کے زمانے سے ہی آپ شریف النفس صوفی اور باذوق طبیعت کے حامل تھے، دنیاوی چیزوں سے تلخی، خواہشات مادی سے کھٹاس اور علم وفن کی تراوٹ حقیقت ومعرفت کا سوندھاپن الغرض ذوق کی چاروں قسمیں طبع سے یوں ظاہر وباہر تھیں کہ ماشاءاللہ تعالیٰ واقعی آپ امام کے اس شعر پاک ؎

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

کے مصداق تھے واقعی والد گرامی کے بعد نیزۂ رضا ہونے کا حق ادا فرمایا۔

افسوس صد افسوس حضور سرکار شیر بیشۂ اہلسنت کی ایک اور انمول نشانی داغ مفارقت دے گئی جن کا گھرانہ مسلک اعلیٰ حضرت سرکار کی خدمت اور بریلی شریف کی مرکزیت کی حفاظت کے لئے وقف ہے۔ حضرت نے مجھے ممبئی میں گھاٹ کوپر کے ایک جلسے میں خلافت رضویہ حشمتیہ سے بڑی محبت کے ساتھ نوازا تھا۔ رب قدیر بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی قبر انور پر رحمتوں کی بارش فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خادم محمد فضل حق

صدر المدرسین مدرسہ عربیہ اہل سنت اظہار العلوم

موضع ارجی ضلع سدھارتھ نگر اتر پردیش

علمی، دینی اور ملی خدمات محتاج بیان نہیں

۲۲ر جنوری ۲۰۲۴ء کو فقیر بغدادی ہندوستان سے روس کے سفر پر تھا، اسی دوران سوشل میڈیا کے توسط سے یہ المناک خبر ملی کہ شہزادہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت، میرے مرشد گرامی حضور مشاہد ملت کے برادر معزز، مخدوم گرامی مرتبت حضرت العلام مفتی معصوم رضا خان حشمتی کا وصال ہو گیا ہے۔

اس خبر سے بیحد تکلیف ہوئی، دل ایک بھاری صدمے سے بوجھل ہو گیا۔ حضرت معصوم رضا بھیا رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، دینی اور ملی خدمات محتاج بیان نہیں ہیں، بطور خاص گونڈہ اور بلرام پور کے اطراف و جوانب میں آپ کی خدمات کے دیرپا نقوش ثبت ہیں۔

رب العالمین کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت کی خدمات قبول فرمائے اور بہترین اجر مرحمت فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے! آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ التسلیم۔

(ڈاکٹر) انوار احمد خان بغدادی

استاذ علوم اسلامیہ،

بلغار اسلامک اکیڈمی بلغار،

جمہوریہ تاتارستان، روس

آہ! تبلیغ رشد و ہدایت کا ایک اور

نیر تاباں روپوش ہوگیا

شہزادہ مظہر اعلی حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا علیہ رحمہ کے سانحہ ارتحال سے بڑا دھچکا لگا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی ذات ستودہ صفات محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک مرتبہ دارالعلوم اہل سنت بحرالعلوم میں تشریف لائے۔ کچھ دیر گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہوا انداز تکلم سے پتہ چلتا تھا کہ یقیناً آپ مسلک اعلیٰ حضرت سے کس قدر الفت ومحبت کرتے تھے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ یہی مسلک اعلیٰ حضرت خالص مسلک اہل سنت کی علامت ہے۔ اور حفظ ناموس رسالت کا ذمہ دار ہے۔ حضور سید العلماء علیہ الرحمہ نے سچ فرمایا ہے ؎

یا الٰہی مسلک احمد رضا خان زندہ باد
حفظ ناموس رسالت کا جو ذمہ دار ہے

آپ نہایت ملنسار، خلیق منکسر المزاج تھے، جن اوصاف حمیدہ کے ذریعے لوگ آپ کے گرویدہ ہوجایا کرتے تھے۔ آپ کے اندر تصلب فی الدین بدرجہ اتم تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے مزار پر انوار کو گلزار جنت بنائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ ؎

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہرباری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

فقط والسلام انور احمد مصباحی برکاتی
مجلس قضاء وافتاء
مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت بحرالعلوم
انصار ٹولہ خلیل آباد ضلع سنت کبیر نگر یوپی

آپ سنت وسادگی کے پیکر تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین ونحمدہ

ونصلی ونسلم علی حبیبہ المصطفی الاشرف

مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شہزادۂ شیر بیشۂ سنت نمونۂ اسلاف حضرت علامہ مفتی معصوم رضا حشمتی رحمۃ اللہ الرحمین الرحیم سے دوچند ملاقات ہے۔

آپ سنت وسادگی کے پیکر تھے، تاحیات اسلام وسنیت اور مسلک اعلیحضرت کی خدمت واشاعت کرتے رہے۔ اللہ کریم ورحیم عزوجل ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے، بہترین جزاعطا فرمائے، ان کو ان کے مشائخ وصالحین کا جوار نصیب کرے، ان کے صاحب زادوں کو ان کی خوبیوں کا مظہر بنائے، اور ہمیں اسلام وسنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت مجدد اعظم واصف شاہ ہدیٰ سیدنا ومولانا امام احمد رضا قدس سرہ العزیز پر استقامت بخشے۔ اس کا ناصر وناشر بنائے ایمان پر خاتمہ بالخیر کرے۔

اشرف رضا قادری نوری

مفتی وقاضی ادارہ شرعیہ

مہاراشٹر ممبئی ۸

۱۳ ار رجب الاصم ۱۴۴۵ھ

موت العالم موت العالم موت العالم ثلمت

پیر کی صبح کوئی دس بجکر بیس منٹ ہوئے ہوں گے کہ یہ جانکاہ خبر بذریعہ واٹس اپ برق خاطف بنکر خرمن تاشان حشمتیت پر گری کہ جمال خانوادۂ حشمتیہ، شہزادہ شیر بیشہ سنت خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، شیخ شریعت وطریقت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت، اکمل الفقہاء، مناظر ابن مناظر، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف اپنی حیات مستعار کی تکمیل فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

یقیناً حضرت معصوم ملت علیہ الرحمہ کا انتقال پر ملال وابستگان سلسلہ کے لئے ایک عظیم وجلیل سانحہ فاجعہ ہے جس کا تدارک مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تبلیغ دین ومذہب اور اشاعت اسلام وسنیت اور گستاخان خدا ورسول جل وعلا وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ردوارد کے لئے وقف کردی تھی۔

آپ فرقۂ وہابیہ و دیابنہ کے لئے شمشیر براں اور سیف قاطع تھے۔ آپ نے غلبۂ سنیت اور تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت کے لئے آخری دم تک جہد مسلسل اور سعیٔ پیہم کا فریضہ انجام دیا، جس کے خوش کن اثرات اور مشکبار بہاریں آج بھی پیرا ماہم شریف اور اس کے قرب وجوار علاقے میں بچشم سر محسوس کی جارہی ہیں۔ شاید اسی جذبۂ فراواں اور ولولہ وترنگ کے مد نظر آپ نے پیرا ماہم شریف میں ایک دینی قلعہ بنام الجامعہ الحشمتیہ قائم فرمایا تا کہ مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کو جوان کے والد گرامی حضور شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کا عظیم مشن تھا، عام وتام کرسکیں۔ یقیناً حضرت معصوم ملت علیہ الرحمہ علم وعمل کے پیکر، حسن اخلاق میں اسلاف کی یادگار، حلم وبردباری کے حامل، غیر معمولی فقاہت وذہانت کے امین،

علوم شیر بیشۂ سنت کے وارث، حد درجہ متقی و پرہیز گار، برملا کلمہ حق و صداقت بلند کرنے والے، احقاق حق میں لامہ لایم کی پرواہ نہ کرنے والے، معاملات سنجی میں درک کامل رکھنے والے، شہر پیلی بھیت شریف کے عظیم منصب افتاء و قضا پر متمکن، الجامعہ الحشمتیہ پپراماہم شریف کے صدر الصدور تھے۔

آپ گفتار و رفتار کردار و اطوار میں اپنے والد ماجد شیر بیشۂ سُنت کا عکس جمیل اور ضیائے لطیف تھے۔ اللہ پاک بطفیل نبیٔ پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت کی مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں سکونت عطا فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان اہل خانہ و مریدین و محبین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

میں ان مصیبت و غم کے لمحات میں انکے اہل خانہ کے ساتھ برابر کا شریک و سہیم ہوں ۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی
عرش پر دھومیں مچیں کہ مومن صالح ملا

شریکان غم:

صبغۃ اللہ حشمتی

و ماسٹر اختر حسین خان مشاہدی

استاذ جامعہ اہل سنت اشرفیہ مظہر العلوم

دھانے پور گونڈہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

موت ایک ایسی ناقابل انکار حقیقت ہے جس کا سامنا ہر کسی کو وقت مقررہ پر کرنا ہے، دنیا کی تمام تدابیر اور حکما، اطباء اور ڈاکٹروں کی تمام کدو کاوشیں اس کے سامنے ہیچ ہوتی ہیں۔ فرمان الٰہی:

”وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝“

کے مطابق ہر ایک کو موت کی آغوش میں بلا تقدیم وتاخیر جانا ہے۔ لیکن مؤمن کی موت بھی مؤمن کے حق میں تحفہ ہوتی ہے کیوں کہ وہ ایمان والے کے حق میں سعادت ابدی، حیات سرمدی اور خیر دائمی کا باعث ہوتی ہے۔

۱۰ر رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ کو یہ دل دہلانے والی خبر موصول ہوئی کہ خانوادہ مظہر اعلیٰ حضرت کے چشم و چراغ، جگر گوشہ شیر بیشۂ اہل سنت، مرشد اجل، پیر کامل، شیخ طریقت، رہبر راہ شریعت، مفتیٔ اعظم پیلی بھیت، حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا دار فانی کو الوداع کہنا علمی وروحانی دنیا کے لیے بڑا خسارہ ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی مسلک حق، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت، دین وسنت کی خدمت اور خلق خدا کی اعانت میں گزاری۔ ملک وبیرون ملک میں آپ کی دینی، علمی اور روحانی خدمات پھیلی ہوئی ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ کو تصلب فی الدین پر تاحین حیات قائم رکھا اور آپ نے ہر ایک کو یہی درس دیا ؎

مسلک اعلیحضرت پہ قائم رہو

زندگی دی گئی ہے اسی کیلئے

الحمدللہ رب العالمین کچھ وقت آپ کی صحبت بافیض سے برکت حاصل کرنے کا موقع ملا۔آپ کی ملاقات کے بعد یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ آپ پیکر صدق وصفا،جامع زہد و ورع اورتقویٰ وطہارت کے اعلیٰ مرتبہ پرفائز تھے۔اورآپ کی علمی یادگارالجامعۃ الحشمتیہ (پپراماہم ضلع گونڈہ)میں بھی حاضری میسر ہوئی۔جہاں طالبان علوم نبویہ کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عشق مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جام بھی پلایا جاتا ہے۔

ہمارے اطراف واکناف(گونڈہ،بلرام پور وغیرہ)میں آپ اور سلسلۂ حشمتیہ کے دیگر بزرگان دین نے کافی جدوجہد سے دینی خدمات انجام دی ہیں،اورگم گشتان راہ کوراہ حق کی شناخت عطا کی ہے۔

رب قدیروجلیل کی بارگاہِ اقدس میں دعا گوہوں کہ جملہ شہزادگان،خانوادے کے تمام برادران اورتمام وابستگان کوصبرجمیل عطافرمائے۔اورحضرت کے درجات کو بلندفرمائے اوران کے فیوض وبرکات سے ہم سب کومالامال فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

محمد کہف الوری قادری مصباحی

استاذ:جامعہ امام احمدرضا

رتنا گیری مہاراشٹر۔

دار العلوم اہل سنت فیضان شیر رضا ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کا جانا اداسی دے گیا

تعزیت نامہ

موت العالم موت العالم

الحاج قاری محمد شرف الدین حشمتی صاحب کے ذریعے ایک انتہائی المناک وغم اندوہ اطلاع موصول ہوئی کہ ملک ہندوستان کے قابل قدر عالم دین، شاہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، قاطع صلح کلیت، دیو بندیت دوز، وہابیت سوز، حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پیلی بھیت شریف محمد معصوم الرضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان بروز دوشنبہ ۱۰ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲ جنوری ۲۰۲۴ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی رحلت کی خبر سن کر بڑا صدمہ ہوا۔ حضور معصوم ملت کی علمی، دینی، دعوتی و تبلیغی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ آپ کی خدمات سے ایک خطہ بالخصوص سعد اللہ نگر کا خوب سرشار ہے اور تحفظ سنیت کے میدان میں آپ عوام وخواص کی نگاہوں کے محور تھے۔ ابھی آپ کو تعلیمات مسلک اعلیٰ حضرت کی فروغ واشاعت کے لئے کافی کام کرنا تھا، مگر رب قدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ وقت اجل آ پہنچا اور آپ دار فانی سے دار جاودانی کی جانب رحلت فرما گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور شہزادگان معصوم ملت کو صبر جمیل عطا کرے اور ساتھ ہی ساتھ حضرت کے متوسلین ومریدین کو صبر کی تلقین عطا فرمائے امین ثم امین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم۔

شریک غم: محمد رفیع اللہ خان رضوی حشمتی المصباحی

بانی ومہتمم دار العلوم اہل سنت فیضان شیر رضا وسئی ممبئی

ایک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی

موت العالم موت العالم

آج مورخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر (دوشنبہ) صبح تقریباً ۱۰؍بجے تمام سوشل میڈیائی ذرایع اور جدید مواصلاتی وسائل سے یہ جاں کاہ اور ہوش ربا خبر اہل سنت و جماعت پر عموماً اور وابستگان خانوادۂ شیر سنت پر خصوصاً بجلی بن کر گری کہ سلسلۂ حشمتیہ رضویہ کے فرد فرید گلستان مظہر اعلیٰ حضرت کے گل سر سبد شہزادۂ حضور شیر سنت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند معصوم ملت حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف وسربراہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم گونڈہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم وابستگان خانوادۂ حشمتیہ رضویہ کے لیے یہ خبر اس قدر ناگہانی اور ہوش ربا تھی کہ کچھ دیر تک سمجھ میں نہ آتا تھا کہ یہ کیا ہوا، حواس باختہ، سراسیمہ، ہکا بکا، دو چار احباب سے رابطہ کیا مگر مشیت الٰہی پوری ہو کر رہی۔ بالآخر یہ یقین کرنا پڑھا کہ اس مسیحا نفس نے بھی اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی جو زندگی بھر حضور نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے بھولے بھالے عوام کو انسان نما بدعقیدہ بھیڑیوں کے شب خون سے بچاتا رہا جس نے شاتمان خدا اور سول اور گستاخان انبیاء واولیاء کو منہ توڑ جواب دیا جس نے ہر پلیٹ فارم سے معتقدات اہل سنت و جماعت ومسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھرپور ترجمانی کی اور حضور شیر سنت علیہ رحمۃ والرضوان کے شہزادہ ہونے کا پورا پورا حق ادا کیا، سچ مچ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے حامی بڑے شیدائی اور بے باک نقیب وترجمان تھے۔

حضرت کا سانحہ ارتحال اہل سنت و جماعت کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ اب ان کے بعد ان جیسا کوئی دور دور تک نظر نہیں آتا، جو جاتا ہے اس کا بدل ملنا بڑا مشکل معلوم ہوتا ہے، دکھ کی اس گھڑی میں حضرت کے اہل خانہ ان کے مریدین متوسلین اور اہل تعلق کہ ساتھ غم میں برابر کا شریک ہوں اور ان سب حضرات سے حدیث رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی روشنی میں پرغم دیدہ بنم تعزیت کرتا ہوں **للہ ما اخذ ولہ ما أعطی و کل شیء عندہ باجل مسمی۔**

بارِ الٰہ! تیری ضرورت مند مخلوق کا خادم، انسانوں کا مسیحا، درد کے ماروں کا درماں، تیرے اور تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا مخلص داعی، بے راہ لوگوں کو زادعقبہ فراہم کرنے والا، مسلک اعلی حضرت کا سچا پاسبان، اپنی تمام تر متاع حیات خدمات دینیہ جلیلہ عظیمہ کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہے۔ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ان کی تمام دینی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کو اپنے عفو و کرم اور دامن رحمت سے ڈھانپ لے، ان کو شہداء و صدیقین کا درجہ عطا فرما، ان کے مرقد کو انوار رحمت سے مامور فرما، اور ان کے جملہ پسماندگان متعلقین و محبین و مریدین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم۔ اے خدا کے مقبول بندے الوداع! اے شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت الوداع! اے دین کے عظیم داعی و مبلغ الوداع! اے شاہکار علم وعمل الوداع!

سوگوار ریاض حیدر حنفی مشاہدی

استاد و مفتی الجامعۃ الغوثیہ

عربی کالج اترولہ بلرام پور

اہلسنت وجماعت کی علمی وعملی شخصیت

اناللہ وانا الیہ راجعون

آج ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء کی صبح بذریعہ فون یہ افسوس ناک اطلاع موصول ہوئی کہ اہلسنت والجماعت کی علمی وعملی شخصیت شہزادہ شیر بیشۂ سنت زینتِ خانوادۂ مظہر اعلیحضرت شیخِ طریقت محافظ مسلک اعلیحضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی پیلی بھیت شریف کا وصال پُر ملال ہوگیا۔ یقیناً آپ کی رحلت سے جملہ اہلسنت والجماعت غمگین ہیں، آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام و سنیت کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی ۔غلبۂ سنیت کی خاطر آپ نے بڑی جدو جہد و سعیٔ پیہم کی، جس کی بہاریں آج بھی ہمارے علاقے میں نظر آرہی ہیں ۔اللہ پاک جل مجدہٗ الکریم اپنے فضل وکرم سے ورسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل حضرت والا کی مغفرت فرمائے۔اورانکواپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔آمین۔

اس دکھ بھرے وقت میں ہم انکے جملہ پسماندگان سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم سب کو صبر جمیل کی توفیق اوراس پراجرِ جزیل عطافرمائے۔آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

شریک غم: محمد مسیح الدین حشمتی

صدر شعبہ افتاء وشیخ الحدیث

الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج

اترولہ ضلع بلرام پور

تعزیت نامہ

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

موت العالم موت العالم

آج مؤرخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر صبح تقریباً ۱۰؍بجے ربط واتصال کے مختلف ذرائع سے یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ بقیہ السلف شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند معصوم ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد معصوم رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال پر ملال ہوگیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم وابستگان خانوادۂ حشمتیہ رضویہ کے لیے یہ خبر اس قدر ہوشربا تھی کہ تھوڑی دیر کے لئے سمجھ ہی میں نہ آتا تھا یہ کیا ہوا۔ مگر آخر کار یقین کرنا پڑا کہ مشیت الٰہی پوری ہوکر رہی اور اس مسیحا نفس نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا جو تا حیات دین ومسلک کی مخلصانہ خدمات انجام دیتے رہے جن کی تگ ودو سے بے شمار لوگوں کے ایمان وعقیدہ کو بدعقیدوں کی ریشہ دوانیوں سے تحفظ ملا۔

خاص کر سعد اللہ نگر پیرا ماہم کے علاقے پر حضرت کا خصوصی کرم ہوا کہ وہاں کے بھولے بھالے عوام شاتمان خدا ورسول اور گستاخان انبیاء واولیاء سے دور ونفور ہیں۔ حضور معصوم ملت سچے معنوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کے پکے حامی بڑے شیدائی اور بے باک نقیب وترجمان تھے۔ حضرت کا وصال اہل سنت وجماعت کا عظیم خسارہ ہے اب ان کے بعد ان کے جیسا کوئی دور دور تک نظر نہیں آتا ہم مدرسہ الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ بلرام پور کے

جملہ اساتذۂ کرام طلبہ عظام اور منتظمین کی طرف سے حضور شہزادۂ شیر سنت حضرت علامہ محمد معصوم رضا خان صاحب رحمہ اللہ کے سانحہ ارتحال پر خانوادۂ حشمتیہ رضویہ حضرت کے اہل خانہ ان کے متعلقین و مریدین سے پرغم تعزیت کرتے ہیں۔اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ للہ ما اخذہ ولہ ما اعطاہ و کل شیء عندہ باجل مسمی

اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل حضرت مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی تمام دینی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اپنے عفو و کرم اور دامن رحمت سے ڈھانپ لے ،ان کے مرقد کو انوار رحمت سے مامور فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان متعلقین و محبین و مریدین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

سوگوار:

بیت اللہ مشاہدی

صدر المدرسین الجامعۃ الغوثیہ

عربی کالج اترولہ بلرام پور

جماعت اہل سنت کا عظیم خسارہ

شہزادۂ شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ معصوم رضا خان صاحب حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان کے سانحۂ ارتحال کی خبر سن کر نہایت افسوس ہوا۔

حضرت کی ذات اہل سنت کے عوام وخواص میں اسلاف کی پرتو تھی۔ لاکھوں وابستگان ان سے فیض یاب ہوتے تھے۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک مبلغ اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ کی رحلت سے حلقے میں ایک خلاسی محسوس ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ان کے علمی، روحانی اور نسبی جانشین کو ان کے مشن پر قائم رکھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔

شریک غم
فیاض احمد برکاتی مصباحی
خادم التدریس جامعہ اہلسنت نور العلوم عتیقیہ
مہراج گنج بازار ترائی ضلع بلرامپور

موت العالم موت العالم

۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء کی صبح کو یہ جاں کاہ خبر موصول ہوئی کہ فخر الفقہا، خلیفۂ حضور مفتی اعظم، شہزادۂ حضور شیر سنت، تلمیذ حضور حافظ ملت، شیخ طریقت، حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی نور اللہ مرقدہٗ (مفتیٔ اعظم شہر پیلی بھیت شریف و سربراہ اعلی الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر، پیرا ماہم، گونڈہ) اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی ذات ستودہ صفات گوناگوں خوبیوں کی حامل تھی۔ آپ ایک متصلب مذہبی رہنما، تجربہ کار مفتی اور مقبول مرشد تھے۔ جب میں ۲۰۰۹ء میں مرکزی درس گاہ جامعہ علی حسن اہل سنّت اترولہ، بلرام پور سے وابستہ ہوا تو آپ کے ذکر جمیل سے آشنا ہوا۔ آپ کی اصاغر نوازی، غربا پروری، حسن اخلاق اور خدمت خلق کا ایک زمانہ قائل ہے۔ آپ کی ذات اپنوں کے لیے ریشم کی طرح نرم اور غیروں کے لیے برق تپاں تھی۔ آپ بارگاہِ حضور شیر سنت کی تابندہ کرامت اور بزم حضور حافظ ملت کے روشن چراغ تھے المختصر یہ کہ ہر پہلوے حیات بہت تابناک ہے۔ دعا گو ہوں رب رؤف و رحیم حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کو سرکار غوث و خواجہ و رضا علیہم الرحمہ کے طفیل جوار اقدس میں جگہ عنایت فرمائے اور جملہ شہزادگان خانوادہ حشمتیہ و وابستگان سلسلہ کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔

آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم۔

شریک غم:

محمد محبوب عالم جامعی اشرفی

صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ علی حسن اہل سنّت اترولہ بلرام پور، یوپی

دار العلوم اہل سنت غوثیہ صدیقیہ

نمبر نو لکشمی بھائی نگر مروٹیہ بھنان ضلع بستی یوپی

۹۲/۷۸۶

موت العالم موت العالم

شہزادے حضور شیر بیشہ اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر سے بہت افسوس ہوا دار العلوم اہل سنت غوثیہ صدیقیہ بھنان کے اساتذہ طلبہ واراکین و منتظمین شریک غم واندوہ ہیں ہم سب دعا گو ہیں کہ مولا تعالیٰ اپنے حبیب کے تصدق آپ علیہ رحمہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہم عقیدت مندوں کو آپ کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

محمد رضا خان علیمی

صدر المدرسین ادارہ ہذا

۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء

الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ گانجہ کھیت ناگپور مہاراشٹر

تعزیت نامہ

شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معصوم رضا خان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال اہل سنت کا بڑا خسارہ ہے۔ حضرت موصوف نے درس وتدریس وعظ وتبلیغ کے ذریعے اپنی زندگی میں اہل سنت وجماعت کے فروغ وارتقا کی کامیاب کوششیں کیں۔ جنہیں ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔

اللہ کریم موصوف کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اوران کی جملہ مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اوران کے شہزادگان کو ان کی وراثتوں کا سچا امین بنائے۔

شریک غم

مجتبیٰ شریف خان اشہری مصباحی

مہتمم الجامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور

۱۱؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳؍جنوری ۲۰۲۴ء

بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

غیظ المنافقین، امام المناظرین، شیر بیشۂ اہل سنت، مظہر اعلیٰ حضرت سیدی الشاہ ابوالفتح علامہ مفتی حشمت علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان لکھنوی ثم پیلی بھیتی کی پوری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل سے عبارت تھی۔ امام اہل سنت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، سیدی سرکار اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے جو درس دیا تھا کہ:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد! میں دنیا سے مسلمان گیا

اسی کو عام کرتے رہے اور اپنی مسحور کن اور بارعب آواز میں اعلان کرتے رہے کہ:

پیارے حبیب کو پکار، پیارے نبی کا نام لے
دامن مصطفیٰ میں آ، پائے رسول تھام لے

احقاق حق اور تحفظ ناموس رسالت کا وہ مبارک سلسلہ آپ کے بعد بھی آپ کے فخر زمان، لائق فرزندان سے جاری ہے اور ان شاء اللہ الرحمن آئندہ بھی جاری وساری رہے گا۔ کیوں کہ آپ کے پوتوں میں بھی ایک سے ایک ہیرے جواہر ہیں، جو اپنے باپ دادا کی امانتوں کے سچے اور اچھے پاسبان وامین ہو سکتے ہیں۔ بلکہ کئی ایک ہیں بھی، اور امید کہ پر پوتے بھی اسی ڈگر پر رہیں گے۔ قادر مطلق کی بارگاہ عظمت وکبریائی سے امید کامل ہے کہ تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عظیم تحریک خانوادۂ حشمتیہ میں نسلاً بعد نسل صبح قیامت تک قائم ودائم رکھے۔

پروردگار عالم نے حضور شیر بیشۂ اہل سنت کو شیر ببر کے مانند سات سپوتوں سے نوازا تھا، جن کے اسمائے گرامی بالترتیب درج ذیل ہیں:

حضرت علامہ مفتی محمد مشاہد رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ مفتی احمد مشہود رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ۔

حضرت حافظ محمد عسکری رضا خان علیہ الرحمہ۔

حضرت محمد اسرائیل رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ مفتی محمد ادریس رضا خان حشمتی دام ظلہ العالی۔

حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ مفتی محمد ناصر رضا خان حشمتی دام ظلہ العالی۔

ثالث الذکر کا بعمر تیس سال کڑیل جوانی میں اور رابع الذکر کا بعہد طفلی آغوش مادر میں انتقال پر ملال ہو گیا تھا۔

باقی پانچ نفوس قدسیہ میں سے آپ کے خلف اکبر حضور مشاہد ملت علیہ الرحمہ کا وصال ۱۹۹۹ء میں ہوا۔

ان کے بعد خلف دوم حضور مشہود ملت علیہ الرحمہ کا وصال ۲۰۱۵ء میں ہوا۔

خلف پنجم حشمتی شمشیر، فاتح کشمیر حضرت علامہ مفتی محمد ادریس رضا دامت برکاتہم اور خلف اصغر حضرت علامہ مفتی محمد ناصر رضا دامت برکاتہم بقید حیات ہیں۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور شیر بیشۂ اہل سنت کی ان یادگاروں کا سایۂ فضل و کرم صحت و سلامتی کے ساتھ تا دیر اہل سنت کے سروں پر قائم رکھے۔

اور آج یہ لکھتے ہوئے قلم سخت اذیت کا شکار ہے آہ! صد آہ! مورخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ مبارکہ خانوادۂ حشمتیہ، اس کے منتسبین اور

برادران اہل سنت کے لئے یہ خبر جانکاہ سوہان روح بن کر گونجی کہ بوقت نو بجے صبح ،شہزادۂ والا تبار، حضور شیر بیشۂ اہل سنت کے خلف ششم ،علمبر دار عشق رسالت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت ، خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ، پیر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی کا بھی وصال ہو گیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون، وإنَّ لِلّٰہِ مَا أَخَذ ولَہُ ما أَعطَی،

وكلُّ شَيءٍ عِندہ بِأَجَل مُسمًّی۔

خدائے غافر وقدیر کی بارگاہ بے نیاز میں نیاز مندانہ عرض ہے کہ حضرت کی بے حساب مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی خدمات دینیہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔غم واندوہ کے ان المناک اور صبر آزما لمحات میں راقم الحروف مخدومۂ گرامی آپ کی اہلیہ محترمہ،آپ کے فرزندان مولانا مفتی محمد فرزان رضا، مولانا مفتی محمد مہران رضا، مولانا مفتی محمد فاران رضا، قاری محمد فرمان رضا، آپ کی دختر نیک اختر اور آپ کے دیگر اہل وعیال نیز قرابت دار ورشتہ دار بشمول تلامذہ وخلفا، مریدین ومتوسلین اور جملہ متعلقین کو تعزیت پیش کرتا ہے، مولا تبارک وتعالیٰ سب کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل مرحمت فرمائے اور آپ کے فرزندوں کی حفاظت وصیانت فرمائے اور انہیں صحیح معنوں میں آپ کا سچا وارث اور جانشین بنائے۔آمین یارب العالمین!

حضرت علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت کے طور پر آپ کی حیات وخدمات پر مشتمل چند سطریں موقع محل کی مناسبت سے نذر قارئین کرام ہیں، ملاحظہ فرمائیں!

حضرت کی زندگی علم وعمل، زہد وتقوی اور جہد واخلاص کا مرقع تھی،آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۹۵۱ء میں ہوئی۔سن ہجری کے اعتبار سے ”محمد معصوم الرضا“ تاریخی نام رکھا گیا۔ بتاریخ ۲۰ رصفر ۱۳۷۴ھ والد ماجد کی زبان فیض ترجمان سے رسم بسم اللہ

خوانی کی ادائیگی ہوئی۔ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی، آپ کے ابتدائی استاذ حضرت حافظ محمد عمران صاحب رضوی علیہ الرحمہ ہیں، ابھی ابتدائی تعلیم کے مراحل اور بچپن کا زمانہ تھا کہ والد ماجد کا سایہ عاطفت اٹھ گیا، اس وقت آپ کی عمر نو سال تین ماہ اٹھائیس روز تھی، چنانچہ یتیمی کے کربناک چادر تلے پروان چڑھے۔

آپ کی کفالت حضور مشاہد ملت علیہ الرحمہ نے فرمائی، جنہیں اہل خانوادہ اور جملہ وابستگان ''بڑے بھیا'' کے محبتانہ اور تعظیمانہ لقب سے یاد کرتے ہیں، بڑے بھیا حضور مشاہد ملت نے آپ کی تعلیم وتربیت کے لئے اپنے بہنوئی حضرت مولانا ملک نیاز احمد صاحب کا انتخاب فرمایا، جن کے زیر سرپرستی کانپور میں آپ زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے رہے۔ادھر خود پیلی بھیت شریف میں دار العلوم حشمت الرضا کے نام سے ایک شاندار ادارے کی داغ بیل ڈالی گئی، جس کے بعد آپ کانپور سے اپنے گھر واپس آگئے، اور اپنے ہی ادارے میں پڑھنے لگے، یہاں کافیہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۱ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں داخلہ لیا، وہاں دو سال اکتساب علم کے بعد مرکز اہل سنت بریلی شریف میں واقع ادارہ، یادگار امام اہل سنت ''دار العلوم منظر اسلام'' گئے اور وہیں سے آپ کی فراغت ہوئی ۔فراغت کے بعد ۱۹۸۰ء میں دار العلوم فخر العلوم واقع شہر بلرام پور یوپی میں تقرری ہوئی، مگر خانوادہ کے محبین ومتوسلین کی شدید خواہش پر چند مہینوں میں ہی وہاں سے دار العلوم انوار الرضا گوراچوکی گونڈہ تشریف لے آئے۔یہاں چار سال آپ نے علم دین کے گوہر لٹائے اور دین متین کی خدمات انجام دیں۔

بالآخر کشور حشمتیہ کے محبین ومخلصین ۱۹۸۵ء آپ کو پیراماہم ضلع گونڈہ یوپی میں واقع مشہور ادارہ ''الجامعۃ الحشمتیہ نور العلوم'' میں لے آئے اور اس کی مکمل باگ ڈور آپ کے حوالے کردی، پھر کیا کہنے! زمانے کی آنکھوں نے دیکھا کہ پیراماہم کی سرزمین سے آب زلال کا ایسا

چشمۂ صافی جاری ہوا جس کی بوند بوند سے عشق و وفا کی تازگی ملنے لگی، جس کی شفافیت سے دلوں کی آلائشیں تار تار ہونے لگیں، اور جس سے سرشار ہونے والے مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جام محبت کے ایسے مست ہوتے کہ ان کے وجود سے عشق رسالت کا اظہار ہوتا اور بدعقیدگی ان سے منہ چراتی۔

الجامعۃ الحشمتیہ پیرا ماہم آ کر آپ یہیں کے ہو کر رہ گئے، یہی ادارہ آپ کی گونا گوں خدمات اور مشاغل کا مرکز بنا، بلکہ تاریخی جھروکے سے جھانک کر دیکھا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ ملک ہندوستان کے طول وعرض میں حضور شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ کے متعدد مفتوحہ علاقوں میں سے گونڈہ ضلع ایک اہم سرزمین ہے، اور حضرت معصوم رضا بھیا اس کے والی اور گورنر کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنی حیات مستعار کا تقریباً چالیس سالہ طویل عرصہ اس علاقے کی نذر کر دیا۔ اس دوران آپ نے علمی، فکری اور عملی ہر جہت سے علاقے کے سنی مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی، اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کے لئے شبانہ روز کوششیں کیں اور اس راہ میں اخلاص کے ساتھ رواں دواں رہے۔ مصلحت پسندی، حالات سے سمجھوتہ اور حق کے سلسلے میں اپنے پرائے کا فرق، نیز اس طرح کے دوسرے امور آپ خاطر میں نہ لاتے تھے، بلکہ ہر موڑ پر آپ بے باک اور بے لوث ہو کر ماحول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر معاملات کو کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کرتے، اور کیوں نہ ہو کہ مناظرانہ تیور اور شیر دلی کا مظاہرہ فرزندان حضور شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمہ کا موروثی وصف ہے، جس کی جھلک آپ کی ذات میں بھی نمایاں طور پر دکھتی تھی۔

آپکے اولین تذکرہ نگار حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی صاحب، ہمدرد یونیورسٹی دہلی نے بہت پہلے لکھا تھا:

”مولانا معصوم الرضا اپنے تمام بھائیوں کی طرح، والد ماجد کی طرح فروغ سنیت میں

سرگرم عمل ہیں، دائرہ شریعت میں رہ کر زندگی کا ہر لمحہ گذر بسر کرنے کے عادی ہیں، مصلحت پسندی کے قطعی مخالف ہیں“۔

آپ کی اساسی خدمات درس وتدریس، اصلاح وارشاد، وعظ وخطاب اور افتا پر مشتمل تھیں، آپ کے محبین ومریدین کا ایک بڑا حلقہ ہے، جس میں آپ مؤثر تھے، جو آپ پر جان چھڑکنے کو تیار رہتے تھے۔ایک کامیاب پیر طریقت کی حیثیت سے آپ کو مضبوط عوامی گرفت حاصل تھی، جس کی بنا پر اصلاح وارشاد کا عمل اکثر بار آور ہوا کرتا تھا۔آپ کے تعلق سے سلسلہ حشمتیہ کے ”کوہ نور“ حضرت علامہ مفتی مسیح الدین حشمتی شیخ الحدیث الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ بلرامپور کا یہ بیان روزنامہ راشٹریہ سہارا اردو ایڈیشن گورکھپور مطبوعہ ۲۳؍جنوری ۲۰۲۴ء میں کوٹ کیا گیا ہے:

”آپ نے اپنی پوری زندگی اسلام وسنیت کی خدمت کے لئے وقف کردی تھی، اسلام وسنیت کے لئے انہوں نے بڑی جدوجہد کی، جس کی بہاریں آج بھی ہمارے علاقے میں نظر آ رہی ہیں“۔

اور اسی اخباری رپورٹ میں خلیفہ شیخ الاسلام، حضرت مولانا غلام احمد ربانی برکاتی صاحب سعد اللہ نگر کا یہ بیان بھی درج ہے:

”......موصوف تبلیغ ودعوت، اسلام وسنیت کی نشر واشاعت میں بالکل اپنے والد ماجد شیر بیشہ اہل سنت کے عکس جمیل تھے، آپ **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** کے حسین پیکر تھے......آپ کی ذات سے خلق خدا کی ایک بڑی تعداد طلب بیعت وارادت اور اکتساب رشد و ہدایت کے لئے وابستہ تھی، موصوف کے اندر دینی ملی مذہبی مسلکی قیادت و نمائندگی کا عنصر بھی بدرجہ اتم پایا جاتا تھا، جس کے ذریعے لوگوں کے دینی ملی شرعی مسائل کا حل فرما کر ان کی عائلی معاشرتی زندگی خوشگوار بنا دیا کرتے تھے“۔

حضرت کا وصال آپ کے آبائی وطن پیلی بھیت شریف میں ہوا وہاں سے آپ کو پپرا ماہم ضلع گونڈہ لایا گیا، وصال کے تیسرے دن مورخہ ۱۲/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۴/جنوری ۲۰۲۴ء روز چہارشنبہ بوقت ساڑھے تین بجے دن سعد اللہ نگر میں واقع اے جی کالج کے قریب ایک وسیع وعریض میدان میں نماز ادا کی گئی۔

جنازے کی نماز آپ کے چھوٹے بھائی حضرت علامہ مفتی ناصر رضا بھیا دام ظلہ العالی نے پڑھائی، بحمدہ تعالیٰ میں بھی جنازے میں شریک سعادت تھا، ازدحام کثیر تھا، میدان اور اس کے آس پاس کی جگہیں بھری ہوئی تھیں، جنازے میں ہر طبقے کے عوام وخواص شریک تھے، پولیس اور انتظامیہ کی بڑی تعداد تھی، ڈرون کیمرے سے نگرانی بھی کی جارہی تھی، نماز جنازہ کے بعد الجامعۃ الحشمتیہ پپراماہم کے سامنے ایک قبائلی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ جو سرزمین آپ کی آخری جولان گاہ تھی، اسی کی مٹی آپ کی آخری آرام گاہ بھی بن گئی، گویا کہ:

”پہنچی وھیں پہ خاک، جہاں کا خمیر تھا“

پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ:

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

مصادر و مراجع

مولانا حشمت علی لکھنوی: ایک تحقیقی مطالعہ
مؤلفہ:
حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم مصباحی
ہمدرد یونیورسٹی دہلی

أسد أهل السنة، رائد الملة البيضاء العلامة الداعية محمد حشمت علی خان اللکنوی حیاته وأعماله ومناظراته

مؤلفہ: حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی،

استاذ علوم اسلامیہ بلغار اسلامک

اکادمی بلغار جمہوریہ تتارستان روس۔

العلامة المجدد الفقیه المحدث الإمام أحمد رضا خان الحنفی الماتریدی حیاته وخدماته

مؤلفہ: حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد خان بغدادی،

استاذ علوم اسلامیہ بلغار اسلامک اکادمی بلغار جمہوریہ تتارستان روس۔

شریک غم:

محمد طیب علیمی

دار العلوم علیمیہ جمداشاہی

بستی یوپی انڈیا

۱۳؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ

مطابق ۲۵؍جنوری ۲۰۲۴ء

مسلک اعلیٰ حضرت کا ایک اور سچا ترجمان
دنیا کو الوداع کہا

جب کسی عالم ربانی کی وفات کی خبر سننے کو ملتی ہے تو حساس انسان پر سکتے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آج ہم کسی قریبی عزیز یا سرپرست کی شفقتوں اور عنایتوں سے محروم ہو گئے ہیں، چلچلاتی ہوئی دھوپ میں بادلوں کا سایہ ہم سے دور ہو گیا، زمین قدموں کے نیچے سے سرک گئی، بہاریں ہم سے روٹھ گئیں ہیں اور دل میں خیال ابھرتا ہے کہ اب روحانی توانائی کہاں سے حاصل کریں گے، سینہ حزن وملال سے تنگ ہو جاتا ہے، آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں کہ یوں سمجھیں کہ ان کے چلے جانے کے بعد دنیا ویران نظر آتی ہے۔

مگر جب ان کے شاگردوں، ہمعصروں، مریدین، محبین، متوسلین، اور اعزہ و اقرباء کی دعائیں تقریراً و تحریراً دیکھنے اور سننے کو ملتی ہیں تو دل کہتا ہے حقیقی زندگی وہی گزار کر دنیا سے رخصت ہوئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اہل دنیا کو سنا گئے اور اپنے رب کے فضل اور اعمال صالحہ کے ذریعے دنیا کی نیک نامی اور آخرت کی کامیابیوں کو سمیٹ گئے۔

انہیں ستودہ صفات شخصیتوں میں سے ایک شخصیت شہزادہ شیر بیشہ اہل سنت پیر طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی نور اللہ مرقدہ بانی وسربراہ الجامعۃ الحشمتیہ، پیرا ماہم گونڈہ کی ہے جو حال ہی میں ہمارے درمیان سے ہمیں روتا بلکتا چھوڑ کر رخصت ہو گئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب علیہ السلام کے صدقے و طفیل ان کی قبر

پر رحمت وانوار کی بارش برسائے!

آپ کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے پوری دنیا بالخصوص ارباب علم ودانش کو اس بات کا اعتراف ہے کہ مسلک اعلی حضرت کی ترویج واشاعت میں جو آپ کی مساعی جمیلہ رہیں وہ قرطاس زر پر رقم کرنے کے لائق ہیں۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ پروردگار عالم حضرت کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور ان کے اہل خانہ، مریدین، متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہمیں نعم البدل عطا فرمائے۔

ازقلم: کمیل اشرف علیمی
دارالعلوم اہل سنت تدریس الاسلام
بسڈیلہ ضلع سنت کبیر نگر یوپی

تعزیت نامہ

ایک چراغ سنیت جو بجھ گیا

موتُ العَالِم موتُ العَالَم

شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت برادر حضور مشاہد ملت مفتی اعظم پیلی بھیت شریف حضرت علامہ مفتی معصوم الرضا خاں صاحب قبلہ حشمتی کا اس طرح دار فانی سے کوچ کر جانا، انکے عقیدت مندوں، مریدوں چاہنے والوں اور محبان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور عاشقان اعلی حضرت کے لئے ایک جانکاہ اور انتہائی اندوہناک سانحہ ہے۔ جو حد اظہار سے باہر ہے۔ **کل نفس ذائقة الموت** بے شک موت برحق ہے اور ہر نفس کو آنی ہے۔ مگر ایک **عَالِمِ دِین** کی موت **موتِ عالَم** گردانی جاتی ہے۔ انکی جگہ کوئی پر نہیں کر سکتا۔

”ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے“

”مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ“

آپکی رحلت کی خبر ۱۰؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍ جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر کے دن ملتے ہی پوری دنیائے اہلسنت میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی۔ ہر ایک سنی صحیح العقیدہ جن کے وجود سے حضرت شیر بیشۂ اہلسنت کی جدائی کی تسکین ملتی رہی وہ ہم سے رخصت ہو چلے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یقین کیسے کرتے حضور شیر بیشۂ اہلسنت کے وہ چشم چراغ ہیں جنہوں نے مسلک کی خدمات میں عمر گزاری ایسی عظیم شخصیت کہ جو رد صلح کلیت اور تصلب فی الدین بن کر اپنے مرکز پیلی بھیت پر شیر بن کر ڈٹے رہے اور اپنوں کے ساتھ اس قدر نرمی ومحبت کا انداز کہ ہر کوئی آپ سے مرعوب ہو جاتا۔ بڑے سے بڑا مخالف بھی آپکے اس وصف

جودوسخا کا اعتراف کرتا نظر آئیگا۔محتاجوں کی حاجت روائی، پریشان حالوں کی دستگیری، مریدوں کی خوشی میں اپنائیت سے شریک ہونا۔ ہرانداز آپکا نرالا پایا۔آپ سے ملاقات کم رہی مگر ایسا لگتا تھا کہ دل میں پہلے سے موجود رہے ہوں۔میں ہمیشہ سے آپکا معتقدرہا ہوں اوردعا کرتا ہوں اورکرتا رہونگا کہ اللہ رب العزت اپنے محبوب پاک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وٗ توسل سے آپ کی دینی مسلکی مذہبی اعتقادی جملہ خدمات کوقبول فرمائے ، جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اوران کے جملہ لواحقین خاص طور پر ان کی اولاد کوصبر جمیل اوراجر جزیل عطا فرمائے آمین آمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

شریک غم:

مولانا اعجاز القمر علیمی

بانی وناظم اعلیٰ:

دارالعلوم قادریہ غریب نواز

قریش نگر کرلا ایسٹ ممبئی

۹۲/۷۸۶

آپ اسلاف کرام کے عکس اور اخلاف کے لئے نمونہ تھے

شہزادہ شیر بیشہ اہلسنّت، وقار خانوادۂ مظہر اعلیٰ حضرت پیر طریقت حضرت مولانا مفتی الشاہ معصوم رضا خان صاحب حشمتی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال اہلسنّت و جماعت کے لیے عظیم خسارہ ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دنیا فانی ہے دنیا میں جو آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جو ہزاروں پر بھاری ہوتی ہیں اور ان کی موت عالَم کی موت ہے۔ انہیں شخصیات میں ایک ذات حضور مفتیٔ اعظم پیلی بھیتی علیہ الرحمہ کی بھی تھی۔ آپ اسلاف کرام کے عکس اور اخلاف کے لئے نمونہ تھے، آپ اپنی ذات میں انجمن تھے اور شریعت وسنت کے مکمل پابند تھے۔ آپ کے حلقۂ اثر میں آپ کا کوئی مماثل نہیں تھا۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پاٹنا انتہائی مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کا بدل پیدا فرمائے اور آپ کے چھوڑے ہوئے مشن پر کام ہوتا رہے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد نور الہدیٰ خان رضوی مصباحی
خادم دار الافتاء والقضاء امام احمد رضا جامع مسجد سیتامڑھی
وخادم انتظام وخطاب امام احمد رضا جامع مسجد
وبانی ومنتظم مدرسہ حبیبیہ برکات مفتی اعظم
رضا نگر تلخا پور ڈمرا سیتامڑھی بہار انڈیا

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے پاسبان کا نام معصوم ملت تھا

باسمہ تعالیٰ

تعزیت نامہ

موت العالم موت العالم مورخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر کو انتہائی المناک وغم اندوہ اطلاع موصول ہوئی کہ شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند تلمیذ حضور حافظ ملت یعنی معصوم ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ معصوم رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال پر ملال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ابر رحمت ان کی تربت پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

آپ کی رحلت دنیائے سنیت کے لیے ایک عظیم خسارہ سے کم نہیں جس کی تلافی مدتوں تک نہیں ہوسکتی ہے۔آپ جہاں ایک مرشد برحق تھے تو وہیں آپ ایک عالم باعمل، غایت درجہ متقی پرہیز گار،خوش اخلاق ،نیک سیرت ونیک طینت اور نمونۂ اسلاف تھے۔آپ کی دینی وملی خدمات سے ایک جہان آباد تھا،فکر رضا کے حقیقی علمبردار اور مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے پاسبان کا نام معصوم ملت تھا،فرقہائے باطلہ آپ کے دم قدم سے لرزہ براندام رہا کرتے تھے اپنے ہوں یا پرائے کسی کے ساتھ بھی مسلکی معاملات میں سمجھوتہ نہیں فرماتے تھے بلکہ مسلک اعلیٰ حضرت سے انچ بھر انحراف بھی آپ کو گوارا نہ تھا، چہ جائیکہ دشمن خدا ورسول جلا جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی طرح کا کوئی سروکار رکھتے، بلکہ ان کے لیے تو شمشیر بے

نیام اور اشداء علی الکفار رحماء بینھم کے سچے آئینہ دار تھے۔یہی وجہ ہے کہ جہاں محبت رسول رگ رگ میں رچی بسی تھی تو وہیں دشمنان خدااور رسول سے عداوت سر چڑھ کر بولتی تھی جس کا اعلان ببانگ دہل فرماتے تھے ۔

دشمن احمد پہ شدت کیجیے ملحدوں کی کیا مروت کیجیے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

آپ کی زندگی کا مشن لوگوں کو جامہ عشق محمد میں ملبوس کر کے عشق محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے سانچے میں ڈھال دینا تھا، تا کہ ہر ایک صغیر وکبیر امیر وغریب اپنے دل میں محبت رسول کا آتش کدہ بھڑکتا ہوا محسوس کرے اور ایک لمحہ کے لیے ماہی بے آن کی طرح قرار نہ پائے اور یہ کہتا ہوا پھرے ۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روزفزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں
سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

پوری زندگی اسی پر کاربند رہے اپنوں کی محفل ہو یا بیگانوں کی فقط بات ہوگی تو مصطفیٰ جان رحمت کی، بات ہوگی تو مدینے والے آقا کی، بات ہوگی تو عشق رسول کی۔یہی وجہ ہے کہ خلوت وجلوت سفر وحضر ہر جگہ ہر مقام پر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گوہر لٹاتے رہے اور ناموس رسالت کا پہرہ دار بن کر نگہبانی کرتے رہے۔تبھی تو آج زبان سے بے ساختہ یہ کلمات جاری ہورہے ہیں ۔

خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

راقم الحروف خانوادۂ حشمتیہ کے تمام افراد بالخصوص حضرت کے جملہ اہل خانہ متعلقین اور متوسلین کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، حضرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم:

عقیل احمد الازہری

دار العلوم اہلسنت فیض الرسول

براؤن شریف سدھارتھ نگر یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

للہ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیٔ عندہ باجل مسمی

آہ! شہزادۂ مظہر اعلی حضرت محب اعلی حضرت عالم شریعت پیر طریقت حضرت مولانا مفتی الشاہ محمد معصوم رضا حشمتی حشمتیوں کو بالخصوص اور جملہ سنیوں کو بالعموم غمزدہ چھوڑ کر دار بقا کی طرف سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت والا کو تصلب فی الدین کا طرۂ امتیاز، الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا جوہر، ردفرق باطلہ کا ہنر و عادت اور احقاق حق و ابطال باطل کا جذبہ وراثت میں ملا تھا۔ بلاشبہ آپ کی زندگی خدمت دین و علم دین اور خدمت قوم وملت سے عبارت تھی۔

دعا ہے مولا تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے، رحمت وغفران کی بارش برسائے، پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ اور ہم سب کو مسلک اعلی حضرت پر قائم رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

محمد نجم القادری مصباحی

دارالعلوم منظر حق ٹانڈا امبیڈکر نگر

تعزیت نامہ
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے

مختلف ذرائع سے یہ جان کر بے حد افسوس ہوا کہ مؤرخہ ۱۰؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍ جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر صبح تقریباً ۱۰؍ بجے بقیۃ السلف شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند معصوم ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ معصوم رضا خان صاحب قبلہ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم وابستگان خانوادۂ حشمتیہ کے لیے یہ خبر اس قدر ہوش ربا تھی کہ تھوڑی دیر کے لیے سمجھ ہی میں نہ آیا تھا کہ آخر ہوا کیا؟

حضرت معصوم ملت کا رخصت ہونا اہل سنت کا ایک بڑا خسارہ ہے، حضرت معصوم ملت کی بے شمار خدمات ہیں۔ وہ عظیم والد کے عظیم بیٹے تھے، انہوں نے تاحیات دین و مسلک کی مخلصانہ خدمات انجام دیں، ان کی کاوشوں سے بے شمار لوگوں کے ایمان و عقیدے کو بد عقیدوں اور بد مذہبوں کی ریشہ دوانیوں سے تحفظ ملا، بطور خاص سعد اللہ نگر پپرا ماہم کے علاقے پر حضرت معصوم ملت نے خصوصی کرم فرمایا اور وہاں کے بھولے بھالے سنی عوام کو شاتمان خدا اور رسول اور گستاخان اولیاء سے ہمیشہ کے لیے دور و نفور کر دیا یہ حضرت کا اہلیان پپرا ماہم پر اتنا بڑا احسان ہے کہ وہ کبھی بھی اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔

حضرت معصوم ملت سچے معنوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کے فدائی اور بڑے ہی بے باک نقیب و ترجمان تھے۔ حضرت کا وصال اہل سنت و جماعت کا عظیم خسارہ ہے۔ ان کے وصال پر ملال پر اب دل سے یہی نکلتا ہے کہ ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے ہم حضور شہزادۂ شیر سنت حضرت علامہ محمد معصوم رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال

پر خانوادۂ حشمتیہ رضویہ، حضرت کے اہل خانہ اور ملک بھر میں پھیلے ہوئے ان کے تمام متعلقین ومریدین سے تعزیت پیش کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ رب العزت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تمام دینی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اپنے عفو وکرم اور دامن رحمت سے ڈھانپ لے۔ ان کے مرقد کو انوار رحمت سے ماموور فرمائے۔ ان کے جملہ پسماندگان متعلقین ومریدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی روح کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارکہ کی خدمت میں پیش فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ نبی الکریم علیہ التحیہ والتسلیم۔

یکے از سوگوار

محمد عبد الرب مشاہدی مصباحی

استاد الجامعۃ الغوثیہ نجم العلوم ممبئی

خانقاہ قادریہ نوریہ فخریہ محلہ برکت نگر بھمرپورا شریف

(۷) لوہارپٹی نگرپالیکا ضلع مہوتری نیپال

شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی کلمات

عزیزگرامی حضرت مولٰینا محمد علاء الدین امن رضوی کے ذریعہ شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر موصول ہوئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ولہ ما اعطیٰ وما اخذ و کل شئ عندہٗ لاجل مسمیٰ، فا للہ رزقنا واھلہٗ ومحبیہ الصبر والسلوان، و اسأل اللہ ان یرحمہٗ ویغفرلہٗ و یرضیٰ عنہٗ ویجعلہٗ فی الفردوس الاعلیٰ من الجنۃ ویغسلہٗ من خطایاہ بالمآءِ والثلج والبرد ویبدلہٗ داراً خیراً من دارہٖ، واھلاً خیراً من اھلہٖ، ویجعل قبرہٗ روضۃً من ریاض الجنۃِ و ینزلہٗ منازل الصدیقین والشھدآءِ والصالحین، و حسن اولٰئِكَ رَفِیقاً۔

آپ ایک متبحر عالم دین بالخصوص درس وتدریس کے شہسوار تھے۔ دقیق سے دقیق مسائل کو انتہائی سہل اسلوب سے حل کردینا آپ کا خاصہ تھا۔ اللہ عزوجل نے علم کے ساتھ ساتھ عمل کی دولت سے بھی مالامال کیا تھا۔ انتہائی سادگی اور زہد وتقویٰ سے بھر پور زندگی گذار کر رخصت ہوئے۔ آپ کے جانے سے ایک ایسا رخنہ پیدا ہوگیا جسے پُر کرنا نہایت مشکل ہے

والد معظم حضور فخر نیپال دامت برکاتہم القدسیہ نے تعزیتی کلمات اس طرح فرمایا کہ گذشتہ چند برسوں میں بہت سے علمائ داغ مفارقت دے گئے۔ جن کا غم بدل کیا، بدل بھی

جماعت کونہیں مل سکا۔ بزرگوں سے محبت وعقیدت کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت میں جو خلا ہے اسے پُر کیا جائے۔ ان کی سیرت و کردار کو اپنائیں، ان کے نقش قدم کو مشعل راہ بنائیں۔ ان کے جیسا بننے کی کوشش کریں تا کہ جماعتی خلا پُر کیا جا سکے۔

اللہ عزوجل حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور اہل سنت وجماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

سوگوار:
فقیر محمد فضل یزدانی امجدی غفرلہٗ
خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ فخریہ
بھمر پورا شریف مہوتری نیپال

فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال

موت العالم موت العالم

یادگار حضور شیر بیشۂ اہل سنت مظہر حضور مشاہد ملت ، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، حضرت علامہ الحاج مفتی محمد معصوم رضا خاں حشمتی علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر سن کر بہت رنج وغم ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کی رحلت جماعت اہل سنت کے لیے ایک عظیم خسارہ ہے اور ایک ایسا خلا ہے جس کا پر ہونا مشکل ہے۔

آپ مسلک اعلی حضرت کے عظیم داعی و مبلغ تھے۔میدان علم وعمل کے شہسوار تھے۔ اسلاف کی یادگار اور سادگی وانکساری کے پیکر تھے۔افسوس صد افسوس ہم اہل سنت ایک مایۂ ناز عالم وفقیہ سے محروم ہو گئے۔

ایسے المناک ماحول میں ہم فخر ملت فاؤنڈیشن کی جانب سے خانوادۂ حشمتیہ اور حضرت کے جملہ لواحقین متعلقین مریدین محبین اور وارثین کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت کی مغفرت فرمائے ،درجات بلند کرے ،جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔آمین۔بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم:
محمد عابد حسین قادری
فخر ملت فاؤنڈیشن
نیپال

تعزیت نامہ

آنسو بہا رہی ہے فضا تیری موت پر

شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہل سنت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند معصوم ملت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی معروف بہ ''بڑے حضرت'' علیہ الرحمہ سر براہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اماہم گونڈہ علم وفضل کے بے کراں سمندر، زہد وتقوی کے نیر تاباں، صداقت و فاروقیت کے سنگم، بارگاہان غوث وخواجہ اور رضا کے مرغوب ومقبول، رضویت کے پاسبان ،اسلاف صالحین کی میراث، اخلاف کے لیے مشعل راہ، اعداء دین کے لیے شمشیر برہنہ، احباب کے لیے مہر ومحبت، مریدین متوسلین اور تلامذہ کے لیے سراپا شفقت، بادۂ توحید میں مست، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عشق میں سرشار تھے۔

مؤرخہ ۱۰ ؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ بروز دوشنبہ برادر معظم حضرت علامہ افروز احمد قادری صاحب قبلہ استاد دارالعلوم حمایت العلوم گجپور گرنٹ بلرام پور کی معرفت یہ خبر میرے خرمن ہوش وحواس پر بجلی بن کر گری کہ حضور بڑے حضرت معصوم ملت علیہ الرحمۃ الرضوان کا وصال ہو گیا ہے۔ مجھے یوں لگا جیسے دنیائے سنیت یتیم ہو گئی، علم واخلاق کی عظمت اور برتری کا آئیڈیل رخصت ہو گیا، وہ شفقتیں نظر سے اوجھل ہو گئیں جو صرف آپ سے وابستہ تھیں۔ حضور معصوم ملت بڑے بھیا علیہ الرحمہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، وہ دنیا سے کیا گئے کہ علم وادب رشد وہدایت اور شفقت ومحبت کی محفل اجڑ گئی۔

میں حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کے اہل خانہ احباب مریدین متوسلین اور تلامذہ کے ساتھ غم میں برابر کا شریک ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انا للہ

ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیء عندہ باجل مسمی ۔تعزیت پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ کی جملہ دینی خدمات کو قبول فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوگوار محمد ارشد علیمی علیگ

استاد دار العلوم انصار العلوم

دھسوا بلرام پور

جنرل سیکرٹری الجامعۃ القادریہ مجھوا ایٹئی رام پور بلرام پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیائے سنیت ایک متصلب عالم دین سے محروم ہوگئی

آج مؤرخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ یہ جاں گسل خبر موصول ہوئی کہ خلیفۂ مفتی اعظم ہند مناظر اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خاں حشمتی علیہ الرحمہ داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون انا للہ ما اخذ ولہ ما اعطی
وکل شیء عندہ الی اجل مسمی

حضرت مفتی صاحب قبلہ نہ صرف ایک شاندار عالم دین، بے باک خطیب اور عظیم مفتی تھے، بلکہ تقوی وطہارت اور صفائے باطن میں مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمہ کے خصوصی فیض یافتہ تھے۔آپ شیر بیشۂ اہل سنت مظہر اعلی حضرت حضرت علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ کے فرزند ارجمند تھے، دینی و مسلکی تصلب آپ کی فطرت سلیمہ میں تھا۔**الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** کے پیکر جمیل تھے ازہر ہند جامع اشرفیہ مبارک پور سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ایک عرصہ دراز تک دار العلوم انوار الرضا گورہ چوکی گونڈا اور الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پر اما ہم گونڈہ میں طالبان علوم نبوت کی تشنگی بجھائی۔مؤخر الذکر ادارے میں کچھ سالوں تک تدریسی فرائض انجام دینے کے بعد دینی وملی کاموں کی کثرت کی وجہ سے تدریس سے سبکدوش ہو کر تا حین حیات سربراہ اعلیٰ کے منصب جلیل پر فائز رہے، آپ کی ذات اعدائے دین متین کے لیے شمشیر برہنہ تھی، آپ کے بیانات میں قرآن واحادیث کی کثرت سے دلیلیں ہوتیں، اصلاح اعمال کے ساتھ ساتھ اصلاح افکار و عقائد پر خوب زور دیتے، آپ مفتی اعظم پیلی بھیت کے لقب سے بھی سرفراز کئے گئے تھے۔

آج مؤرخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ ایک طویل علالت کے بعد ہم سب کو داغ مفارقت دے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔انہی کلمات کے ساتھ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی اولاد واحفاد پسماندگان تلامذہ متعلقین ومتوسلین کو تعزیت پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ رب قدیر ان کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔فردوس مکیں بنائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔آمین بجاہ قائد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم محمد عارف حسین قادری مصباحی۔
خادم حدیث وفقہ دار العلوم غریب نواز
مرزا غالب روڈ الہ آباد
محمد ہاشم رضا حشمتی
خادم دار العلوم غریب نواز
مرزا غالب روڈ الہ آباد

دارالعلوم اہل سنت انوار الرضا گورا چوکی

۹۲/۷۸۶

دنیائے سنیت ایک عظیم مربی ورہنما سے محروم ہوگئی

پیر طریقت رہبر راہ شریعت شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت انوار الرضا گورہ چوکی میں فاتحہ خوانی وتعزیتی پروگرام کا اہتمام ۱۲/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۴/جنوری ۲۰۲۴ء بروز بدھ بعد نماز قرآن خوانی بعدہٗ ایک مختصر پروگرام منعقد کیا گیا۔ محفل کا آغاز قاری محمد آصف برکاتی نے تلاوت کلام ربانی سے کیا، مولانا محمد غفران علیمی و مولانا محمد افسر رضا امجدی صاحبان ودیگر طالبان انوار الرضا نے گلہائے نعت پیش کیے۔ آخر میں ادارے کے پرنسپل حضرت علامہ مفتی محمد مسیح الدین صاحب قبلہ نے پہلے حضرت کی رحلت پر ادارے کی طرف سے خانوادہ حشمتیہ و جملہ وابستگان کو تعزیت پیش کی اور فرمایا کہ دنیائے سنیت ایک عظیم مربی ورہنما سے محروم ہوگئی، جس کا قلق ہمیشہ رہے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے طفیل حضرت کی مغفرت فرمائے اور درجات کو بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے ۔آمین۔ اس کے بعد حضرت معصوم ملت علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت مرجع خلائق وہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے، احقاق حق وابطال باطل اور دشمنان خدا ورسول جیسے وہابی دیوبندی صلح کلی کی مذمت ان کی سرشت میں داخل تھی۔ پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کرتے رہے، سنیت کے معاملے میں کبھی بھی وہابیت دیوبندیت وصلحکلیت سے سمجھوتہ نہیں کیا ہمیشہ اہل سنت کو اطاعت خدا ورسول کا درس

دیتے رہے اور اہانت دشمنان خدا ورسول کا سبق پڑھاتے رہے۔

حضرت نے اپنی تقریر میں طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی شخصیتیں ہمارے لیے نمونہ عمل ہیں جملہ اساتذہ وطالبان کرام علوم نبوت شریک تعزیت ودعا رہے۔ محفل کا اختتام صلوۃ وسلام اور دعا پر ہوا۔

راقم الحروف محمد نجم الدین حشمتی مصباحی
خادم مرکزی درسگاہ دارالعلوم اہل سنت انوار الرضا
گوراچوکی ضلع گونڈہ

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

شہزادۂ حضور مظہر اعلی حضرت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، عالم با عمل، نمونۂ اسلاف، مرشد کامل، پیر طریقت، رہبر شریعت، گل گلزارِ حشمتیت، حضرت علامہ مولانا محمد معصوم الرضا خان اب اس دنیا میں نہیں رہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موت ایک اٹل حقیقت جس سے کسی کو مفر نہیں، اس دنیا میں آنے والی ہر شے کا مقدر فنا ہے، کسی کو بھی یہاں دوام نہیں، ہر آنے والی صبح اور ڈھلتی ہوئی شام ہمیں یہی خبر دیتی ہے، آنے جانے کا یہ سلسلہ روز اول سے ہی جاری ہے، لیکن انہیں جانے والوں میں کچھ عظیم ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے جانے سے آنکھیں اشکبار اور دل بے قرار ہو جاتا ہے انہیں عظیم ہستیوں میں حضرت مولانا محمد معصوم الرضا نور اللہ مرقدہٗ پر اما ہم گونڈہ (زیب و زینت خانقاہ عالیہ حشمتیہ و مفتیٔ اعظم شہر پیلی بھیت) بھی ہیں۔ آپ کی اندوہ ناک رحلت کی خبر سے عوام و مشائخ میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ اور رنج والم کی لہر دوڑ گئی ہے، آپ کا ہمارے درمیان سے چلے جانا دینی، مشربی اور مسلکی نقصان ہے۔ آپ بڑے خلیق و ملنسار، خوش مزاج، نرم لہجہ اور شیریں زبان کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی کو مسلک اعلی حضرت قدس سرہٗ کی ترویج و اشاعت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ راقم الحروف خانوادۂ حشمتیہ کے تمام افراد بالخصوص حضرت کے جملہ اہل خانہ، متعلقین اور متوسلین کی بارگاہ میں تعزیت پیش کرتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سبھی کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے، حضرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم: محمد عباس الازہری، دار العلوم اہل سنت فیض النبی کپتان گنج بستی یوپی

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳ر جنوری ۲۰۲۴ء

ان کا پیغام و کردار رہتی دنیا تک کیلئے مشعل راہ

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

دنیائے سنیت کا عظیم تاجدار، تاج الاتقیاء، مجاہد ملت، مفتی اعظم پیلی بھیت حضرت علامہ معصوم رضا حشمتی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی خبر سن کر ایسا لگا جیسے عالم اسلام کفر و شرک و گمراہیت کے اس گھٹاٹوپ تاریکی میں یتیم ہو گیا ہو، دل کی دنیا میں ایک کہرام مچ گیا، فلک بوس آہ و بکا و چیخ و پکار سے آسمان دنیا پھٹ سا گیا یہاں تک کہ عالم ارواح کی روحیں تڑپ اٹھیں کہ خدایا اب یہ تیرے سادہ لوح بندے کس کی چوکھٹ پر اپنا دکھڑا سنائیں گے، کون ان کو گمراہ فرقوں کی چالوں سے آگاہ کرے گا، تاریکیوں کے اس دور میں ان کی حفاظت کون کرے گا، تو گردش عالم سے پیغامِ امید گونج اٹھی اور تڑپتے دلوں میں امید کی کرن روشن ہونے لگی، لوگوں نے ہوش سنبھالا تو سمجھ آئی کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اولوالعزم پیغمبران عظام صالحین امت قطب و غوث اور ہر دور کے مجاہد ایک خاص مدت کے لیے آئے اور اپنا کردار ادا کر کے عالم حقیقی کو اپنا آخری مسکن بنا لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے پیچھے ان کے ماننے والوں میں ان کا پیغام و کردار رہتی دنیا تک کے لیے مشعل راہ بنا دیا۔ آج معصوم ملت مفتی اعظم پیلی بھیت ہمارے درمیان سے رخصت ہو گئے لیکن ان کا ازلی پیغام ان کے رفقا اور مریدین و عقیدت مندوں میں روح کی طرح زندہ ہے اور انہیں کفر و شرک و بدعت و گمراہیت کے دور میں زندگی عطا کرتا رہے گا۔

معصوم ملت صرف کسی خانقاہ کے پیر ہی نہیں بلکہ جماعت اہل سنت کے عظیم مفکر، بلند پایہ فقیہ اور محدث تھے، ان کی اعلیٰ دینی خدمات تدریس و افتاو دعوت و تبلیغ اور تقریر و تحریر نے چند طلبا و مریدین کو ہی نہیں بلکہ ایک عہد کو سنوارا اور آراستہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج آن کے

وصال پر عوام وخواص ہر کسی کا دل آہ وفغاں کر رہا ہے۔

وہ ایک محسن تھے، محب تھے، بندہ پرور تھے، سخاوت اور حسن اخلاق ان کا طرہ امتیاز تھا جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا حقیقت یہ ہے کہ جس نے جس زاویئے سے دیکھا انہیں بدرجہ اتم پایا اپنوں کے لیے باغ بہار اور گمراہوں کے لیے قیامت انہیں کی ذات تھی۔ ہمیں آج بھی یاد ہے جب ہمیں عرس شیر بیشۂ اہل سنت کے موقع پر الجامعۃ الحشمتیہ پپر اما ہم میں ان کی مصاحبت میں بیٹھنے کا شرف ملا جس میں ان کے بکثرت اصرار کی بنا پر مجھے چند منٹ کی تقریر کے لئے راضی ہونا پڑا میں نے اپنی استعداد کے مطابق شیر بیشۂ اہل سنت پر خیالات کا اظہار کیا جس پر انہوں نے نا صرف سراہا بلکہ خوب حوصلہ افزائی بھی فرمائی مزید دعاؤں سے نوازا تو میں ان کا اسیر ہو کر رہ گیا۔ اخلاق کی تعریف انہیں کی ذات سے عبارت ہے جو ملا انہیں کا ہو کر رہ گیا یہی وجہ ہے کہ ان کے جنازے کی تدفین کے لیے امڑتی بھیڑ بحر بیکراں کی طرح ایک عالم کو متاثر کر رہی ہے۔ یقیناً یہ مقبولیت کسی دنیاوی بادشاہ یا سلطان کی عطا نہیں بلکہ رب ذوالجلال والاکرام کا فضل واحسان ہے جس کے خزانہ قدرت میں کوئی کمی نہیں۔

گوراچوکی سعد اللہ نگر علاقے کی خوش قسمتی ہے کہ عالم اسلام کی عبقری شخصیت نے اپنی آخری آرام گاہ کے لیے ان کے علاقے کا انتخاب کیا۔ اب ان کی تربت قیامت تک کے اہل سنن کا مرکز عقیدت ہوگی اور خلائق فیض پاتی رہے گی۔

مولی تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ عالم اسلام بالخصوص اہل ہند کو ان کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور پسماندگان وشہزادگان کو ان کا سچا پکا جانشین بنائے۔

سوگوار:

سراج الدین احمد خان نظامی

سربراہ اعلیٰ دار العلوم اہل سنت انوار الرضا گوراچوکی گونڈہ یوپی

حضور سیدی معصوم ملت علیہ الرحمہ واقعتاً پرتو اسلاف تھے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمان الرحیم

کیا خبر تھی کہ موت کا یہ حادثہ ہو جائیگا
یعنی آغوش زمیں میں آسماں سو جائیگا

انتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ خبر موصول ہوئی کہ ۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء بروز سوموار کو شہزادہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت خلیفۂ حضور مفتی اعظم عالم مظہر حضور مشاہد ملت برادر مرشدی فاتح کشمیر حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتی اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال پر ملال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ رجعون۔ یہ خبر سنتے ہی کچھ دیر سکتے میں رہ گیا پھر دل نے کہا کہ موت برحق ہے **کل نفس ذائقہ الموت** کا وعدہ پورا ہوا ؎

پس مردن ہے وعدۂ دیدار
شوق جینے کا کیا کرے کوئی

حضور سیدی معصوم ملت علیہ الرحمہ واقعتاً پرتو اسلاف تھے۔ ایک مرتبہ صاحبزادہ مفتی مہران رضا خاں صاحب قبلہ نے مجھ فقیر پر یہ کرم فرمایا کہ اپنے دولت خانے پر لیجا کر حضرت سے ملاقات و زیارت کا شرف بخشا اور میں بھی دیدار سے مشرف ہوا یقیناً۔ آپ حضور مظہر اعلیحضرت کی امانتوں کے امین تھے، تقوی اور شریعت اسلامیہ کا احترام دین وسنیت کے تحفظ دشمنان خدا اور رسول جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم کی سرکوبی کیلئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصہ گونڈہ پر اماہم کو عطا فرما دیا تھا وہ بھی فقط خدمات

دینیہ کیلئے ملک وبیرون ملک میں آپکے لاتعداد مریدین معتقدین پائے جاتے ہیں جو خدمت دین وسنیت میں مصروف ہیں۔اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اپنے فضل وکرم سے اور اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کو غریق رحمت فرمائے اور انکے درجات کو بلند فرمائے۔اورانکے فیوض وبرکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے اوراہلسنت کو انکا نعم البدل عطافرمائے اورآپ کے جملہ اہل خانہ ومحبین ومتوسلین ومریدین کو صبر جمیل واجر جزیل عطافرمائے۔آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم:

شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی

خادم الطلباء والمدرسین جامعہ فیضان مفتئ اعظم

درگاہ روڈ ٹھپی جھاڑی علاقہ اسلامپور اتر دیناجپور بنگال

ایک اور علم وفضل وکمال کا چراغ بجھ گیا

دار العلوم اہل سنت اعجاز مصطفی قدم رسول
قصبہ خاص پوسٹ گوراچوکی ضلع گونڈہ یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ! ایک اور علم وفضل وکمال کا چراغ بجھ گیا موت العالم موت العالم سوشل میڈیا کے ذریعے یہ غم ڈاک خبر موصول ہوئی کہ جماعت اہل سنت کے ایک ممتاز فقیہ نامور محقق بے باک مناظر ومجاہد، بے مثال قائد، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند شہزادہ حضور شیر سنت مظہر حضور مشاہد ملت حضرت علامہ الحاج پیر طریقت محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ مفتی اعظم پیلی بھیت شریف وناظم اعلی الجامعۃ الحشمتیہ نور العلوم پیر اماہم طویل علالت کے بعد قضائی الہی سے رخصت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا اس دنیا سے کوچ کر جانا جماعت اہل سنت کا عظیم ملی ومذہبی خسارہ ہے جن کی تلافی ممکن نہیں آپ کے انتقال پر ملال سے دنیا ایک مایۂ ناز عالم وفقیہ اور با کمال روحانی طبیب ومسیحا سے محروم ہوگئی علاقہ سعد اللہ نگر کی سنیت آپ ہی کی رہین منت ہیں۔ علاقہ گوراچوکی واطراف میں جو سنیت کی خوشبو پھوٹ رہی ہے وہ خاندان حضور معصوم ملت علیہ رحمہ کا فیض ہے اسی مرشد کامل کی محنت ومحبت کا ثمرہ ہے کہ ہمارے ایمان وعقیدہ محفوظ ہیں۔ راقم الحروف کو متعدد مرتبہ حضرت والا سے ملاقات کا شرف حاصل ہے جب بھی ملتا تھا بڑا کرم فرماتے تھے اور خوب دعاؤں سے نوازتے تھے اسی خطۂ ودیار میں حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ الرضوان کی تحریک ایمان اور مساعی جمیلہ کی بدولت نہ جانے کتنی مسجدیں تعمیر ہوئیں نہ جانے کتنے مدارس ومکاتب اور ادارے قائم ہوئے نہ جانے کتنی انجمنیں اور تنظیمیں معرض وجود میں آئیں نہ جانے کتنے عظیم الشان مذہبی کانفرنسیں

اور جلسے ان کی صدارت وقیادت میں کامیابی سے ہم کنار ہوئے، ان سب کا احاطہ کرنا تو دور ان کا شمار کرنا بھی دشوار امر ہے، ہم آپ کے جملہ اہل خانہ اور شہزادگان سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کے رب تعالیٰ جملہ شہزادگان ومریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شریک غم:
ربیع اللہ علیمی
وجملہ اساتذۂ کرام
دارالعلوم اہل سنت اعجاز مصطفی قدم رسول شریف
قصبہ خاص گوراچوکی گونڈہ
۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

''نعم یافتہ، حقدار جنت حبیبا''۔ [۱۴۴۵ھ]

''سرکار ماھم واہ'' [۲۰۲۴ء]

''شاہا معصوم رضا جنتی باد'' [۲۰۲۴ء]

''ز وصال محمد معصوم رضا دل زار شدہ'' [۲۰۲۴ء]

سچ ہے کہ ع:

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس

روئے زمین اپنے آغاز سے لے کر آج تک اس بات سے خالی نہیں رہی ہے کہ یہاں پر اللہ جل شانہ کے مقرب اور محبوب بندے اپنے وجود مسعود سے اسے اور اس کے باشندوں کو فیضیاب نہ فرما رہے ہوں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے پیغمبران عظام اور رسولان کرام علیہم السلام کے بعد یہ اہم ترین ذمہ داری اپنے ان منتخب بندوں کو عطا فرمائی جنھیں علما اور صالحین کی مبارک جماعت سے تعبیر کیا جاتا ہے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے۔''علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل'' یہ وہ لوگ ہیں جن کے فضل و کمال کے حوالے سے قرآن واحادیث کے دلائل و براہین جگہ جگہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو یاد کرتے ہوئے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (سورۃ البقرۃ)

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے سلامتی اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

فضیلت علما وصالحین

یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک صالح نہیں ہوسکتا ہے جب تک احکام خدا و رسول کا پابند نہ ہو اور کسی بات پر پابند ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس بات کا علم انسان کو ہو، دوسرے الفاظ میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ جب تک بندہ عالم نہیں ہوگا صالحین اور اولیا کی جماعت میں شمولیت کا حقدار نہیں ہوگا۔یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت کے بے شمار دلائل فضیلتِ علم اور علما پر دستیاب ہیں، بس اس ضمن میں دو حدیثوں کا تذکرہ کرنے کو جی چاہتا ہے:

عَنۡ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ الله صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ لُقۡمَانَ قَالَ لِابۡنِهِ: يَا بُنَيَّ، عَلَيۡكَ بِمُجَالَسَةِ الۡعُلَمَاءِ، وَاسۡتَمِعۡ كَلَامَ الۡحُكَمَاءِ، فَإِنَّ اللهَ يُحۡيِي الۡقَلۡبَ الۡمَيِّتَ بِنُوۡرِ الۡحِكۡمَةِ كَمَا يُحۡيِي الۡأَرۡضَ الۡمَيِّتَةَ بِوَابِلِ الۡمَطَرِ

(موطاامام مالک، المعجم الکبیر)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”بے شک لقمان نے اپنے بیٹے کو ہدایت دی کہ اے پیارے بیٹے! تم پر لازم ہے کہ علما کی صحبتوں میں بیٹھو اور اہل حکمت کی باتیں غور سے سنو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے مردہ دل کو ایسے ہی زندہ فرمادیتا ہے جیسے کہ مردہ زمین کو بارش کے چھینٹوں سے۔

وفی روایة إبن عباس رضی الله عنهما عنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آله وسلم أَنَّ عِيۡسَى بۡنَ مَرۡيَمَ علیه السلام قَالَ: إِنَّمَا الۡأُمُوۡرُ ثَلَاثَةٌ: أَمۡرٌ يَتَبَيَّنُ لَكَ رُشۡدُهُ فَاتَّبِعۡهُ، وَأَمۡرٌ يَتَبَيَّنُ لَكَ غَيُّهُ فَاجۡتَنِبۡهُ، وَأَمۡرٌ اخۡتُلِفَ فِيۡهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمِهِ (المعجم الکبیر، حلیۃ الاولیاء، الترغیب والترہیب)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے فرمایا، ”بے شک معاملات تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک معاملہ ایسا ہوتا جس کی ہدایت ظاہر کردی جاتی ہے تو اس کی اتباع کرو، دوسرا معاملہ وہ ہوتا ہے جس کی گمراہی عیاں کردی جاتی ہے تو اس سے بچو، اور تیسرا معاملہ وہ ہوتا ہے جس میں اختلاف ہوجاتا ہے(کہ وہ ہدایت ہے یا نہیں) تو اس معاملے میں اس کے عالم سے رجوع کرو۔ مذکورہ دو حدیثوں سے اہل علم کی فضیلتوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

کون ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان نقش فرمادیا گیا؟

ہمارے اور آپ کے بیچ سے ابھی ابھی ملت بیضا کا ایک عظیم فرد، مسلک حقہ کے ایک عظیم مردمجاہد کا عظیم فرزند جسے دنیا الحاج الشاہ مفتی معصوم الرضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام سے جانتی پہچانتی ہے، اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو بڑے اختصار کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ ان نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنہیں اللہ جل شانہ نے علم اور عمل کا حسین مرقع عطا فرمایا ہو۔ حضرت کی زندگی کو قریب سے دیکھنے والے اس بات کا کما حقہٗ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دین متین پر آپ کتنی سختی سے کاربند تھے کہ غیر تو غیر کچھ اپنے بسا اوقات آپ کے تصلب کو دیکھ کر نالاں ہوجایا کرتے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ سورہ مجادلہ کی یہ آیت ہمیشہ ان کی زندگی کا مرکز ومحور رہی ہو:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

عَنۡهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○ (۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں، یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی، اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں ہیں، ان میں ہمیشہ رہیں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اللہ کی جماعت ہے، سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

تو قرآن نے اعلان فرما دیا کہ کامیاب وہی لوگ ہیں جو **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** (اللہ ہی لئے محبت اور اللہ ہی کے لئے دشمنی) کے مصداق ہیں ؎

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شانِ کریمی ناز برداری کرے

آمین ثم آمین یارب العالمین عزوجل بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا:

فقیر ابو احمد بدرالدین احمد مشاہدی غفرلہ القوی العزیز

خادم:

دارالعلوم اہل سنت بحرالعلوم پپری کولھوی بلرامپور (یو، پی)

۷۸۶
۹۲

تبلیغ رشد و ہدایت کا ایک عظیم مینارہ نور

ہم سے رخصت ہوا

مدت کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ
مٹتے نہیں ہیں جن کے نشاں دہر میں کبھی

مورخہ ۱۰؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍ جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر کو انتہائی الم ناک غم اندوہ خبر موصول ہوئی کہ شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمہ مفتی اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال ہو گیا انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی وفات دنیائے سنیت کے لیے ایک عظیم خسارہ ہے جس کی بھرپائی مدتوں تک ہونا مشکل ہے آپ مذہب اسلام کے ایک عظیم داعی اور مبلغ تھے اور زندگی کی آخری سانس تک تحفظ ناموس رسالت کی عظیم ذمہ داری بحسن وخوبی نبھاتے رہے اور ساری دنیا کو یہ پیغام محبت عطا فرمایا۔

جان ہے عشق مصطفی روز فزوں کرے خدا　　جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

اللہ رب العزت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے بالخصوص حضرت کے جملہ شہزادگان واہل خانہ ومریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم امین بجاہ سید المرسلین۔

شریک غم: محمد شاکر حسین قادری خادم دار العلوم عطائے رسول
مہونا امیٹھی یوپی صدر جماعت رضائے مصطفی امیٹھی

اپنے وقت کا مرد قلندر

رب کی رحمت نے کہا: رضواں! تمہیں معلوم ہے؟
آنے والا کون ہے؟ کیسا بھی ہے معصوم ہے!

اپنے وقت کا مرد قلندر، حقائق ومعارف کا خزانہ، علوم وفنون کا گہوارہ، علم وعرفان کا بحر ناپیدا کنار، شریعت وطریقت کا حسین سنگم، یقین محکم کا کوہ ہمالہ، عمل پیہم کا علم بردار، الفت ومحبت کا بے تاج بادشاہ، اخلاص وللّٰہیت کا درشہ وار، اخلاق وکردار کا دھنی، مروت ورواداری کا باغ و بہار، پژمردہ دلوں کا غم گسار، عظیم الشان نسبتوں کا پیکر، عاجزی وانکساری کا مجسمہ، رضویت وحشمتیت کا پہرے دار ونگہ بان، انوار وتجلیات میں نہایا ہوا وہ چہرہ جسے دیکھنے کے بعد خدا کی یاد آئے، یعنی شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی پیلی بھیتی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر آخرت یقیناً حزن وملال کا باعث ہے۔

عزیزم مولانا زرتاب رضا معصومی سلمہٗ متعلم دورۂ حدیث جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا نے گزشتہ روز نم ناک آنکھوں اور لرزیدہ ہونٹوں سے یہ خبر جاں کاہ سنائی۔ سن کر حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ دل فسردہ ہے، آنکھیں اشک بار ہیں، چہرے پر غم ہے، سینے میں الم ہے، کائنات احساس سوگ وار ہے، جہان عقیدت کے ان مٹ نقوش بصورت لالہ زار ہیں، دل کی دنیا زیر وزبر ہے، بہر چہار جانب زلزلہ برپا ہے۔

جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، سدھارتھ نگر کے اساتذہ، طلبہ اور اراکین و منتظمین، خانوادۂ حشمتیہ کی اس غم کی گھڑی میں اہل خانوادہ کو پرغم و پرنم تعزیت پیش کرتے ہیں۔ رب قدیر ان کے نقوش قدم کو ہمارے لیے مشعل نور اور منارۂ ہدایت بنائے، درجات بلند فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور الجامعۃ الحشمتیہ پر اماہم کے ذریعہ ان کے فکری مشن کو عام وتام کرے۔ آمین۔

سوگ وار: ازہر القادری جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، سدھارتھ نگر، یوپی۔
۱۱/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۳/جنوری ۲۰۲۴ء بروز سہ شنبہ

۸۶ ۷
۹۲

کتاب عمر کا اک اور باب بند ہوا

۲۲/ جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ ہمارے مخلص وکرم فرما حضرت مولانا غلام احمد ربانی برکاتی کے ذریعہ انتہائی قیامت خیز، غم انگیز خبر موصول ہوئی کہ دنیائے علم وفضل زہد وتقویٰ عبادت وریاضت، کی مایۂ ناز شخصیت مدقق دقائق شریعت، محقق حقائق طریقت، گل باغ حشمتیت، شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت، محافظ مسلک اعلیحضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی جماعت اہل سنت کو داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ رجعون۔

یقیناً! ”موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس“ آہ! دنیائے سنیت کا وہ عدیم المثال مبلغ، فصاحت وبلاغت کا رمز شناس نہ رہا جس کے زبان ولب سے نکلا ہر لفظ تحریر رضا کا آئینہ اور حقانیت کا عکاس ہوا کرتا تھا جو حق گوئی وبے باکی عزم وہمت، جرأت واستقلال میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے وہ سرمایۂ ملت کے نگہبان اور اپنے اکابر واسلاف کی روایات کے امین تھے، جس کی تبلیغ کا طرز اسلوب علماء وخطباء کے لئے مشعل راہ ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی بقا دین مبین کی احیا اور اُمت مسلمہ کی سرفرازی میں وقف کردی۔ جنہوں نے قانون اسلام کے نورانی کرنوں کو ہر سو بکھیرا اور بہت سے دین وملت کے چراغ روشن کئے۔ ایسی عظیم ہستیاں صدیوں میں کہیں پیدا ہوا کرتی ہیں۔

حضرت کی وفات حسرت آیات کی المناک دردناک غمناک خبر نے دنیا کے آخری سرے تک پھیلے ہوئے اہل تعلق واہل محبت کی آنکھوں کو نمناک کردیا ہے حضرت کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ اب تا قیامت پُر نہ ہو سکے گا۔ ؎

اس ایک شخص میں پنہاں تھیں خوبیاں کیا کیا
ہزار لوگ ملیں گے مگر کہاں وہ شخص

میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت آپ کی تمام دینی اشاعت و خدمات کو قبول و مقبول فرما کر آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرے اور جنت الفردوس کا مکیں بنائے و جملہ پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے آمین۔

شریک غم:

ابو ترابی

قطر عرب امارات

تو بلبلوں کا تڑپنا یہاں پہ جائز ہے

تحریر: ظفرالدین رضوی
خطیب وامام رضا جامع مسجد گئوشالہ روڈ ملنڈ ممبئی

عزیزان گرامی ظاہری ملاقاتوں کا سلسلہ اب ختم ہوا، جدائی کے لمحات اب ستانے لگے، عقیدت مندوں کی آنکھیں نم ہونے لگیں، فراق یار میں عشاق تڑپنے لگے، ارادتمندوں کے چہرے بجھے بجھے سے دکھنے لگے، دل و دماغ میں رنج والم کی ہوائیں چلنے لگیں، دل رنجور اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں ا،ہل دانش و بینش غمگین ہوگئے، خانوادۂ حشمتیہ کا ایک روشن چراغ جس کے رخ زیبا پہ شمس وقمر کی شعاعیں اپنے آپ کو نچھاور کرنے میں فخر محسوس کررہی تھیں، کیونکہ اس کا چہرہ نور علیٰ نور تھا، اس کی زندگی کا ہر لمحہ علم وعرفان فکر وآگہی اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کیلئے وقف تھا، جو خود اوراد و وظائف وشب بیداری عبادت وریاضت اور علمی مشاغل میں ایسا غرق تھا کہ لمحوں کی فرصت نکالنا دشوار تھا۔

مگر جب اس کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو اس کا جواب خود بخود مل جاتا ہے وہ جس دور میں پیرا ماہم، گورا چوکی، گونڈہ جیسے علاقے میں قدم رنجہ ہوا، وہ دور دیابنہ ووہابیہ کا تھا، سب سے پہلے وہ مرد قلندر نے مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت کیلئے ایک دینی ادارے کو وجود میں لایا، جو چند دنوں میں اہلسنت والجماعت کا ایک مضبوط قلعہ کی شکل اختیار کر گیا اس کی بصیرت وبصارت اور ادارہ بنام الجامعۃ الحشمتیہ کے قیام کا فلسفہ ہر کس وناکس کے ذہن ودماغ پر عیاں ہے کہنا یہ ہے کہ اس کے بسائے ہوئے ادارے سے دین وسنیت کا کام بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔اور رزمگاہ حق وباطل میں حق وصداقت کا امتیازی علامتی نشان

بن کر رہروانِ حق کو منزل مقصود کا پتہ دے رہا ہے۔ وہ ادارہ حشمتی توپ بنکر فرقہائے باطلہ کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کئے ہوئے ہے۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ اس ادارے کے ظہور ہوتے ہی رشد وہدایت کی کرنیں چہار سو پھیل گئیں، بھولے بھالے مسلمانوں کے چہروں پر چھائی ہوئی پژمردگی ایک ایک کر کے زائل ہوتی گئی، حشمتی شمع کا اجالا ہر سو پھیل گیا، حشمتی دولہا کے قدوم میمنت لزوم سے سہمے ہوئے ماحول میں شگفتگی پھیل گئی اور وہ علاقہ سنیت کا گڑھ بن گیا۔ وہاں مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچم پوری آب وتاب سے لہرانے لگا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جہاں جہاں بھی اس خانوادے کے لوگ پہونچے وہاں وہاں وہابیت و دیوبندیت کا جنازہ نکل گیا صحیح معنوں میں شرف مسلک اعلیٰ حضرت بخشنے والا، گمراہوں بے دینوں کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں سرشار کرنے والا، متزلزل دلوں میں حقائق و معارف علوم و اسرار کے دریا بہانے والا یہی گھرانہ ہے۔ اس گھرانے کی سب سے بڑی یہ خوبی رہی ہے کہ اس نے اپنا سارا سرمایۂ حیات مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں وقف کر دیا ہے۔ اس خانوادے کے افراد اپنے اپنے دور کے اتباع مسلک اعلیٰ حضرت میں یکتا و یگانہ تھے اور آج بھی ہیں۔

اسی گھرانے کا ایک چمکتا ہوا روشن ستارہ ابھی چند دنوں قبل اپنے مالک حقیقی سے جا ملا جس پر وفاداران مسلک اعلیٰ حضرت کو ناز تھا اس چمکتے دمکتے ستارے کا ہمارے بیچ نہ ہونا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پوری کائنات چلی گئی ہو اس عظیم المرتبت ہستی کے دار فنا سے کوچ کرنے پر ہم ہی نہیں پورا عالم سوگوار ہے کیونکہ ایک عالم کی موت عالم کی موت ہے یقیناً آج ہم جس موڑ پر کھڑے ہیں جس میں مسرت وشادمانی کی بہاریں کم، غم واندوہ کے پہلو زیادہ ہیں۔ کیونکہ جماعت اہلسنت کی جان کہی جانے والی شخصیتیں دھیرے دھیرے ہمارے بیچ سے رخصت پذیر ہوتی جا رہی ہیں۔ دعا ہے رب قدیر انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بات چل رہی تھی اس مرد قلندر کی جس کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ گونڈہ اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں رہنے والے بدد ینوں کا کلیجہ پھٹتا تھا اس کی موجودگی سے اہلسنت و جماعت کے حوصلے اوج ثریا سے باتیں کرتے تھے اس جلیل القدر ہستی کا ذکر جمیل کس پیرائے میں کیا جائے جس کی ذات اپنے آپ میں ایک انجمن تھی وہ مرد قلندر خلوص و للّٰہیت کا کوہ ہمالہ تھا۔

جہاں پر وہ ایک باکمال پیر کا درجہ رکھتا وہیں پر علم و فضل کا بافیض دریا تھا وہ ایک لاجواب خطیب تھا وہ پارسائی کا انمول خزانہ تھا اس کے اندر حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھنے کا ہنر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اخلاق و کردار اخلاص و بے لوثی کی ایک مجسم تصویر بندۂ درویش ولیٔ کامل خدارسیدہ بزرگ پیر طریقت عارف باللہ، رہبر راہ شریعت عامل طریقت مذہبی پیشوا، بے مثال عزم و عمل کا کوہ گراں جرأت و عزیمت کا پہاڑ، مسلک اعلیٰ حضرت کا نگہبان، خانوادۂ حشمتیہ کا مہکتا ہوا گلاب، سلسلۂ حشمتیہ کا بے مثال ترجمان، اہلسنت و جماعت کا محافظ تھا۔

اسی کو زمانہ معصوم ملت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت جانشین شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی معصوم رضا خان قادری مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف انڈیا بانی الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم ضلع گونڈہ کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے۔ ہمیں داغ مفارقت دیکر اپنا رخت سفر باندھ کر خلد بریں چلے گئے۔ ان کے اس دار فانی سے کوچ کرنے پر ہم اپنے احساسات و جذبات و خیالات کا اظہار کیسے کریں؟ یہ فکر ہمیں ستائے جا رہی ہے آج جملہ متوسلین متعلقین محبین لواحقین اور ارادتمندوں کا یہ حال ہے کہ ان کے چہروں پر ملال و افسردگی صاف صاف عیاں ہے۔ افسردگی اس لئے نہیں کہ وہ اب ہمارے بیچ نہ رہے۔ دکھ اس بات پر ہے اس جیسا بے باک نڈر مبلغ مسلک اعلیٰ حضرت کہاں ملے گا؟ اس مرد درویش پر قدرت کی خاص نوازشات تھیں، معصوم ملت ایک ایسے پیر کامل تھے جن کو

دیکھ کر خدا یاد آتا تھا، ہم اپنے احساسات وجذبات وخیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہی کہیں گے کہ ایک عاشق صادق کیلئے اپنے معشوق کی جدائی کسی حادثے سے کم نہیں ہوتی ہے جس کو دیکھنے کے بعد نگاہوں میں نور آتا تھا، خدا یاد آتا تھا، بجھے ہوئے دلوں کو چین و سکون وقرار میسر ہوتا تھا، جسے دیکھ کر مضمحل چہروں پر مسکان ومسکراہٹ آتی تھی، چہرے کھل کھلا جاتے تھے، آج وہ ہمارے بیچ نہ رہا، اس سے بڑی دکھ کی بات اور کیا ہوسکتی ہے۔ ؎

ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ کے محبوب ومقبول بندے اور قابل اعتماد علمائے کرام اپنے تمام تر انوار وبرکات سمیت جس تیزی سے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں یہ کسی قیامت صغریٰ سے کم نہیں ہے۔ گویا کہ اندھیرا اپنا دامن پھیلانے میں مصروف ہے ؎

چمن سے رخصت گل ہے نہ لوٹنے کیلئے
تو بلبلوں کا تڑپنا یہاں پہ جائز ہے

سوگوار:

ظفرالدین رضوی

2/2/2024

آفتاب رضویت، ماہتاب حشمتیت کا وصال پر ملال

پس مردن ہے وعدۂ دیدار
شوق جینے کا کیا کرے کوئی

۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء کی صبح کا وقت ہے تقریباً دس بجے یہ روح فرسا خبر ملی کہ شہزادہ شیر بیشہ اہل سنت، آئینہ مظہر اعلی حضرت، آفتاب رضویت، ماہتاب حشمتیت، پیر طریقت، رہبر رشد وہدایت، راز دار حضور مشاہد ملت، عارف باللہ مفتی اعظم پیلی بھیت شریف حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وصال فرما گئے۔ (الاسترجاع!)

یہ خبر سنتے ہی دار العلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف کے جملہ اساتذہ وطلبہ میں ایک غم کی لہر دوڑ گئی، ادارہ ہذا کے جملہ اساتذہ وطلبہ قادری مہمان خانہ پہونچے اور سب نے تعزیت پیش کی۔ قلب محزون اور آنکھیں اشکبار، اسی عالم میں حضور معصوم ملت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، چہرہ انور پر نظر پڑی تو دیکھا کہ چہرہ بالکل سفید وسرخ ہے معلوم ہو رہا تھا کہ بڑے حضرت نیند میں ہیں اور کوئی حسین خواب دیکھ کر مسکرا رہے ہیں۔ سبحان اللہ العظیم۔

بڑے حضرت حضور معصوم ملت کی زندگی اشداء علی الکفار رحماء بینھم کا عملی نمونہ تھی، آپ تعلیمات رضا ومسلک رضا کے زبردست داعی ومبلغ سرکار شیر بیشہ اہلسنت و حضور مشاہد ملت علیہما الرحمۃ والرضوان کے افکار وخیالات، اور انکے فیوض وبرکات، علم وفضل و زہد وورع، تقویٰ وطہارت کے سچے امین وجانشین تھے اور مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک نقیب وبہترین ترجمان تھے، اور ایک ماہر وکامل مدرس تھے۔ بالخصوص رد وہابیہ ودیابنہ،

گستاخان خدا اور رسول کا رد وابطال آپ کا پیشہ اور طرۂ امتیاز تھا، آپ اکابر کے محبوب اور اصاغر کے مطمح نظر تھے۔ راہ طریقت کے مرشد عظیم تھے اور میدان علم و عمل میں منفرد و ممتاز مقام پر فائز تھے۔ آپ نے سینکڑوں مسلمانان اہلسنت کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت فرمائی اور ان کے دلوں کو عشق رسول سے منور و مجلی کر دیا۔

میرے ممدوح و مخدوم کی مجھ فقیر حشمتی پر بڑی نوازشات ہیں حسی و معنوی دونوں تبرکات سے مالا مال کیا۔ گاہے بگاہے وعظ و بیان، تقریر وخطابت اور فروغ حشمتیت کے واسطے آگے بڑھاتے اور اپنی دعاء مستجاب سے خوب نوازتے، جب ملاقات کے لئے جاتا تو تبسم ریز ہوکر دست شفا کو آگے بڑھاتے، خیریت دریافت کرتے، بعدہ علاقہ یعنی گونڈہ و بلرامپور کے حالات کو معلوم کرتے۔ الغرض نہایت مشفق ومہربان ومحسن ومربی تھے۔

آج ہم سے وہ جدا ہو گئے مگر ان کی یادیں، انمول باتیں، ارشادات و فرمودات، تبلیغ وارشاد کی عطر بیز کرنیں، اقوال ونصائح و تابندہ نقوش ہمیشہ دل و دماغ کو معطر کرتی رہیں گی۔ اور چار یار کے صدقے میں آپ کے پھولتے پھلتے مہکتے چار باغ یعنی چار صاحبزادگان جسمانی یادگار ہیں جو کہ آپ کے حسن و جمال کے آئینہ دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سلامت وباکرامت رکھے، آمین، آج لاکھوں مریدوں وعقیدتمندوں اور ہزاروں تلامذہ کو چھوڑ کر داغ مفارقت دے گئے۔ ایسے عالم ربانی کا اس دار فانی سے رحلت فرمانا اہلسنت و جماعت کے لئے عظیم خسارہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کے امثال ظاہر فرمائے۔ آمین۔ ہم آپ کے جملہ محبین ومعتقدین کو عمومی اور اہل خانہ کو خصوصی طور پر تعزیت پیش کرتے ہیں مولی تعالی سب کو صبر اور اس پر احسن اجر عطا فرمائے، حضور والا کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم آج لاکھوں عوام وخواص کے اجتماع میں پیر اما ہم شریف سعد اللہ نگر

بلرامپور میں شہزادۂ شیر بیشۂ اہل سنت کو سپرد خاک کیا گیا۔ ہمیشہ یہ تاریخی جنازہ اپنوں اور غیروں سب کو یاد رہے گا۔

نور الله مرقده وبرد الله مضجعه و تغمد الله الفقيد بواسع رحمته و أسكنه فسيح جناته، وألهم أهله وذويه الصبر و السلوان

محزون القلب:

فقیر عطا محمد مشاہدی عفی عنہ

خادم التدریس والافتا

دارالعلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف یوپی

۲۴؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز بدھ

پیروں میں ایک بے مثال پیر

موت اٹل حقیقت ہے جس نے اس دنیا میں آنکھ کھولی ہے ایک مقررہ وقت پر اسے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، جانے والے کی موت پر دکھ اور صدمہ بھی فطری بات ہے، لیکن اس صدمے کو برداشت کرنا اور صبر سے کام لینا مطلوب و مقصود شریعت ہے۔ بیشک اللہ عزوجل کے فرمان کل نفس ذایقۃ الموت کے مطابق ہر جاندار کو دنیا سے جانا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور آخرت جاودانی ہے۔ کتنی ہی ہستیاں دنیا میں آئیں اور آفتاب و ماہتاب بنکر چمکیں، لوگوں کو علم وعرفان و عمل سے آراستہ کیں، پھر لوگوں کو سسکتا بلکتا چھوڑ کر روپوش ہو گئیں۔

انہیں ہستیوں میں سے ایک عظیم الشان شخصیت شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم پیلی بھیت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات تھی آپ رحمہ اللہ بڑے نیک، متقی، پرہیزگار، منکسر المزاج تھے۔

آپ امیر و غریب، دست بوس و قدم بوس کی پروا کیے بغیر ہر شخص کی فریاد سنتے تھے۔ راقم الحروف کی نظر میں پیروں میں ایک بے مثال پیر تھے۔ آپ کے وصال پر ملال سے دل نہایت رنج و غم والم میں ڈوب گیا۔ اور رب کی مشیت و رضا کا اقرار کرتے ہوئے درد دروں زبان پر ان کلمات کی صورت میں آیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی و کل شیء عندہ باجل مسمی۔

حضور والا سے پیلی بھیت شریف میں اور پیرا ماہم میں متعدد ملاقاتیں ہوئی ہیں بڑے حق گو، حق شنو، صاف شفاف قلب کے مالک تھے، ہم اس پُر الَم ساعت میں حضور کے شہزادگان فرزان میاں، مہران میاں و دیگر شہزادگان و اہل خاندان کو تعزیت پیش کرتے ہیں

اللہ عزوجل سب کو صبر جمیل اور اس پر جزائے جزیل عطا فرمائے اور آپ کی آخری خواب گاہ پر رحمت و نور کا نزول فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے آمین یا ربّ العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم:
طاہر علی رضوی بحر العلوم
خلیل آباد انصار ٹولہ ضلع سنت کبیر نگر یوپی

مذہبی قوت کی ایک توانا آواز

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

معروف عالم دین شہزادہ حضور مظہر اعلیٰحضرت آبروئے سنیت ولی کامل آقائی مولائی سرکار معصومِ ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی معصوم رضا خان علیہ الرحمۃ کا وصال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور معصوم ملت کی وفات دنیائے سنیت کیلئے عظیم سانحہ ہے آپ مذہبی قوت کی ایک توانا آواز تھے۔ پوری قوم کو ناموسِ رسالت کے عنوان پر بیدار کرنے والے اور فرقہائے باطلہ کے سامنے مضبوط علمی و عملی دیوار تھے۔ حضرت کے سانحۂ ارتحال سے ہم ایک فکری تحریکی اور سچے عاشق رسول سے محروم ہوگئے۔ آپ کی خدمات دینیہ کو ہمیشہ یادرکھا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مولیٰ تعالی پسماندگان و جملہ محبین معتقدین مریدین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

یکے از شرکائے غم:

احقر العباد شمس الدین احمد قادری فیضی

خطیب وامام شاہی جامع مسجد شہباز پور فتح پور یوپی

عالما کبیرا وشیخا عظیما

ومما تدمع له العيون و تدمى له الجفون أن الشيخ الفاضل والمرشد الكامل العالم الاحوذى المفتى الاعظم فى مديرية بيلى بيت و خليفة المفتى الاعظم فى الهند الشيخ محمد معصوم رضا القادرى ابن رئيس المناظرين خليفة الإمام احمد رضا خان القادرى الشيخ محمد حشمت على نوره الله مرقده۔

قد ذهب الى رحمة الله برضاء الله تعالى بعد علالة طويلة انزل الله عليه سحائب الرحمة و شآبيب الغفران وجعل الله الجنة مثواه كان الشيخ رحمه الله جميل الشيم ذا الخلق الكريم متبسما طليق الوجه عالما كبيرا و شيخا عظيما سنيا متصلبا فى الاعتقاد عاملا على مسلك الإمام احمد رضا خان القادرى۔

انى كنت أحبه حبا جما من أعماق قلبى و صميم الجنان و أخيرا اعزى جميع اهل بيته من الأبناء و الاخوان و جميع الأصدقاء و الاحباء بالصبر و السلوى وادعو الله أن يرزقهم صبرا جميلا۔

الكاتب:

الفقير احمد رضا خان الرضوى

من مديرية بهرائص

مفتئ اعظم پیلی بھیت کا وصال اہلسنت کا عظیم خسارہ

شہزادہ شیر بیشۂ سنت، عکس مظہر اعلیٰ حضرت، علم وفضل کے تاجدار، تقویٰ وطہارت وسادگی کا مجسمہ، اخلاق حسنہ کے پیکر، اوصاف جمیلہ کے حامل، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خانصاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا اس دار فانی سے رخصت ہونا یقیناً اہلسنت وجماعت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے۔ حضرت کی پوری زندگی اسلام وسنیت کی نشر واشاعت مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج احقاق حق وابطال باطل فرقہائے باطلہ کی بیخ کنی اور خدمت دین وفروغ علم متین کے لئے وقف تھی۔

ہمارے علاقہ والوں پر حضرت کا خاص کرم رہا جلسہ وجلوس نکاح خوانی اور نماز جنازہ اور فی سبیل اللہ دعا تعویذ کے حاجتمندوں کے لئے حضرت کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تھا۔ حضرت کی بارگاہ میں آنے والے کی نہ امیری دیکھی جاتی تھی نہ غریبی نہ اس کی شان وشوکت بلکہ اس کا عقیدہ اور اس کی ضرورت حضرت ایک پیر کامل ہونے کے ساتھ ایک بہترین مربی واستاذ بھی تھے۔ اور ایک مدت تک آپ نے فخر العلوم بلرام پور، انوار الرضا گوراچوکی اور الجامعۃ الحشمتیہ پپراماہم میں تشنگان علوم دینیہ کو علم وحکمت کے جام سے سیراب فرمایا ہے۔ اور آپ سے استفادہ کرنے والوں میں اپنے وقت کے جید علماء کرام کی معتد بہ تعداد پائی جاتی ہے۔ دارالعلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف میں تدریس کے زمانے میں جب بھی اساتذہ دارالعلوم کی حضرت سے ملاقات ہوتی تو حضرت اپنے مفید مشوروں سے نوازتے اور اپنے تجربہ کی روشنی میں اساتذۂ کرام کی رہنمائی فرماتے۔ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پپراماہم حضرت کی ایک عظیم یادگار ہے۔ اللہ رب العزت اس دینی قلعہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائے۔ اور حضرت کے فیوض وبرکات سے ہم سنیوں کو مالامال فرمائے اور آپ کے صاحبزادگان ومریدین ومتوسلین اور پورے خانوادہ حشمتیہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم: محمد ادریس رضا رضوی حسین آباد اترولہ ضلع بلرام پور یوپی

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۲۴ء

پیر کامل عارف باللہ

ابھی ابھی خبر جانکاہ ملی کہ شہزادہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند پیر کامل عارف باللہ حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتی اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال پر ملال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ رجعون۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے آمین اور آپ کے جملہ اہل خانہ و محبین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم:

حریص فیض قادری

حضرت مولانا محمد آصف رضا سیفی

پرتاپ گڑھ

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

ایک مومن صالح موت اور قبر کو اس لئے پسند کرتا ہے کہ وہاں حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت یقینی ہے، حضرت حبان بن اسود نے فرمایا: ’’**الموت خیر یوصل الحبیب الی الحبیب**‘‘ موت بہترین شئے ہے جو حبیب کو حبیب سے ملا دیتی ہے۔

مورخہ ۱۰/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲/جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ کی صبح یہ روح فرسا خبر ملی کہ فخر علم و آگہی شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت، پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ کا وصال پر ملال ہو گیا۔ ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت معصوم رضا بھیا علیہ الرحمۃ کی پوری زندگی سعی پیہم اور جہد مسلسل سے عبارت ہے، آپ نے سعد اللہ نگر اور اس کے اطراف و اکناف میں علم و فضل کے چراغ جلائے، طریقت و معرفت کی قندیلیں روشن کیں، قوم کے مردہ تن میں ایمانی روح پھونکی اور باطل و گمراہ فرقوں سے ٹکراتے رہے۔ ہم اور انصار العلوم دھسوا کے اساتذۂ کرام، طلبہ اور ارکان کی طرف سے اہل خانہ، مریدین، متوسلین کو تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کی قبر پر رحمت و انوار کی بارش فرمائے۔ اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوگوار غلام جیلانی فیضی
پرنسپل دار العلوم انصار العلوم
دھسوا ایٹ رام پور بلرام پور

اہل سنت کے نگہباں حضرت معصوم تھے

پیر طریقت رہبر راہ شریعت شہزادہ شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا قادری رضوی حشمتی قدس سرہٗ کی رحلت ہم اہل سنت کے لئے غم واندوہ سے ڈوبی ہوئی خبر ہے۔ خصوصاً آج ہم اپنے حشمتی برادران کے اس غم کی گھڑی میں برابر کے شریک ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت معصوم ملت موجودہ صدی کے قابل فخر عالم دین تھے جن کی خدمات سے دنیا ہمیشہ مستفید ہوتی رہے گی، آپ کا شمار اکابرینِ اہل سنت میں تھا جو اپنے کردار و عمل سے اک جہاں روشن کر گیا۔ گلشن حشمت میں آپ وہ پھول تھے جس کی خوشبو ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی، دورِ حاضر میں آپ نے دین و مسلک کی وہ خدمت کی ہیں جس کی کوئی تمثیل نہیں۔ آپ نے اپنے بیان وخطاب اور فقہ و افتاء کے ذریعہ دین وسنت کی زبردست خدمت انجام دی ہیں جس کی بنیاد پر یہ کہنا پڑتا ہے کہ:

"معصوم رضا واقعی معصوم رضا تھے"

کہ ہمیشہ تحفظ ناموس رسالت کی پہریداری کرتے ہوئے اس دارِفانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

"اہل سنت کے نگہباں حضرت معصوم تھے"

اللہ عزوجل جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ النبی الکریم۔

شریک غم:

محمد علاؤالدین قادری رضوی ثنائی

صدر افتا: محکمہ شرعیہ سنی دارالافتاء والقضاء

پوجانگر میرا روڈ ممبئی

شیر رضا اکیڈمی وسئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعزیت نامہ

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

سیدی وسندی آقائی مولائی ، مفتی اعظم پیلی بھیت شریف وشہزادۂ مظہر اعلیٰحضرت حضور علامہ ومولٰینا مفتی محمد معصوم الرضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کا انتقال پر ملال آل انڈیا شیر رضا کے کارکنان ہی نہیں بلکہ ہندو پاک کے اہلسنت وجماعت کے تمام مسلمانوں کا زبردست اور ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔حضور معصوم ملت نے تاحیات مسلمانوں کے قلوب واذہان میں عشق رسول کا چراغ ہی روشن کرنے کا کام کیا۔آپ نے بڑی بے باکی وجاں بازی کے ساتھ بے خوف ہو کر مسلک اعلیٰ حضرت کا کام انجام دیا۔اورہاں اگر یہ کہوں تو بے جانہ ہوگا کہ آپ اشداء علی الکفار ورحماء بینھم کے بھی مصداق تھے۔کیونکہ گستاخان رسول سے تاحیات آپ کا خود بے زار رہنا اوران سے بیزاری کا اعلان کرنا ہی آپ کا شعار رہا ہے۔مزید انبیأ وصحابہ واہلبیت واولیاء کے محبان سے بڑی نرمی وسادگی کے ساتھ گفتگو فرمانا کہ ایسا لگتا تھا برسوں سے جان پہچان ہے۔

وہابیت ودیوبندیت وصلح کلیت کے لئے حضور معصوم ملت کا وجود ہی کسی آفت سے کم نہیں تھا۔آپ ایسے حق گو عالم تھے کہ جن کے انتقال سے دنیا کے تمام مسلک اعلیٰ حضرت کے پیروکاروں کو ایک بڑا دھچکا پہنچا ہے۔

پروردگار عالم حضور معصوم ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو اعلیٰ علیین میں بلند وبالا وارفع

واعلیٰ مقام عطافرمائے۔اورآپ کے شہزادگان علامہ مفتی محمد فرزان رضاخان، علامہ محمد مہران رضاخان، علامہ محمد فاران رضاخان، حافظ وقاری محمد فرمان رضاخان صاحبان ومتوسلین، محبین، معتقدین، معتمدین، منتسبین، مریدین سب کوصبر جمیل عطافرمائے۔آمین ثم آمین یارب العٰلمین بجاہ حبیبک سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

شریک غم:

منجانب آل انڈیا شیر رضا اکیڈمی وسئی ممبئی

محمد رفیع اللہ خان رضوی حشمتی المصباحی

۲۵؍جنوری ۲۰۲۴ء

مفتی اعظم پیلی بھیت کا وصال

اہلسنت والجماعت کے لئے عظیم خسارہ

کل مورخہ ۲۲ رجنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر سوشل میڈیا کے ذریعے یہ خبر ملی کہ مفتی اعظم پیلی بھیت پیر طریقت رہبر شریعت فخر خانوادۂ حشمتیت حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ کا وصال ہو گیا۔

یہ خبر سن کر دل کو بہت تکلیف ہوئی برجستہ زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون نکلا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے میں حضرت کو غریق رحمت فرمائے اور جملہ مریدین متوسلین بالخصوص برادران وصاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔آمین ثم آمین۔

شریکِ غم:

عبدالسلام رضوی جامعی

قاضی شرع حسین آباد واطراف

۲۳ رجنوری ۲۰۲۴ء بروز منگل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا خبر تھی موت ایسا سانحہ جائے گا

اس زمیں کی پستیوں میں آسماں سوجائے گا

یہ جانکاہ اور روح فرسا خبر سن کر نہایت افسوس ہوا کہ چراغ خانوادۂ شیر بیشہ اہلسنت شہزادۂ مظہر اعلیٰحضرت پیر طریقت حضرت علامہ مفتی معصوم الرضا خان حشمتی صاحب قبلہ اس دار فانی سے دار جاودانی کی جانب روانہ ہو گئے۔

موت اس کی ہے کرے جسکا زمانہ افسوس

یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

یقیناً حضرت اہلسنت کا ایک عظیم سرمایہ تھے اور آپ کی درسگاہ کا یہ عظیم سبق تھا کہ:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے

ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

آپ کا یہی سبق اہلسنت کے ایمان کی حفاظت کے لئے کافی ہے۔اور آپ کی بلندیٔ درجات کا عظیم ذریعہ بھی ہے۔ہم آپ کے جملہ اہل خانہ اور شہزادگان سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ رب تعالیٰ جملہ شہزادگان و مریدین و متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شریک غم:

حمادرضا مرادآبادی

شہزادہ سرکار شیر بیشہ اہلسنت کا وصال پُر ملال

حضرت علامہ و مولانا مفتی معصوم رضا حشمتی علیہ الرحمہ کی زیارت پہلی بار وزیر گنج گونڈہ میں زمانہ طالب علمی میں کی تھی۔ دوسری بار، خطیب اہلسنت علامہ غلام محی الدین سبحانی صاحب علیہ الرحمہ کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں حضرت علیہ الرحمہ کے ادارے میں جانا ہوا اور ملاقات ہوئی۔

اس وقت حضرت علیہ الرحمہ ہم تمام کو سمجھا رہے تھے کہ ”مومن کے جوٹھے میں شفا ہے“ اور بھی بہت ہی قیمتی معلومات آپ نے فراہم کی تھیں۔

حضرت! اہلسنت کا ایک سرمایہ تھے، اور انتہائی حق گو، برجستہ غلطی پر ٹوک دیتے آپ کسی کے ظاہری جاہ و جلال سے ہرگز مرعوب نہ ہوتے تھے۔ رب العزت درجے بلند فرمائے۔

حسن نوری گونڈوی

۷۸۶
۹۲

افسوس! خانوادۂ حشمتیہ کا وارث وامین نہ رہا

۲۲ر جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ بعد فجر کئی فون اور میسیج آئے کہ یادگار شیر بیشۂ اہل سنت شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت راز دار مشاہد ملت خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتیٔ اعظم پیلی بھیت طویل علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی خبر رحلت آپ کے محبین ومعتقدین مریدین ومتوسلین کے لئے انتہائی روح فرسا جگر خراش اور دل پاش پاش کر دینے والی ثابت ہوئی۔ آپ تبلیغ ودعوت اسلام وسنیت کی نشرو اشاعت اور فروغِ مسلک اعلیٰ حضرت میں بالکل اپنے والد ماجد شیر بیشہ اہلسنت کے عکس جمیل اور ''الولد سر لابیہ'' کے مصداق تھے۔ اپنوں سے اخوت ومروت اور بد مذہبوں سے شدت وغلظت آپ کو ورثہ میں ملی تھی۔ آپ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کے حسین پیکر تھے آپ اپنے والد ماجد کی ان پیشین گوئیوں میں سے ایک تھے جو کبھی دوران اکل وشرب دستر خوان پر حضرت نے محدث اعظم ہند سے فرمائی تھی۔

آپ آغوش والدین کریمین کے علاوہ ہندوستان کی دو عظیم دینی مرکزی درسگاہ از ہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اور منظر اسلام بریلی شریف کے قدیم ونامور اور لائق فخر تعلیم یافتہ تھے۔ آپ کی ذات سے خلق خدا کی ایک بڑی تعداد طلب بیعت وارادت اور اکتساب رشدو ہدایت کے لیے وابستہ تھی۔ آپ کے اندر دینی ملی مذہبی مسلکی قیادت ونمائندگی کا عنصر بھی بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ جس کے ذریعے لوگوں کے دینی ملی شرعی مسائل کا حل فرما کران کی عائلی معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنا دیا کرتے تھے۔ دور دور تک پھیلا ہوا ہمارا اہل سنت کا علاقہ سعد

اللہ نگر شیر و شکر کی طرح مل جل کر آپس میں جو محبت کی سوغات بانٹ رہا تھا وہ آپ ہی کے صدائے دل نواز کا فیض تھا۔ افسوس آج ہم لوگوں کو داغ مفارقت دیکر دار فانی سے دار بقاء بہت دور وہ عرش آشیاں جنت الفردوس میں آرام فرما ہے ۔

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہوترا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہوترا

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ پاک آپکی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر اسے ذریعہ نجات و ترقی درجات بنائے، آپکے خاندان و صاحبزادگان و جملہ پسماندگان کو توفیق صبر واجر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط:
غلام احمد ربانی برکاتی
سعد اللہ نگر بلرامپور

کس سے اس درد و مصیبت کا بیاں ہوتا ہے
آنکھیں روتی ہیں دل روتا ہے قلم روتا ہے

نہایت ہی دکھ کے ساتھ یہ خبر دی جارہی ہیں کہ عالم اسلام کی ممتاز وقد آور شخصیت، شہرۂ آفاق عالم دین نمونہ سلف مظہر حضور مشاہد ملت پیر طریقت رہبر راہ شریعت مفتی اعظم شہر پیلی بھیت حضور معصوم ملت دامت برکاتہم العالیہ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم گونڈہ اب ہمارے درمیان نہ رہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

انتقال کی خبر سن کر کے چند منٹ کے لیے سکتا طاری ہوگیا، قدموں تلے زمین کھسک گئی، یقین ہی نہیں ہورہا تھا کہ سچ مچ ایسا ہوا ہے لیکن موت برحق ہے ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔۔ یقیناً حضور معصوم ملت خانوادہ حشمتیہ کی علمی وروحانی امانتوں کے وارث وامین تھے سلسلہ بیعت وارشاد کا جو فریضہ آپ انجام دے رہے تھے۔ وہ یقینا دور حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے جس کے ذریعہ باطن کی تطہیر اور اسلامی معاشرے کی تشکیل میں مدد ملتی ہے اس کو آگے بڑھانے کے لئے متقی وپرہیزگار، عالم باعمل اور صوفی باصفا کی ضرورت ہوتی ہے جس کی رہنمائی میں منازل طریقت طے کئے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ حضور معصوم ملت کی ذات وہ ذات ہے کہ جن کے تقویٰ وطہارت اور علمی جلالت وروحانی شوکت کا اعتراف اکابر علماء ومشائخ کو ہے۔

علاقہ سعد اللہ نگر کی سنیت آپ ہی کی رہین منت ہے علاقہ سعد اللہ نگر کے گلشن سنیت میں جو بہار ہے وہ حشمتی سرکار کا فیض ہے، اس مرشد کامل کے دامن کرم سے وابستگی کا ثمرہ ہے کہ ہمارے ایمان وعقیدے محفوظ ہیں۔

فقیر راقم الحروف پر مرشد برحق کا بے پایاں احسان وکرم ہے جس کو ہم اپنی زندگی کی

آخری سانس تک نہ بھول پائیں گے۔وہ مجھے بیٹے کی طرح مانتے تھے۔رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ جل مجدہ الکریم آپ کے فیضان وکرم سے ہم غربائے اہلسنت کو ہمیشہ مالامال فرمائے۔اورآپ کے درجات کو بلند فرمائے اورآپ کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے مستفیض فرمائے آمین۔

شرف الدین خاں حشمتی،

نامہ نگارروزنامہ راشٹریہ سہارا،اردو،

مشاہد نگر گونڈہ

معصوم ملت میرے آقائے نعمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

علیہ و علی آلہ و صحبہ وبارك وسلم

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے

قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

اولیاء کاملین کی بزرگان دین نے عمومی طور پر دو قسمیں بتائیں۔اولیاء ظاہرین و اولیاء مستورین۔اولیاء ظاہرین وہ جنہوں نے اپنی ولایت ظاہر فرما کر خلق کو کھلے عام مختلف طریقوں سے فیض پہنچایا، مثلاً اکابر اہلسنت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔اولیاء مستورین وہ جن پر ولایت کا چھپانا فرض ہے۔ان کی ولایت غیرت الٰہیہ کے پردوں میں ہے۔حتی کہ عوام سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی عام مسلمان ہے۔مزید تفصیل کتب سرکار اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ عنہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

بہر حال مقصد حقیر کا اللہ عزوجل کے ایک ایسے ہی مقرب بندے کا حال بیان کرنا ہے جن کے نور ولایت سے ایک زمانہ مستفید ہوا اور ہو رہا اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔اس لیے کہ سرکار جنید بغدادی رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں **الحکایات جند من جنود اللہ تعالیٰ تقوی بھا قلوب المریدین۔** بزرگان دین کے واقعات اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہیں ان سے اہل ارادت کے دل مطمئن اور ثابت قدم ہوتے ہیں۔

بندہ بات کر رہا ہے، حامیٔ سنن، ماحی فتن، قطب زمن، کامل ہدایت، صاحب ولایت، مجاہد میدان کرامت، خزانۂ علم و حکمت، یگانۂ حلم و عصمت، خلیفہ و شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت،

مولینا مفتی الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی قدس سرہٗ القوی کی جنہوں نے اپنی مبارک زندگی عشق خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر قربان کردی۔

فقیر محو دیدار جنید زماں حضور ناصر ملت تھا، پیچھے سے کسی نے آواز دی بڑے حضرت کو باہر لائے ہیں۔لوگ حضرت کی زیارت کی خاطر قادری مہمان خانے کی طرف دوڑے۔ابھی میں بیٹھا ہی تھا سوچا کہ کچھ دیر رخ مرشد کی زیارت کی جائے پھر تھوڑی دیر کے بعد بڑے حضرت کے ہاں حاضر ہوؤں گا۔اتنے میں حضرت پیرومرشد مدظلہ النورانی نے فرمایا''تم بھی جاؤ،تم بھی ملاقات کرآؤ بیٹا! بڑے حضرت صاحب ولایت بھی ہیں اور صاحب کرامت بھی'' فقیر اپنے رب کریم کی حمد بجالایا پھر حضرت کی زیارت کے لیے نکلا۔ان دنوں حضرت کو آئی سی یو سے باہر آئے کچھ ہی دن ہوئے تھے۔اس وقت جو منظر دیکھا اب بھی پیش نگاہ ہے۔ حضرت کے ساتھ ایک صاحب بیٹھے ہیں جن کے ہاتھ میں الوظیفۃ الکریمہ ہے۔وہ صاحب بیٹھے وظائف کا پہلا حرف بتاتے ہیں حضرت بقیہ وظیفہ پڑھنا شروع کردیتے ہیں ایسے ہی دیر تک پڑھتے رہے۔میں وہیں بیٹھا رخ انور کی زیارت کررہا تھا۔چائے لائی گئی سب نے بسم اللہ شریف پڑھ کر چائے پینا شروع کردی۔ بڑے حضرت کو دیکھا کہ ابھی تک پڑھ ہی رہے ہیں۔ایک گھونٹ پی پھر دوبارہ اتنی ہی دیر تک پڑھتے رہے اور لبہائے مبارکہ ہلتے ہیں حتی کہ ایسے ہی چائے ختم کی۔ یہاں میں حیرت میں کہ مولی! یہ تیرے کون سے بندے ہیں کہ ابھی بظاہر طبیعت اتنی نازک کہ بغیر کسی سہارے کے بیٹھ نہیں پارہے مگر تیرے عشق و ذکر کی ایسی دھن کہ فرائض تو کجا مستحبات و وظائف ترک کرنے پر راضی نہیں۔سچ ہے کہ ایسوں ہی کے بارے میں فرمایا گیا:

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ○

اور جنہوں نے ہماری راہ میں مجاہدہ کیا ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

اولیاء کرام کے حالات ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو پچھلے اولیاء کرام کی کرامات اور جلالت شان کے معترف ہیں مگر اپنے دور کے اولیاء کرام کی کرامات کا انکار کرتے ہیں، ایسوں کے بارے میں حضرت ابوالحسن شاذلی رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''ان کی مثال یہود جیسی ہے جنہوں نے رسول خاتم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا زمانہ پایا توان کا انکار کیا۔ اور موسیٰ علیہ السّلام کا زمانہ نہ پایا مگر ان کی تصدیق کی''۔

امام اجل عبداللہ یافعی یمنی رضی المولیٰ عنہ فرماتے ہیں:

(ایک طبقہ) ''وہ بھی ہے جو اپنے زمانے کے اہل اللہ کی کرامتوں کے قائل ہیں، مگر اپنے دور کے اولیاء اللہ کو جان لینے کے باوجود ان کی تعیین نہیں کرتے یہ لوگ بھی اولیاء اللہ کے فیض سے محروم ہیں''۔ امام یافعی کا کلام ختم ہوا۔ (روض الریاحین شریف، صفحہ ۹۸)

مختصر حالات:۔ حضرت کی ولادت باسعادت

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ مطابق ۶ جون ۱۹۵۱ء روز شنبہ ہوئی۔ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ کو حضور قطب المشرق شیر بیشۂ سنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ عنہ نے بسم اللہ شریف پڑھائی۔ قرآن پاک آپ نے خلیفۂ مفتی اعظم ہند حافظ محمد عمران رضوی صاحب علیہ الرحمہ سے پڑھا۔ حضور شیر بیشۂ سنت رضی المولیٰ عنہ کی رحلت کے بعد حضور مشاہد ملت رضی المولیٰ عنہ نے آپ کو خلیفۂ شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا ملک نیاز احمد صاحب علیہ الرحمہ کے ہاں کانپور بھیجا۔ بعد کو پیلی بھیت شریف تشریف لائے کچھ عرصے یہاں تعلیم حاصل کی پھر دو سال تک الجامعۃ الاشرفیہ میں پڑھتے رہے۔ ۱۹۷۳ء میں منظر اسلام بریلی شریف تشریف لائے، حضور مفتی اعظم ہند رضی المولیٰ عنہ کے سائے تلے درس نظامی کی تکمیل کرکے سند فراغت

حاصل کی۔

آپ نے جن اساتذہ سے علوم دینیہ حاصل کئے ان میں حضور حافظ ملت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، بحر العلوم مفتی عبدالمنان اعظمی، جلالت العلم حضور مشاہد ملت، حضرت علامہ عبدالرؤف بلیاوی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ ہمارے پیر ومرشد فرماتے ہیں کہ یہ سب (شہزادگان شیر بیشۂ سنت) ٹاپر تھے اور ہر علم میں ہمیشہ آگے رہتے تھے۔ بعد فراغت ہی آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ مدرسہ فخر العلوم بلرامپور، مدرسہ انوار الرضا گورہ چوکی، الجامعۃ الحشمتیہ پیلی بھیت شریف، الجامعۃ الحشمتیہ پپراماہم میں آپ نے تدریسی خدمات انجام دیں اور اپنے علم وفیض سے ایک بڑے گروہ علماء کو مستفیض فرمایا۔ شاید اسی وجہ سے بہت سے علماء بڑے حضرت کے مرید ہیں۔ حضرت کی کل تدریسی مدت کم وبیش ۳۱؍سال ہے۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں اس دوران کتنے تشنگان علم وفن نے بڑے حضرت کے میکدے سے اپنی پیاس بجھائی ہوں گی۔ ابھی حال ہی کی بات ہے بڑے حضرت ایک صاحب کو جو حضرت کے مدرسے میں استاذ ہیں ڈانٹ رہے تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے طلبہ کو ان غلطی پہ مارا تھا۔ بڑے حضرت خوب برہم ہوئے اور فرما رہے تھے تم نے ہمارے مدرسے کے بچے کو مارا مطلب ہمیں مارا۔ تم نے بہت غلط کیا۔ تم نے ہمیں تکلیف پہنچائی۔ وہ معافی مانگتے رہے اور وعدہ کر کے گئے کہ اب کی دوبارہ ایسا نہ ہوگا۔ اس سے حضرت کا اپنے شاگردوں اور مدرسے سے قلبی لگاؤ کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس مدت میں نہ صرف تدریسی خدمات انجام دیں بلکہ ہندو پاک کے مختلف گوشوں کے دورے فرمائے اور وہاں اپنے والد ماجد کے مشن یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر واشاعت کا کام کیا۔ دین وسنیت کی خدمت دل وجان سے کی۔ رضائے الٰہی کے لئے تعویذ نویسی کے ذریعے خدمت خلق کا کام شروع کیا جو کہ ابھی تک جاری وساری ہے۔

کہتے ہیں جب بڑے حضرت نے مدرسہ الجامعۃ الحشمتیہ پپرا ماہم میں پڑھانا شروع کیا اور مساجد کو خالی پایا تو روازنہ ڈنڈا لے کر آس پاس کے گھروں اور کھیتوں میں تشریف لے جاتے اور سنیوں کو پکڑ پکڑ کے نماز کے لئے لاتے۔ان کا رعب ودبدبہ اس قدر تھا کہ کوئی ایسا نہ تھا جو بڑے حضرت کی بات نہ مانتا ہو۔ ہمارے حضرت جنید زماں نے ایک دفعہ فرمایا ''یہ بڑے حضرت قاضی کا کام کرتے ہیں''۔اور اشارہ سلطنت اسلامیہ کے قاضی کی جانب فرمایا۔ان دنوں وہ لوگ جھونپڑیوں میں رہتے تھے حضور معصوم ملت وحضور ناصر ملت کی عطاؤں سے اب بڑے بڑے سیٹھ اور بابا کہلاتے ہیں۔اس پورے دور میں بہت سے اختلافات رونما ہوئے، زمانے نے رنگ بدلا۔ ماڈرنائزیشن ولبرلائیزیشن نے تو بہت سی خانقاہیں تباہ کر ڈالیں۔روپیوں پیسوں نے قوم کے رہبر کہلانے والوں کی آنکھ اندھی زبان گونگی کردی۔کانچ کی بلڈنگوں، مہنگی گاڑیوں نے لوگوں کے ہوش اڑا دئے۔مگر یہ کہاں دنیا کی زیب وزینت پہ مرنے والے تھے۔ایسوں ہی کے بارے میں قرآن پاک میں آیا:

اِنَّہٗ لَیۡسَ لَہٗ سُلۡطٰنٌ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ۝

بیشک ان پر شیطان کا کوئی زور نہیں چلتا جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

یہ تو محو جمال حضرت عشق ہی رہے اب بھلے ہی دنیا سج سنور کے کتنی دفعہ ان کے پاس آئی انہوں نے اپنی ٹھوکروں پہ رکھا۔اور اللہ عزوجل نے بڑے بڑے دنیاداروں کو ان کے قدموں میں لاکر کھڑا کردیا کہ حضرت ہمارا فلاں کام کردیں تو کرم ہوگا۔

حضرت کے مقام ومرتبہ کی ایک جھلک:

بعض ثقہ لوگوں سے معلوم ہوا کہ ابھی کچھ برس پہلے ضلع گونڈہ میں سیلاب آیا تھا، جس کے سبب بہت سی قبریں کھل گئیں اس طرح ایک خاتون کا جسم مع کفن بالکل اوپر کی طرف

آ گیا۔کفن خراب ہونا در کنار میلا تک نہ ہوا تھا۔اور وہ گلاب جو تدفین کے وقت قبر میں ڈالے تھے ابھی تک تر و تازہ تھے۔لوگ اکٹھا ہوئے معلوم چلا کہ یہ صاحبہ علیہا الرحمہ بڑے حضرت کی مریدہ ہیں جن کے وصال کو کئی سال گزر گئے۔سوچئے کہ جب مریدہ کا یہ حال ہے تو پیر کا حال کیا ہوگا؟ حضور معصوم ملت کی جلالت شان معلوم کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جس مزار شریف پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہیں وہاں سے جواب پاتے ہیں۔للہ الحمد۔

جب حضرت آئی سی یو میں تھے روزانہ سرکار مظہر اعلیٰ حضرت، پیرانی دادی حضور صاحبہ، حضور محبوب ملت، حضور مشاہد ملت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ارواح طیبہ حضرت کے پاس آیا کرتیں۔حضرت کھلی آنکھوں سے ان کا دیدار کرتے اور باتیں کرتے۔پچھلے رجب شریف کو جب حضرت پیلی بھیت شریف میں تھے، بار بار آئینہ دیکھ رہے تھے۔حضور مہران میاں صاحب قبلہ نے عرض کی کہ بارہا آئینہ دیکھنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا تمہارے دادا حضور آئے تھے اب پھر آنے والے ہیں۔اب بھی اکثر سرکار مظہر اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ عنہ اکثر اپنے پیارے لاڈلے مرید اور شہزادے کے پاس تشریف لاتے ہیں۔سبحان اللہ وبحمدہ۔

ایک ڈاکٹر حضرت کے پیروں کا علاج کیا کرتا تھا علاج مہینوں چلا۔حضرت نے ایک دفعہ جلال میں آکر فرمایا۔تم اتنے وقت سے یہاں آرہے ہو اور علاج نہ کر پائے میں چاہوں تو دم کردوں اور ابھی ٹھیک ہوجاؤں۔اور بات صحیح بھی ہے کتنے بیمار آکر حضرت کی صرف دعا ہی سے شفایاب ہوکے چلے جاتے ہیں۔مگر اولیاء اپنا تصرف اور اپنی طاقت اپنی ذات کے لئے استعمال نہیں کرتے بلکہ رضائے الٰہی کے لئے کرتے ہیں،اس سے مسلمانان اہلسنت کی مدد کرتے ہیں۔

یہ مختصر حالات میں نے بتوفیق اللہ لکھے اور حقیقت یہ ہے کہ ''ولی را ولی می شناسد'' کوئی غیر عارف، عارف باللہ کی شان کما حقہ بیان ہی نہیں کرسکتا۔اور اگر کرے تو اس میں خطا کا

امکان ہے۔ پھر فقیر تو خود اپنی بے بضاعتی کا معترف ہے۔ انشاءاللہ کسی روز بتوفیق اللہ وبعون حبیبہ الکریم جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دیگر اوصاف مبارکہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔ اور دعا یہ ہے کہ مولیٰ کسی اپنے لائق اور پیارے بندے سے شہزادگان شیر بیشۂ سنت کے حالات طیبہ تحریر کرائے۔ آمین۔

آخر میں دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل حضور معصوم ملت و اچھے حضرت و ناصر ملت سرکار کا سایۂ کرم صحت و عافیت کے ساتھ ہم غلاموں پر تادیر قائم رکھے اور ان کے طفیل ہمیں شفاء عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین و بحرمۃ سیدنا الغوث الاعظم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم۔

سگ بارگاہ جنید زماں
غلام ناصر حشمتی غفرلہٗ القوی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

آج بروز دوشنبہ مبارکہ ۲۲/جنوری بعد نماز فجر داعی عشق رسالت، رونق بزم رضویت چراغ انجمن حشمتیت شیدائے اعلیٰ حضرت خلیفہ تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم عالم شہزادہ حضور شیر بیشہ اہل سنت شیخ کامل حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی حشمتی مفتی اعظم پیلی بھیت شریف اس دار فانی سے دارِ بقا کو کوچ فرما گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بلاشبہ یہ خبر تمام مریدین ومعتقدین ومتوسلین کے لئے دل خراش ہے، مگر رضائے الٰہی میں راضی رہنا ہی مومن کی شان ہے، خدمت دین وسنیت کی خاطر جس خلوص سے حضور معصوم ملت نے جدوجہد کی ہے وہ نا قابلِ فراموش ہے، اب تو ادھر ادھر جانے کے لئے ایک سے بڑھ کر ایک گاڑیاں دستیاب ہیں اور راستے بھی ہموار ہیں مگر جس وقت آپ کے دینی دورے ہوتے تھے، اس وقت نہ ایسی گاڑیاں تھیں اور نہ ہی ہموار راستے، گونڈہ بلرام پور بستی و اطراف واکناف کے راستے انتہائی دشوار اور پر خطر ہوا کرتے تھے، مگر کبھی آپ پیچھے نہ ہٹے ، بلکہ شیر بیشۂ اہلسنت کی راہ پر چلتے ہوئے فرقہائے باطلہ کی دھجیاں اڑاتے رہے، میں نے جب ہوش سنبھالا تو حضرت کے پاس ایک خستہ حال جیپ ہوا کرتی تھی جو ابھی بھی ہے اسی سے حضرت علاقے بھر کے اور دور دراز کے سفر کیا کرتے تھے، کبھی آپ میں مال وزر کی طلب نہ دیکھی گئی، صرف اور صرف اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کے

لئے آپ سنیوں کو وہابیوں و دیگر فرقہائے باطلہ کی سازشوں اور ان کے فتنوں سے بچاتے رہے، تصلب فی الدین ایسا کہ شیر بیشۂ اہلسنت کی یاد آتی تھی، چہرے پر عشق رسول کی ایسی چمک کہ آنکھ دیکھے تو دل منور ہو جائے اور رعب و جلال ایسا کہ غیر دیکھتے ہی مرعوب ہو جایا کرتے تھے۔

اللہ کریم ہمارے حضرت کے درجات بلند فرمائے، اور آپ کے تمام شہزادگان و جملہ لواحقین ومریدین ومتوسلین کو صبر جمیل اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

نوٹ: حضور معصوم ملت کی نماز جنازہ ۲۴؍جنوری بروز بدھ بعد نماز ظہر الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پیر اماہم میں ادا کی جائے گی۔

(یہ اعلان پہلے کیا گیا تھا، بعد میں نماز جنازہ اے۔جی ہاشمی انٹر کالج کے عقب میں نہایت وسیع و عریض میدان میں ہوئی تھی)

شریک غم:
محمد سبطین رضا قادری،
ایدہا سعداللہ نگر بلرام پور،

آہ معصومِ ملت!

انا للہ و انا الیہ راجعون

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

آنکھیں رورو کے سجانے والے   جانے والے نہیں آنے والے

معصومِ ملت کی ولایت کی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ نے اجمیر معلیٰ میں آج سے چار روز پہلے ہی اپنی رحلت کی خبر دے دی اور کہا کہ مجھے دوروز کے اندر پیلی بھیت شریف لے کر چلو ورنہ آپ لوگوں کو مجھے لے جانے میں پریشانی ہوجائیگی۔

دل کی حالت بیان سے باہر ہے۔آپ کے جانے سے دین وملت کو نا قابلِ تلافی خسارہ ہوا ہے۔اس غم کی گھڑی میں ہم انکے اہل خانہ کے ساتھ شریک ہیں اور حضرت کی مغفرت کے لئے دعا گو ہیں۔مولی کریم حضرت کی بال بال مغفرت فرمائے ان کو جنت میں اعلی سے اعلی مقام پر فائز فرمائے،ان کے لواحقین پر صبر جمیل کی برکات نازل فرمائے،اہل سنت کو انکا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فقیر حقیر غلام مصطفٰے خان نوری ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موت العالم موت العالم

شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت پیر طریقت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خاں صاحب قبلہ حشمتی علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال کی خبر سے بہت افسوس ہوا۔

دار العلوم اہلسنت جامعۃ الرضا کے اساتذہ وطلبہ وارا کین و منتظمین شریک غم ہیں۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے تصدق آپ علیہ الرحمہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہم عقیدت مندوں کو آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

محمد ثقلین رضا حشمتی

مہتمم دار العلوم اہلسنت جامعۃ الرضا

محلہ سلارا، قصبہ اچولی ضلع بارہ بنکی (یو، پی)

زندہ باد اے مسلک احمد رضا کے ترجمان

مخزن فیضان شریعت و معرفت، وارث علوم مظہر اعلیٰ حضرت، شہزادۂ حضور شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا (المعروف حضور معصوم ملت) علیہ الرحمۃ والرضوان۔ مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف۔ وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جس عظیم المرتبت ذات گرامی کو عہد شعور سے ہم ''دامت برکاتہم القدسیہ'' لکھتے آئے ہیں آج انہیں ''علیہ الرحمۃ والرضوان'' لکھتے ہوئے قلم کانپ رہا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جا رہا ہے۔ دل بیٹھا جا رہا ہے۔ مگر قضاء وقدر کے فیصلے سے انکار کب تک؟ سچ یہ ہے کہ محبین و معتقدین۔ مریدین و عوام اہلسنت یتیم ہو گئے۔ عقیدتوں کی بہاروں پر خزائیں چھا گئیں اور چمنستان حشمتیت کا ذرہ ذرہ ماتم کناں ہے،

بساط بزم الٹ کر کہاں گیا ساقی

فضا خموش، سبو چپ، اداس پیمانے

حضور معصوم ملت۔ فکر و بصیرت اور عزیمت و استقامت کے ایک فلک پیما پہاڑ تھے حضور معصوم ملت اسلامی دنیا کے آفاق پر فضل و کمال کے مہر منیر بن کر چمکتے رہے۔ ان کی قلمی، فقہی علمی، روحانی فیضان سے عالم اسلام کے ہزاروں افراد روحانی تسکین اور علمی دینی زندگی حاصل کر رہے تھے حضور معصوم ملت جدھر سے نکلتے لوگوں کے ایمان و عقیدے کی خشک کھیتوں پر ابر حیات بن کر برستے۔ آپ کا جہاں ورود مسعود ہوتا عجیب روحانیت و نورانیت کا سماں بن جاتا حضور معصوم ملت کی ہر ادا اخلاق نبوی کی صحیح تصویر تھی۔ آپ کے اخلاق و کردار میں سورج کی سی تابنا کی تھی۔ محبت الٰہی اور عشق رسالت کی سرشاریوں نے آپ کے اندر بے مثال استقامت پیدا کر دی تھی۔ غرضیکہ آپ بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ آپ کی اعلیٰ ہمتی

کو سلام، آپ کی بلند اخلاقی کو سلام، آپ کی وسعت ظرفی کو سلام، آپ کی حق گوئی کو سلام، آپ کی شان استغناء کو سلام، آپ کی علمی عظمتوں کو سلام، آپ کی فقہی جلالتوں کو سلام، آپ کی فکری رفعتوں کو سلام، آپ کی بے پایاں قوت ارادی کو سلام، آپ کی تواضع وخاکساری کو سلام، آپ کی خورد نوازی کو سلام، آپ کی ہر ہر ادا کو سلام۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے آپ کی دینی یادگاروں کو تادیر قائم ودائم رکھے اور آپ کے فیوض وبرکات کو جاری وساری رکھے آمین یارب العالمین۔ بحرمۃ نبیک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ازقلم:

شریک حزن والم، اسلام الدین احمد انجم فیضی،

خادم: درگاہ معلیٰ قدم رسول پاک۔ قصبہ خاص،

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب طاہر گیا

موت العالم موت العالم

جب مجھے ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ مبارکہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت خلیفۂ مفتی اعظم ہند پیر طریقت رہبر راہ شریعت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت نمونۂ اسلاف حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ حشمتی مفتیٔ اعظم شہر پیلی بھیت شریف اب اس دنیا میں نہیں رہے انا اللہ وانا الیہ راجعون یہ خبر سنتے ہی دماغی اور جسمانی توانائی رک گئی کہ یقیناً حضرت کا سانحہ ارتحال اہلسنت وجماعت کے لئے عظیم خسارہ ہے حضرت پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت کرتے رہے اور اعلیٰ حضرت کا پیغام دنیا کو سناتے رہے ؎

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت کیجئے

اور اپنے والد محترم کا پیغام سناتے رہتے ؎

پیارے حبیب کو پکار پیارے نبی کا نام لے دامن مصطفٰے میں آپائے رسول تھام لے
صلی اللہ علیہ وسلم

آج ہمارا علاقہ بظاہر اللہ کے ایک ولی سے خالی ہو جائے گا اللہ تعالیٰ حضرت کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور حضرت کے پسماندگان مریدین معتقدین معتمدین متوسلین کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شریک غم:
محمد شمشاد بیگ حشمتی مقام ایدہا سعد اللہ نگر بلرامپور

پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

آہ مرشد برحق عارف باللہ ولی کامل شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت حضور سرکار معصوم ملت بظاہر ہمارے درمیان سے روپوش ہوگیے خاص کر علاقہ سعد اللہ نگر کے جملہ سنی صحیح العقیدہ یتیم ہوگئے اب اس کا خلا ناممکن ہے۔لیکن ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ حضرت نے ہم غربائے اہلسنت کے اوپر کرم فرمایا کہ حضور ہمارے بیچ رہیں ،گے جب بھی دل بوجھل ہوگا،سرکار کے مزار مقدس پر پہونچ کر دل کی تشنگی بجھالیا کریں گے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ بطفیل سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور معصوم ملت کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور جنت الفردوس کا مکین بنائے آمین اور حضرت کے اہل خانہ وجملہ محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم:
فقیر ابوالارشد عبدالمصطفیٰ مشاہدی سنولی سعداللہ نگر

انا للہ وإنا إلیہ راجعون!

انتہائی غم والم کے ساتھ یہ اطلاع دی جارہی ہے کہ شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت مرشد برحق ولی کامل حضور معصوم ملت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا حشمتی (سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم)طویل علالت کے بعد ابھی تھوڑی دیر قبل،انتقال فرماگئے۔اللہ تعالیٰ آپ کے خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور روز افزوں ترقی درجات عطا فرمائے آپ کے اہل خانہ نہ وجملہ معتقدین و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے،آمین۔

شریک غم:
محمود رضا حشمتی
مقیم حال اجمیر معلیٰ

شیر سنت کا چہیتا لاڈلا رخصت ہوا

انا للہ وانا الیہ راجعون

صبح کا وقت تھا سرکار غریب نواز عطائے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحن نظروں میں دودھیا گنبد آنکھوں میں اشک کے چند قطرے تھے دعا میں مشغول تھا اچانک خلیفہ معصوم ملت کے فون کی گھنٹی بجی جیسے ہی کال رسیو کی تو حضرت کی ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں، آواز نکل نہیں رہی تھی، لیکن انہوں نے اپنی ہچکیوں پر قابو پا کر یہ انتہائی درد بھری خبر سنائی کہ خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند وارث علوم مظہر اعلی حضرت شہزادہ شیر بیشۂ اہلسنت افقہ الفقہا نازش مشائخان طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قبلہ کا وصال پر ملال ہو گیا ہے۔

حضرت کے وصال کی خبر نے ساکن وجامد کر دیا یقیناً میرے لئے یہ خبر نہایت افسوسناک ہے حضرت کی شفقتوں کے سائے تلے فقیر کا بچپن گزرا ہے آہ الوداع میرے محسن الوداع، میرے مربی، الوداع میرے رہبر، الوداع میرے استاد الکریم، الوداع مشفق،

سوگوار:

محمد قیام رضا قادری حشمتی

وارد حال اجمیر القدس

موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس

سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ غم انگیز خبر موصول ہوئی کہ جماعت اہل سنت کے ممتاز فقیہ و مفتی، نامور محقق و مفکر، بے باک مناظر و مجاہد، بے مثال قائد و مرشد، خلیفۂ حضور مفتی اعظم، شہزادۂ حضور مناظر اعظم، آئینۂ جمال شیر سنت، مظہر حضور مشاہد ملت، پیکر زہد و تقویٰ، فخر خانوادۂ حشمتیہ، سرمایۂ اہل سنت، نازش اسلام، حضرت العلام حضور مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ (مفتی اعظم شہر پیلی بھیت شریف و سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پپرا ماہم) طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

آپ کی نماز جنازہ حضرت مفتی عطاء المصطفےٰ حشمتی صاحب کی اطلاع کے مطابق ۲۴ جنوری ۲۴ء بروز بدھ بعد نمازِ ظہر الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر پپرا ماہم کے نورانی صحن میں ادا کی جائے گی۔ ان شاء اللہ العزیز آپ کا سانحۂ ارتحال جماعت اہل سنّت کا عظیم ملی خسارہ اور مذہبی قیادت کا فقدان ہے جس کی تلافی کی صورت نظر نہیں آتی۔ آپ کی رحلت تعلیم و تربیت اور بیعت و نصیحت کے ایک سنہرے عہد کا خاتمہ ہے۔ آپ کے انتقال پر ملال سے عالم اسلام و سنیت ایک مایۂ ناز فقیہ و مفتی، بے مثال داعی و رہ نما اور باکمال روحانی طبیب و مسیحا سے محروم ہو گیا۔

آپ کے خلوص و للّٰہیت، خوش عقیدوں سے خیر خواہی و ہمدردی، بدعقیدوں پر شدت و سختی کی داستانیں حق پسندوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی باوقار اور دل کش شخصیت اسلاف کرام کی سچی تصویر اور اربابِ وفا کے لیے باعث تنویر تھی۔ آپ کے سانحہ ارتحال سے تمام دینی و علمی حلقوں میں شدید صدمہ محسوس کیا گیا۔ اگرچہ دست اجل نے آپ کی ہستی کا

حجاب اٹھا دیا تاہم آپ کی یادوں کا چراغ اہل حق کے محراب دل میں ہمیشہ روشن رہے گا۔ دعا گو ہوں رب قدیر و غافر آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور آپ کے تمام محبین، مریدین و متعلقین کو صبرِ جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلّم۔

شریکِ غم:

محمد رضوان مصباحی

استاذ جامعہ علی حسن اہل سنّت

اترولہ، بلرام پور، یوپی۔

جانے والے یہاں کے تھے ہی نہیں

للہ ما اعطیٰ و للہ ما اخذ. انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آہ صد آہ! ابھی کچھ دیر قبل یہ جانکاہ خبر موصول ہوئی کہ:

آج ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ پیر طریقت رہبر راہ شریعت، شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، حضرت علامہ مفتی محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمۃ والرضوان (مفتیٔ اعظم پیلی بھیت شریف) اس جہان فانی میں اب نہ رہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا سانحۂ ارتحال برق تپاں بن کر خرمن صبر وشکیب کو خاکستر کر دیا۔ دل رنج وغم سے نڈھال ہو گیا۔ بے اختیار ماضی کی یادیں ذہن کی اسکرین پر ابھر آئیں۔ کیوں کہ کئی سالوں تک اس ''فقیر قادری'' کا زمانۂ طالب علمی آپ ہی کے زیر سایہ کرم ''الجامعۃ الحشمتیہ'' مشاہد نگر پیرا ماہم میں گزرا ہے۔ بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا اور مستفیض ہونے کا موقع ملا۔

یقیناً آپ خوش اخلاق، اصاغر نواز شریف النفس، حلیم الطبع اور دیندار شخصیت کے مالک تھے۔ ''مسلک اعلی حضرت'' کی ترویج واشاعت رد وھابیہ دیابنہ آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ طلبۂ کرام اور اساتذۂ کرام کے ساتھ بہت ہی خوش اخلاقی کرم نوازی فرماتے آپ کا انتقال پر ملال جماعت اہل سنت کے لئے ناقابل تلافی ایک عظیم خسارہ ہے۔

فقیر قادری اس غم واندوہ کے عالم میں حضرت کے جملہ اہل خانہ، مریدین، متوسلین،

محبین کو تعزیت پیش کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے توسل حضرت کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کے جملہ پسماندگان بالخصوص صاحبزادگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اوراس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

شریک غم:

فقیر قادری: محمد فخرالدین حشمتی مشاہدی

(نائب قاضی شرع بھیونڈی)۔

بانی ومہتمم دارالعلوم حشمت الرضا بھیونڈی

موت العالم ثلمة فی الإسلام لا یسدھا شیء ما اختلف اللیل والنھار

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اُٹھے وہ طیب وطاہر گیا

آج مورخہ ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر مختلف ذرائع سے یہ خبر موصل ہوئی کہ نازش علم وفن، پیر طریقت داعی اسلام مجاہد دوراں خلیفۂ حضور مفتی اعظم بلبل باغ حشمتیت شہزادۂ حضور مظہر اعلی حضرت برادر حضور مشاہد ملت رہبر کامل حضرت علامہ مفتی الحاج محمد معصوم الرضا خاں حشمتی علیہ الرحمہ اس دار فانی سے کوچ کر مالک حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ علم وفضل کے روشن ستارے ہی نہیں بلکہ تقوی وطہارت کے مہ تاباں تھے۔آپ ہر محاذ پر لوا ِحق کے ساتھ کھڑے رہے۔ خاص کر آپ نے پرا ماہم شریف کے گرد ونواح میں نشر علم دین کا ایسا کام انجام دیا جسے رہتی دنیا انکار نہیں کر سکتی۔

خیر مشیت ایزدی رہی اور حضرت ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل حضرت کے درجات بلند فرمائے۔پسماندگان بالخصوص جملہ اہل خانہ اور بالعموم جملہ محبان معصوم ملت کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔آمین۔

شریک غم:

محبوب ازہری

دار العلوم ضیاء الاسلام بڑی مسجد اترولہ

باسمہ تعالیٰ و تقدس

اللہ رب محمد صل علیہ وسلما

نحن عباد محمد صل علیہ وسلما

وہ رخ کو چھپا بیٹھے کر کے مجھے دیوانہ مورخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بعد فجر اللہ اللہ کہتے ہوئے قدوۃ العلماء افضل الکملاء کرامت شیر بیشہ اہل سنت شیخ طریقت سیدی سندی استاذی حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ دار الفنا سے دار البقاء کی طرف تشریف لے گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی ذات عالم اسلام کی وہ عبقری شخصیت تھی جن کے فضل وکمال فنی گیرائی وگہرائی علمی طنطنہ فقہی بصیرت اور سیرت وکردار کی دودھیا چاندنی ایسی پھیلی کہ جس کی روشنی میں متلاشیان حق کا سفر آسان سے آسان تر ہوتا چلا گیا۔

آپ کی ذات بابرکات میں بیک وقت سرکار اعلیٰ حضرت سرکار مفتیٔ اعظم سرکار شیر بیشہ اہل سنت سرکار محبوب ملت سرکار مشاہد ملت رضی اللہ عنہم کے جلووں کا سویرا موجود تھا اور آپ ان مقدس اکابرین کے علم وتقوی کے سچے جانشین وامین تھے آپ کی رحلت سے جو نقصان عظیم ہوا ہے یقیناً اسکی تلافی ممکن نہیں آپ کے بعد کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو آپ کی اس کمی کو پورا کر سکے آپ کی ذات جماعت کے لئے غنیمت ہی نہیں بلکہ نعمت غیر مترقبہ تھی میرے اوپر کس کس کرم کی بارشیں فرمائی ہیں اگر رقم کروں تو کتاب ہوجائے المختصر

اسئل اللہ العظیم ان ینفعنا بعلومہ وان یدوم شموس معارفہ بازغة وان یخرج بہ الناس من الغوائة وھوابالاجابة جدیر فی البداعة والنھایة ونوراللہ مرقدہ وادام فیوضہ وبرکتہ وتغمدہ ببالغة مغفرتہ واسکنہ فسیح جنة اللہ سبحانہ تعالیٰ۔

جانشین حضور معصوم ملت علیہ الرحمہ حضرت علامہ مفتی فرزان رضا خان علامہ مفتی مہران رضا خان علامہ مفتی فاران رضا خان علامہ حافظ فرمان رضا خان صاحبان کو خصوصا اور مریدین ومتوسلین کو عموما صبر جمیل عطا فرمائے۔

اسیر کوئے مشاہد:
عامر رضا حشمتی چشتی سینٹر کرلا ممبئی

۷۸۶
۹۲

موت العالم موت العالم

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

آج مورخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز دوشنبہ صبح تقریباً ۱۰؍بجے بذریعہ واٹس ایپ یہ جانکاہ خبر ملی کہ بقیۃ السلف، خلیفہ حضور مفتی اعظم، شیخ طریقت، مرشد کامل شہزادہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان مفتی اعظم پیلی بھیت شریف کا وصال ہو گیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور مفتی اعظم پیلی بھیت علیہ الرحمۃ کا وصال یقیناً اہل سنت و جماعت کا عظیم خسارہ ہے۔ ہم جامعہ گلشن نور کے سبھی اساتذہ و منتظمین کی طرف سے شہزادہ حضور مظہر اعلیٰ حضرت کے سانحہ ارتحال پر خانوادۂ حشمتیہ رضویہ اور آپ کے جملہ اہل خانہ، مریدین و متوسلین سے پر غم تعزیت کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل ان کے مرقد کو منور فرمائے، اور ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کے فیوض و برکات سے ہم غربائے اہل سنت کو مالا مال فرمائے اور ان کے پسماندگان، مریدین، محبین اور متوسلین کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوگوار:
محمد اکبر علی مصباحی
جامعہ گلشن نور دھسوا بازار ضلع بلرام پور

آہ مفتی معصوم ملت نہ رہے

یہ غمناک، المناک خبر موصول ہوئی کہ سرپرستِ الجامعۃ الحشمتیہ، خلیفۂ حضو رشیر بیشہ اہل سنت، جامع معقول ومنقول، پیر طریقت ورہبر راہ شریعت حاوی فروع واصول حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی معصوم رضا صاحب قبلہ پیلی بھیتی کا وصال پُرملال ہوگیا۔

إنا للہ وإنا إلیہ راجعون

بلاشبہ آپ کی وفات حسرت آیات کا یہ عظیم سانحہ اہل سنت کے لئے بہت ہی دکھ آمیز اورناقابلِ تلافی نقصان کا باعث ہے۔

حق ہے: عالم کی موت عالم کی موت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

موتُ العالمِ مصیبۃٌ لا تجبرُ، وثُلمۃٌ لا تُسَدُّ، ونَجمٌ طُمِسَ، موتُ قبیلۃٍ أیسرُ من موتِ عالمٍ۔

عالم دین کی موت ناقابل تلافی نقصان ہے، عالم کی موت ایسا رخنہ وشگاف ہے جسے بھرا نہیں جاسکتا، عالم کی موت اس ستارے کی مانند ہے جو بے نور ہوگیا، پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔(جامع بیان العلم وفضلہ، حدیث نمبر ۱۷۹، ص:۱۷۱ دار ابن الجوزیہ، طبعۂ اولیٰ ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء)

”مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ تجھے“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو غریقِ رحمت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بندۂ عاجز وگناہ گار، حضرت کے جملہ پسماندگان ولواحقین اورمریدین ومتوسلین سے سنت تعزیت پیش کرتا ہے۔

لله ما أخذ وله ما أعطى وكل شيء عنده بأجل مسمى،
فلتصبر ولتحتسب ○

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

محمد سہیل رضا برکاتی
خطیب وامام غوثیہ مسجد
لچھمی نگر کاندیولی ایسٹ ممبئی
13 رجب المرجب 1445ھ

محافظ مسلک احمد رضا خاں حضرت معصوم تھے

پیر طریقت رہبر راہ شریعت شہزادہ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا قادری رضوی حشمتی قدس سرہٗ کی رحلت جماعت اہل سنت کے لئے غم واندوہ سے ڈوبی ہوئی روح فرساں خبر ہے۔ خصوصیت کے ساتھ آج ہم اپنے سلسلۂ حشمتیہ برادران کے اس دکھ بھری گھڑی میں برابر کے شریک ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مفتیٔ اعظم پیلی بھیت معصوم ملت دور حاضر کے قابل رشک عالم باعمل و دین کے رہبر تھے، جن کی خدمات دینیہ سے عالم اسلام ہمیشہ فیضیاب ہوتا رہے گا۔

آپ کا شمار اکابرین اہلسنت میں تھا جو اپنے کردار وعمل سے اک جہاں منور کر گیا۔ گلشن حشمتیہ میں معصوم ملت وہ شگفتہ پھول تھے جس کی خوشبو رہتی دنیا تک مہکے گی، دورِ حاضر میں معصوم ملت نے دین وسنیت ومسلک اعلیٰ حضرت کی وہ نشر واشاعت کی ہیں جس کی کوئی مثال نہیں۔ معصوم ملت نے درس وتدریس بیان وخطاب اور فقہ وافتاء کے ذریعہ دین اسلام ومسلک اعلی حضرت کی بے بہا خدمات انجام دی ہیں۔ جس کی بنا پر یہ کہنا پڑتا ہے کہ معصوم ملت واقعتا معصوم ملت تھے، جو ہمیشہ تحفظ ناموس رسالت کی نگہبانی فرماتے ہوئے اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ رسولہ الکریم۔

شریک غم: عبدالمتین قادری مقیم حال سورت گجرات

چارہ گر ہم کو تیرے جیسا نہیں مل سکتا

اس فانی دنیا سے ہر آنے والے کو جانا ہے اور بہر حال جانا ہے۔لیکن کسی اپنے کی فرقت دل ودماغ کے ساتھ روح کا سوہان بن جاتی ہے۔میرے مرشد برحق مظہر اعلیٰ حضرت سرکار شیر بیشہ سُنت کے فرزندار جمند مخدوم مکرم حضرت مفتی محمد معصوم الرضا علیہ الرحمہ مفتی اعظم پیلی بھیت یعنی باغ شیر سنت کی بہار جانفزا، ۱۰؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ کی صبح عندلیبان چمن حشمتیت کو سوگوار کر کے خلد بداماں ہوگئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اَللّٰھُمَّ اُجُرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ
وَاَخۡلِفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا

ان سے وابستہ بے شمار یادیں ہیں جو آنکھوں کو نم کر دیتی ہیں، نگاہوں کے پردے میں اس تبسم ریز چہرے کی گردش دل کو بے چین کئے دیتی ہے، اللہ صبر دے بالخصوص حضرت کے برادران وفرزندان عالی مرتبت و جملہ اہل خانہ کو اور بالعموم تمام وابستگان سلسلہ و جماعت اہلسنت کو کہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

إنَّ لِلّٰہ ما أَخذ ولَہُ ما أَعطیٰ،
وکلُّ شَیءٍ عِندہ بِأَجَل مُسمًّی فَلتَصبِر ولتَحتَسِب

فقیر گدائے بارگاہ شیر بیشہ سنت تعزیت پیش کرتا ہے اور خانوادے کے غم میں برابر کا شریک ہے۔اللہ تعالیٰ شہزادۂ والاتبار رحمہ الغفار کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوگوار:

محمد جمال الدین خان حشمتی مہوبا یوپی

مدرسہ گلشن اولیا قصبہ اچولی ضلع بارہ بنکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ گل گلزار حشمتیت

گل گلزار شیر بیشۂ اہل سنت پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ و مولانا مفتی الشاہ محمد معصوم الرضا خان حشمتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ مفتیٔ اعظم پیلی بھیت و بانی الجامعۃ الحشمتیہ پپرا ماہم ضلع گونڈہ یوپی کے انتقال پر ملال سے جماعت اہل سنت کو بہت بڑا نقصان ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ۔

علامہ مفتی الحاج محمد معصوم الرضا خان حشمتی علیہ الرحمہ کے انتقال نے پوری سنی بریلوی دنیا کو غمگین کر دیا، حضرت جماعت اہل سنت کے بڑے عالم دین تھے، تصلب فی الدین و علی الدین حضرت کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا، حضرت کی حق گوئی نے نہ صرف اپنوں کو بلکہ بیگانوں کو بھی متاثر کیا، آپ نے اپنے اقوال و افعال سے دین متین کی جو خدمات کی ہیں ان کے لئے آپ کو ہمیشہ یاد کیا جائے گا۔ بد مذہبوں سے احتراز اور ان سے غایت درجہ نفرت کے حوالے سے آپ نے جو مثالی زندگی گزاری ہے وہ تو ان کے لئے تاریخی حیثیت بن گئی پاک پروردگار عالم اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے و طفیل حضرت علامہ و مولانا مفتی الحاج الشاہ محمد معصوم الرضا خان حشمتی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی تمام تر خدمات کو قبول و مقبول فرمائے، آپ کے درجات میں بلندی عطا فرمائے، پسماندگان کو، سلسلے سے وابستہ تمام مریدین کو اور تمام محبین و معتقدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دنیائے سنیت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ یا رب العالمین۔

شریک غم: محمد علاء الدین حنیفی

و جملہ اساتذہ و ارکان مدرسہ گلشن اولیا قصبہ اچولی ضلع بارہ بنکی یوپی

دارالعلوم گلشن مدینہ، پلٹن بازار پرتاپ گڈھ یوپی الہند

تعزیت نامہ

موت اس کی ہے کرے جس پہ زمانہ افسوس یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

موت العالم موت العالم

قانون فطرت کے مطابق اس دنیائے رنگ و بو میں ہر روز نہ جانے کتنے لوگ آتے ہیں اور نہ جانے کتنے رخصت ہوتے ہیں، لیکن انہی میں کچھ ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں بھی ہوتی ہیں جن کی آمد سے ایک عالم مستفیض ہوتا ہے۔ اور جن کے رخصت ہونے پر ایک زمانہ افسوس کرتا ہے۔ انہیں عبقری، بے مثال شخصیات میں شہزادہ حضور شیر بیشۂ اہلسنت آئینہ مظہر اعلیحضرت پیر طریقت رہبر راہ شریعت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب قادری رضوی حشمتی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات ہے، جنہوں نے آخری دم تک احقاق حق وابطال باطل اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کیلئے خود کو وقف کر رکھا تھا، یہی سبب ہے کہ آپ نے دعوت و تبلیغ کا عظیم و بے مثال فریضہ انجام دیا، حضرت کا سانحۂ ارتحال جماعت اہلسنت کے لئے بہت بڑا خسارہ ہے، دارالعلوم گلشن مدینہ کے جملہ اساتذہ واراکین اس غم کی گھڑی میں برابر کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ رب قدیر حضرت کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہٖ اجمعین۔

مختار احمد حبیبی
صدر المدرسین دارلعلوم گلشن مدینہ
پلٹن بازار پرتابگڑھ یوپی
محمد اختر حسین حشمتی، محمد انیس مصباحی، محمد داؤد، ریحان احمد حبیبی،

آہ! حضور معصوم ملت چل بسے

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

ابھی فون پر انتہائی دردوکرب، رنج والم اور حزن وملال کے ساتھ محب گرامی الحاج قاری شرف الدین خان حشمتی نے یہ روح فرسا خبر سنائی کہ باغ حشمت کے گل شگفتہ، فلک رضا کے نیر تاباں، جماعت اہل سنت کے ممتاز وقد آور عالم دین، علم وعمل کے حسین پیکر، خلیفہ حضور مفتی اعظم شیخ طریقت مرشد کامل شہزادۂ حضور مظہر اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد معصوم الرضا خان صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان (زیب وزینت خانقاہ عالیہ حشمتیہ و مفتی اعظم شہر پیلی بھیت) اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہ صرف علم بلکہ تقویٰ وطہارت رشد وہدایت میں بجاطور پر سلف صالحین کی مثال ونمونہ تھے۔ آپ نے پوری زندگی کو مذہب اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کردیا تھا خلوص و للٰہیت کے ساتھ مسلک اہل سنت وجماعت المعروف بہ مسلک اعلیٰ حضرت کی تا حیات بے لوث خدمت کرتے رہے، مذہب اہل سنت وجماعت کی حقانیت اور مسلک اعلیحضرت کے ڈنکے بجائے، شاتمان رسول گستاخان شان نبوت ورسالت کو تہس نہس فرمایا بدمذہبیت کے پرچم کو سرنگوں اور بے دینیت کے قلعے کو زمیں بوس کیا۔ آپکی حق پسندی، حق گوئی، بے باکی، مسلک اہل سنت پر استقامت واستقرار، اہل بدعت پر شدت وغلظت اور خصم کے سامنے حضور ذہنی وحاضر جوابی اور اسے لاجواب، مسکت ومبہوت کردینے والی خداداد صلاحیت کے باعث ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ کے انتقال سے سلسلہ حشمتیہ رضویہ میں بالخصوص اور اہل سنت وجماعت میں بالعموم سوگ کی لہر دوڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات دینیہ کو قبول فرمائے، آپ کے درجات کو بلند فرمائے لواحقین واہل خانہ اور مریدین کو صبر جمیل واجر جزیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

شریک غم: محمد ذیشان رضا جامی منظری، ڈنڈوہ بزرگ قنوج یوپی

مردمومن مردحق تراب الحق

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معصوم الرضا خان قادری برکاتی رضوی حشمتی دامت برکاتہم العالیہ (مفتی اعظم شہر پیلی بھیت شریف) فرماتے ہیں کہ:

”جب شاہ صاحب علیہ الرحمہ سے شرف ملاقات ہوتا تو حضرت برجستہ و برملا ارشاد فرماتے کہ اسلام وسنیت کی تبلیغ کے لئے، مولانا آپ کو جو بولنا ہو بے خوف وخطر بولیئے گا بقیہ بعد کے معاملات کو میرے اوپر چھوڑ دیجئے گا میں سب دیکھ لوں گا“۔

مفتی معصوم الرضا خان صاحب آگے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”اس طرح بے خوف ہزار ہا پابندیوں کے باوجود احقاق حق وابطال باطل کی اجازت مرحمت فرمانا یہ ایک مردمومن مردحق ہی کا خاصہ ہوسکتا ہے“۔ (عرفان منزل، ص ۱۷)

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

اللہ تعالیٰ ہمیں مرشد کریم کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

سگ تراب الحق محمد حسن رضا قادری ترابی

۱۹/اپریل ۲۰۲۰ء

فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب وطاہر گیا

افسوس صد افسوس ابھی ابھی یہ زلزلہ خیز خبر موصول ہوئی کہ عالم اسلام کی ممتاز وقد آور شخصیت، شہرہ آفاق عالم دین، نمونہ سلف، حجۃ الخلف، مظہر حضور مشاہد ملت، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم شہر پیلی بھیت، حضور معصوم ملت دامت برکاتہم العالیہ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر ماہم گونڈہ کا وصال ہو گیا ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یقیناً حضور معصوم ملت خانوادۂ حشمتیہ کی علمی وروحانی امانتوں کے وارث وامین تھے سلسلہ بیعت وارشاد کا جو فریضہ آپ انجام دے رہے تھے۔ وہ یقیناً دور حاضر کی اہم ترین ضرورت تھی جس کے ذریعہ باطن کی تطہیر اور اسلامی معاشرے کی تشکیل میں مدد ملتی تھی، اس کو آگے بڑھانے کے لئے متقی و پرہیز گار، عالم باعمل اور صوفئ باصفا کی ضرورت ہوتی ہے جس کی رہنمائی میں منازل طریقت طے کئے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ حضور معصوم ملت کی ذات وہ بابرکت ذات تھی کہ جن کے تقویٰ وطہارت اور علمی جلالت وروحانی شوکت کا اعتراف اکابر علماء ومشائخ کو تھا۔

رب کریم بطفیل رؤف جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضور معصوم ملت کے فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے اور ہم اور ہماری نسلیں اہل سنت وجماعت پر قائم رہ کر دین و سنیت کی خدمت کرتے رہیں اور رضوی حشمتی فیضان سے مالا مال ہوتے رہیں۔ آمین۔

از: سوگوار غلام معین الدین حشمتی مصباحی

ڈوکم امیا شریف سدھارتھ یوپی

السلام علیکم!

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ کی

ابھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک ایسی خبر ملی جسے سن کر دل و دماغ کی کیفیت بدل گئی اور اس پرغم کے اثرات اور چھا گئے، اک غم تھا ہی، لیکن کریں کیا، مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔شہزادۂ حضور مظہر اعلی حضرت خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم ہند پیر کامل عارف باللہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد معصوم رضا حشمتی پیلی بھیت شریف (المعروف مفتی اعظم پیلی بھیت شریف) کا وصال پر ملال ہو گیا ہے۔اناللہ وانا الیہ رجعون۔

اللہ کریم اپنے حبیب علیہ السلام کے توسل حضرت کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی مغفرت فرمائے اور آپ کے جملہ اہل خانہ و مریدین متوسلین معتقدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔اور آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے آمین۔

محمد شمیم رضا حشمتی

بھاوپر میرا

رپورٹ منجانب ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی شریف
(شمارہ ماہ مارچ ۲۰۲۴ء)

شہزادۂ مظہر اعلیٰ حضرت مفتی معصوم الرضا بھی چل بسے

مؤرخہ ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۲؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز پیر مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں علیہ الرحمہ کے شہزادے خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی پیلی بھیت کا وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۰؍رمضان ۱۳۷۰ھ ۱۶؍جون ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ آپ کی پیدائش ہوئی۔ ۲۰؍صفر مظفر ۱۳۷۴ھ ۱۹۵۴ء کو والد ماجد نے رسم تسمیہ خوانی ادا کرائی۔ ۱۳۸۰ھ ۱۹۶۰ء میں والد بزرگوار کی وفات کے بعد برادر اکبر حضرت علامہ مشاہد رضا خان حشمتی علیہ الرحمہ نے آپ کو تحصیل علم کیلئے کانپور بھیج دیا پیلی بھیت شریف میں جب حشمت الرضا ادارے کا قیام عمل میں آ گیا تب آپ یہیں رہ کر تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۳۹۱ھ ۱۹۷۱ء میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور چلے گئے۔ مگر دو سال بعد ہی وہاں سے واپس آ کر یادگار اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لے لیا۔ یہیں سے آپ نے سند فراغت حاصل کی ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۰ء میں مدرسہ فخر العلوم بلرام پور تدریس کے لئے تشریف لے گئے۔ کچھ ماہ کے بعد ادارہ انوار الرضا گورا چوکی ضلع گونڈہ آ گئے۔ پھر اہل سلسلہ آپ کو پیپرا ماہم ضلع گونڈہ لے آئے جہاں تادم حیات الجامعۃ الحشمتیہ مشاہد نگر میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء میں تاجدار اہل سنت حضور مفتیٔ اعظم ہند نے آپ کو اپنی اجازت اور خلافت سے نوازا۔ والد بزرگوار سے آپ بیعت تھے۔ آپ کی تدفین پیپرا ماہم ضلع گونڈہ ہی میں ہوئی۔ ماخوذ از: ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' محمد سلیم بریلوی

غم رحلت

مخزن اوصاف کثیرہ، شہزادۂ شیر بیشہ اہل سنت، عکس مظہر اعلیٰ حضرت، پیکر علم وعمل، گوہر اخلاص وتقویٰ، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند،

حضرت علامہ مفتی محمد معصوم رضا خان حشمتی نوری علیہ الرحمہ

مفتیٔ اعظم پیلی بھیت

کے وصال پر

اشکہائے تعزیت

روتا ہے جگر، رحلتِ معصوم رضا پر
ہو فضلِ خدا حضرتِ معصوم رضا پر

پوشیدہ نہ کر پایا انہیں موت کا پردہ
ہے نورِ بقا طلعتِ معصوم رضا پر

شاداب رہے گا وہ گُلِ گُلشنِ حشمت
ہوگی نہ کمی نکہتِ معصوم رضا پر

حق گوئی و بیباکی وایثار وخودی میں
تھا رنگِ پدر فطرتِ معصوم رضا پر

ہے بزمِ جہاں ان کیلئے اشک بداماں
بیتاب ہیں سب فُرقتِ معصوم رضا پر

وہ رہبرِ دیں قائدِ حق، مفتیٔ ملت
سر خم ہے درِ حکمتِ معصوم رضا پر

چھوٹوں پہ بھی احسان و مُروّت کی نظر تھی
قربان ہے دل شَفقتِ معصوم رضا پر

مشکل میں بھی چہرے پہ تبسم کی ادائیں
تھا حُسن ہر اک خصلت معصوم رضا پر

نوری نے اُنھیں مہر جہاں تاب بنایا
تقویٰ کی ہے ضَو فطرتِ معصوم رضا پر

گستاخِ نبی کیلئے وہ شعلۂ وشمشیر
سرکار ہیں خوش شِدتِ معصوم رضا پر

پہلے تو وہابی کو لرزتے ہوئے دیکھا
پھر پہنچی نظر ہَیبتِ معصوم رضا پر

کردار پہ ہے فکر ابوالفتح کا جامہ
حیران ہو کیوں رفعتِ معصوم رضا پر

آقا کی محبت کا ہمیں جام پلایا
ہے ناز ہمیں نسبتِ معصوم رضا پر

جنت کے چراغوں سے لحد انکی ہو معمور
ہو رحمت رب تربتِ معصوم رضا پر

کہتے ہیں یہ روتے ہوئے سب عاشق و شیدا
رنجیدہ ہے دل رخصتِ معصوم رضا پر

وہ مخزن اوصاف جمیلہ تھے فریدی
کیا کیا لکھوں میں سیرتِ معصوم رضا پر

از فریدی صدیقی مصباحی مسقط عمان

فقیر کے پاس جتنے مضامین محفوظ تھے ان سب کو یہاں درج کر دیا،
ممکن کہ
بہت سے علماؤ مشائخ واحباب اہلسنت کے تعزیت نامے ومضامین
اس رسالے میں درج ہونے سے رہ گئے ہوں،
یا جو حضرات مزید لکھنے کے خواہشمند ہوں وہ فقیر کے نمبر پر
اپنے اپنے مضامین ارسال کر دیں،
آئندہ ایڈیشن میں ان شاءالمولیٰ تعالیٰ
شامل کر دیئے جائیں گے۔
شکریہ!
مرتب غفرلہٗ

Published by

Mission Shere Sunnat Group

Aljamiatul Hashmatiya Faizaan e Raza

Rajwapur, Distt. Basti, Mob.: +91 70078 60139